إنّ من الشعر لحکمۃ وإنّ من البیان لسحرا

رشحاتِ قدسیّہ

یعنی

کلام فصاحت التیام محبوب سبحانی غوث صمدانی سیدنا عبدالقادر جیلانی رضی اللہ

جامع . مترجم . شارح

ابوالفضل سید محمود قادری خلیفہ جگر گوشہ غوث الثقلین نقیب الاشرف پیر ابراہیم سیف الدین گیلانی

بحسن مساعی

محمد ولایت حسین صدیقی (بی ایس سی)
ٹرسٹی معارف اسلامیہ ٹرسٹ

و

سید شاہ نصیرالدین اسمعیل ابوالعلائی
معتمد عمومی ٹرسٹ

سلسلہ مطبوعات معارف اسلامیہ ٹرسٹ نمبر (۱۳)

کاتب ۔ حبیب ہادی رفاعی
تعداد اشاعت (۵۰۰)
سن اشاعت ۱۹۸۷ء
مطبع اعجاز پرنٹنگ پریس چھتہ بازار حیدرآباد
ہدیہ پینتیس (۳۵) روپے سکہ ہند

ملنے کے پتے

اسٹوڈنٹ بکڈپو چارمینار حیدرآباد
۲ ۔ مینار بکڈپو " "
۳ ۔ حسامی بکڈپو " "
۴ ۔ بک سائٹ عابد روڈ "
۵ ۔ الکتاب پبلشرز " "
۶ ۔ دفتر معارف اسلامیہ ٹرسٹ ۔ ڈیوڑھی مولوی سید محمودؒ فتح دروازہ
175-7-20 حیدرآباد 500265

نوٹ :۔ اضلاع اور بیرون ہند کو نصف ہدیہ پیشگی روانہ کرنے پر کتاب پارسل ہوگی ۔

مُندرجات

ہیں اشعار یہ شاہ بغداد کے
رکھیں کیوں نہ سر پر انہیں خاص و عام

ہے بس ان کی تعریف یہ مختصر
کلام الملوک ملوک الکلام

۱	صراحت اشعار ۲	نمبر صفحات ۳
	تصریحات الف تا س (ا)	
۱	شَرَعتُ بتوحیدِ الالٰه مُبسملا	۱ تا ۱۰
۲	سالتك یا جبار یا سامع الندا	۱۱ - ۱۲
۳	یا ربِّ الطف بی بنیل مطالبی	۱۳
۴	رُفِعت علی اعلی الوریٰ اعلامنا	۱۴
۵	یا دار اسماء بانت عنك اسماء	۱۵
۶	اذا كان منا سیدٌ فی عشیرة	۱۶ - ۱۷
	علاها وان كان الخناق حماها	
۷	كفاك ربك كم يكفيك واكفة	۱۷
	كفكافها كمين كاف فی كلكلا	
۸	ومذ عنك غبنا ذالك العام اننا	۱۸-۱۹
	(ب)	
۹	ما فی الصبابة منهلٌ مستعذبٌ	۱۹ تا ۲۲
۱۰	یا طالبین وصالنا فتقربوا	۲۳ تا ۲۶
۱۱	اذا نظرت عینی وجوه حبائبی	۲۷
۱۲	عودونی الوصال والوصل عذب	
۱۳	اذا كنت عن عین العیان مغیبا	۲۹
	فما انت عن قلبی وسری بغائب	
۱۴	دنوت من المحبوب اعلی المراتب	۳۰ تا ۳۲
۱۵	تجلی لی المحبوب من غیب الحجب	۳۲ تا ۳۳
۱۶	فلیت تحلو والحیاة مریرة	۳۳
۱۷	اذا نظرت عینی وجوه حبائبی	۳۴
۱۸	هنیئاً لصحبی اننی قائد الركب	۳۵
	(ت)	
۱۹	طاب شربی المدام فی الخلوات	۳۶-۳۷
	(ج)	
۲۰	علی بابنا قف عند ضیق المناهج	۳۸
	(د)	
۲۱	یا من تحل بذكره عقد النوائب والشدائد	۳۸ تا ۴۰
۲۲	یا حبیب الالٰه خذ بیدی	۴۱
۲۳	اذا ضاق امری اشتكیت لخالقی	۴۲-۴۳
۲۴	ان البلاد وما فیها من الشجر	۴۳ تا
۲۵	حنین قلوب العارفین الی الذكر	۴۴
۲۶	علمی علی كل الخلائق ینتشر	۴۴-۴۵
۲۷	ایا نفحة الالطاف من لطف ربنا	۴۶-۴۷
	ویا سرعة الیسر المشتق للعسر	
۲۸	انا ایة الله العظیم ونوره	۴۷ تا ۴۹
	انا رحمةٌ فی كل ارض تنتشر	
۲۹	الا تسقنی وحدی فما عودتنی	۵۰
	انی اشح بها علی جلاسی	
	(ف)	
۳۰	الحب سكرٌ خماره التلف	۵۰
	(ق)	
۳۱	هذا جمال الله فاین العاشق	۵۱
۳۲	ذاق خلقی مكارم الاخلاق	۵۲ تا ۵۵

(ل)

نمبر	مصرع	صفحہ
۳۳	اِذا لَمْ یَکُنْ فِی الْخَلْقِ خَمْسُ فَوایِد	
	وَاِلّا فدجّالٌ یَقُودُ اِلی الجَھلِ	۵۶
۳۴	قُل لِمَنْ طافَ بِکاساتِ الْھَوٰی	۵۷-۵۸
	وَسَقَی الْعُشّاقَ مِمّا قَدْ نَھَلْ	
۳۵	رُفِعَ الْحُجُبُ عَنْ بُدُورِ الْکَمالِ	۵۸تا۵۹

(ص)

نمبر	مصرع	صفحہ
۳۶	کُشِفَتْ حالِی فِی سَبعًا وَلَدٰی یدمامی	۵۹تا۶۲
۳۷	لِی ھِمَّۃٌ نَبْضُھا تَعْلُوا عَلَی الْھِمَمِ	۶۲تا۶۴
۳۸	رُوحِی الْفِدٰی بحُبّکُم فِی الْقِدَمِ	۶۴
۳۹	وَمَا یَنْفَعُ الْاَعْرابُ اِن لَمْ یکن تقی	۶۴

(ن)

نمبر	مصرع	صفحہ
۴۰	فَتَجَلّٰی لِی غَیْرَ مُحْتَجِبٍ	
	وَانْجَلَتْ بِالنُّورِ اَذْھانْ	۶۴-۶۵

(ہ)

نمبر	مصرع	صفحہ
۴۱	اَنَا رَاغِبٌ فِیمَنْ تَقَرَّبَ وَصْفُہٗ	۶۵
۴۲	فَنَاءُ الْفَقِیرِ فَنَاءُہٗ فِی ذَاتِہٖ	۶۶
۴۳	اِنْ اَبْطَأَتْ غَارَۃُ الْاَرْحَامِ وَابْتَعَدَتْ	
	فَاَسْرَعُ الشَّیءِ مِنَّا غَارَۃُ اللہِ	۶۶تا۷۰

(ع)

نمبر	مصرع	صفحہ
	یَا دَارَ اَسْمَاءٍ اِنَّتْ عَنَاکَ اَسْمَاءٌ	۷۱
	یَارَبِّ اَظْفِرْنِی بِنَیْلِ مَطَالِبِی	۷۱-۷۲
	مِنْ فَیْضِ جُودِکَ اَرْحَمَ الرُّحَمَاءِ	

(ی)

نمبر	مصرع	صفحہ
۴۶	سَقَانِی الْحُبُّ کَاساتِ الْوِصَالِ	۷۳تا۷۸
۴۷	سَقَانِی الْحُبُّ لَمَّا اَنْ سَقَانِی	۷۸تا۷۹
۴۸	دَعَانِی لِلْمُدَامِ وَمَا جَفَانِی	۸۰-۸۱
۴۹	فَقِیرِی الْیَوْمَ عَنِ الْاَکْوَانِ اَغْنَانِی	۸۲
۵۰	سَاشْرَبُھَا فِی کُلِّ دَیْرٍ وَبِیعَۃٍ	۸۲
۵۱	نَظَرْتُ اِلَی الْعَرْشِ الْمَجِیدِ بِحَضْرَتِی	۸۳تا
۵۲	اَنَا الْقُرْاٰنُ وَالسَّبْعُ الْمَثَانِی	۸۷
۵۳	اَصْبَحْتُ اَلْطَفَ مِن سرّ النَّسِیمِ سری	۸۸
۵۴	الیس للانسان انّ لیالیا	
	تَمُرُّ بِلَا نَفْعٍ فَتُحْسَبُ عَنْ عُمْرِی	۸۹
۵۵	سَاشْرَبُھَا فِی کُلِّ دَیْرٍ وَبِیعَۃٍ	۸۹
	واظھر للعشاق دینی ومذھبی	۹۰
۵۶	سَادَاتِی سَادَاتِی بِحَقِّی عَلَیْکُم	
	اننی عندکم عزیز وغال	۹۰-۹۱
۵۷	اَلسُّکْرُ رَاحِی وَذِکْرُ الْحَقِّ مَطْلُوبِی	۹۱-۹۲
۵۸	قَلْبِی قُطْبِی وَقَالَبِی لِبْنَانِی	۹۲-۹۳
۵۹	نَظَرْتُ بِعَیْنِ الْفِکْرِ فِی حَانِ حَضْرَتِی	۹۳-۹۷
۶۰	وَلَمَّا صَفَا قَلْبِی وَطَابَتْ سَرِیرَتِی	۹۸تا۱۰۴

تمت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شاعری کیا ہے؟ وارداتِ قلبی کا اظہار یا دلی جذبات کی ترجمانی۔ لیکن جس طرح طبقاتِ انسانی کے مدارج ہیں اور سب انسان اپنی فطری صلاحیتوں اور کمالات میں یکساں نہیں بلکہ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰی بَعْضٍ کے تحت اپنے ابنائے جنس پر فضیلت جزوی یا کلی رکھتے ہیں اسی طرح تمام شعراء کو ایک ہی صف میں کھڑا نہیں کیا جا سکتا۔ ایک شاعر بنتا ہے دوسرا شاعر پیدا ہوتا ہے۔ دونوں شعر کہتے ہیں لیکن ایک فطری شاعر کا کلام خود بخود پکار اٹھتا ہے ؎ من چیزے دیگرم۔ اس کا کلام لوازمِ شاعری سے برتر و بالا ہوتا ہے۔ ممکن ہے کہ وہ فاعلاتن فاعلاتن فاعلات سے بھی نا آشنا ہو لیکن اس کا کلام "برانِ آبِ حیات" ہوتا ہے جو دلوں کو نئی زندگی بخشتا اور مردہ تنوں میں روح پھونکتا ہے کیونکہ ؎

دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے
پَر نہیں طاقتِ پرواز مگر رکھتی ہے

پھر یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ بعض شاعری "گل و بلبل" کے افسانے تک محدود ہوتی ہے اور بعض "شمع و پروانہ" کی حکایت پر ختم ہو جاتی ہے۔ بعض شاعر مناظرِ قدرت کی دل فریبیوں میں گم ہو جاتا ہے اور بعض "بادہ و پیمانہ" کی سرمستیوں سے بے خود ہو کر جھومنے لگتا ہے۔ بعض کی آواز "چنگ و رباب" کے نغموں میں گھل مل جاتی ہے اور بعض ؎ "شمشیر و سناں اول۔ طاؤس و رباب آخر" کا پیام دیتا ہے اور قوموں کے عروج و زوال کا نقشہ پیش کر کے اپنی قوم کو خوابِ غفلت سے بیدار کرنا چاہتا ہے اور کبھی اس صف سے ایک ایسا شاعر بھی پیدا ہوتا ہے کہ جس کی زبان "زبانِ قدرت" اور جس کا کلام "کلامِ فطرت" ہوتا ہے۔ وہ مناظرِ قدرت کی عکاسی یا بہار و خزاں کے انقلابات یا تاریخ نویسی یا افسانہ نگاری کی بجائے خزانۂ غیب کے ان زر و جواہر کو سمیٹ سمیٹ کر لاتا ہے جو دوسروں کی دسترس سے باہر ہوتے ہیں وہ جب بولتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ نہیں بول رہا ہے بلکہ اس کی زبان سے کوئی اور بول رہا ہے، "اسرارِ ازل" کے خزانے اس کے لئے کھول دیے جاتے ہیں۔ قدم قدم پر اس کو نیا انکشاف اور تازہ الہام ہوتا ہے اس قسم کی شاعری کو "جزویست از پیغمبری" کہا گیا ہے اور یہی وہ شعراء ہیں جنہیں "تلامیذ الرحمٰن" کا لقب دیا گیا ہے ایسا شاعر "اسرارِ ازل را نہ تو دانی و نہ من" کہنے کی بجائے ؎ وَ اطلعنی علٰی سرّ قدیم وَ قلّدنی وَ اعطانی سُوالی "کا نعرہ لگاتا ہے اس کا کلام "پیامِ محبت" ہوتا ہے جو ٹوٹے ہوئے رشتوں کو جوڑتا اور دلوں کے ناسوروں کو مندمل کرتا ہے بادۂ محبت سے سرشار ہو کر وہ خود جھومنے نہیں لگتا بلکہ ؎

وَ ھیئوا و اشربوا انتم جنودی   فساقی القوم بالوافی ملالی

کی عام دعوت دے کر دوسروں کو بھی ساغرِ محبت پلانا اور اپنے ساقی کے قدموں پر ڈالنا چاہتا ہے۔ اس کے نغموں میں دل کی دھڑکنوں کی آواز صاف سُنائی دیتی ہے۔ جو کچھ وہ کہتا ہے دل سے کہتا ہے اس لئے دلوں پر چوٹ لگتی ہے اور آنکھوں سے بے اختیار آنسوؤں کا سیلاب بہنے لگتا ہے۔ سننے والا بعض اوقات یہ سمجھنے لگتا ہے کہ جو کہا جا رہا ہے وہ "حدیثِ دیگراں" نہیں بلکہ یہ اسی کے وارداتِ قلب ہیں بمصداق ؎

دیکھنا تقریر کی لذّت کہ جو اس نے کہا
میں نے یہ سمجھا کہ گویا یہ بھی میرے دل میں ہے

اس کی شاعری فطرتِ انسانی کے ان سوالات کا حل پیش کرتی ہے جو ماورائے عالم سے متعلق ہیں اور جن کا تعلق مشاہدات سے نہیں بلکہ محسوسات سے ہوتا ہے۔

بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ اس کا کلام عام فہم و ادراک سے بالاتر ہو جاتا ہے کیونکہ وہ جس مقام سے جو کہتا ہے وہاں تک عام فکرِ انسانی کی رسائی نہیں ہوتی اس لئے سُننے والا متحیّر اور سراسیمہ ہو جاتا ہے۔ اک عقل و دانش ان اصطلاحات سے نامانوس ہوتی ہے لیکن جن کا حاسّۂ قلبی لطیف، جن کی عقل رَسا، اور جن کی نظر تیز ہوتی ہے وہ تا بحدّ اپنی استعداد کے بہرہ اندوز ہو جاتے ہیں۔

بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ محسوساتِ باطنی کے اظہار کے لئے الفاظ اپنی بے بسی کا اظہار کر دیتے ہیں۔ اس وقت کہنے والے کو مجبوراً لفظی قیود اور تصنّعات سے بے پروا ہو کر اپنے ما فی الضمیر کو ادا کرنا پڑتا ہے۔ یہاں اس کا اصل منشا اپنے محسوسات اور واردات کی ترجمانی سے زائد نہیں ہوتا۔ شاعرانہ فن کاری کا اظہار اس کا مقصود نہیں ہوتا لیکن اس کے باوجود اس کے کلام میں زندگی ہوتی ہے۔

وہ کلام جو صرف فنّی ترکیبوں، مصنوعی بندشوں اور لفظی آرائشوں کا حامل ہوتا ہے، فنّی نقطۂ نظر سے وہ کتنا ہی بلند سمجھا جائے اس کی مثال اسی خوبصورت مجسّمہ کی ہوتی ہے جو آرٹ کا ایک انمول شاہکار سمجھا جا سکتا ہے لیکن جس میں رُوح نہیں ہوتی لفظی صنّاعی اور ظاہری محاسن کے ساتھ حُسنِ معنیٰ بھی موجود ہو، خوب صورت شکل و صورت اور متناسب اعضائے کے ساتھ ہر رگ و پے میں آثارِ حیات بھی پائے جائیں تو پھر ؎

کرشمہ دامنِ دل می کشد کہ جا اینجا ست

کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔

جہاں فصاحت و بلاغت کا گلشن لہلہا رہا ہو اور رَوِش رَوِش پر عروسِ معنیٰ بھی مصروفِ خرام ہو۔ جہاں کی فضا طائرِ سدرہ کے مسحور کن اور دل آویز نغموں سے گونج رہی ہو اور قدم قدم پر زندگی کے چشمے بھی اُبل رہے ہوں جہاں رِندانِ سبوکش بھی جمع ہوں، بادۂ گلفام بھی، ساقی سروشی بھی ہو، گردشِ جام بھی، جہاں خزاں کا نام و نشان نہ ہو اور ہمیشہ بہار کا دور دورہ ہو تو اس چمن کی لطافت اور دلفریبی کا کون اندازہ کر سکتا ہے۔ اسے دیکھ کر زبان سے بے ساختہ نکل جاتا ہے ؎

اگر فردوس بر روئے زمین است
ہمین ست و ہمین ست و ہمین ست

عرصۂ دراز قبل مجھے ایسے ہی "فردوسِ بریں" کا پتہ چلا جس کے پھولوں میں گلہائے جنّت کی خوشبو اور جس کی فضا مشک و عنبر سے زیادہ معطّر ہو۔ جہاں محبّت کے نغمے گونج رہے تھے اور زندگی اپنی بہار بتا رہی تھی۔ جہاں شرابِ طہور کی

نہریں بہہ رہی تھیں اور معرفت کے چشمے اُبل رہے تھے۔ دل و دماغ اسی "جنّتِ نگاہ و فردوسِ گوش" کو دیکھ کر مسحور ہو گئے۔

جس نے دین کے قالبِ مُردہ میں نئی رُوح پھونکی ہو اور "محی الدین" کے لقب سے پکارا گیا ہو اگر اس کے گلستانِ سخن میں یہ کیفیت نہ پائی جائے تو اور کہاں پائی جائے۔

خیال ہوا کہ اپنے دامن میں ان پھولوں کو جو مختلف کیاریوں میں پھیلے ہوئے بہار دکھا رہے تھے سمیٹوں اور ان کا گلدستہ تیار کر کے بزم کی رونق بڑھاؤں۔

اس عزم سے جب آگے بڑھا تو دیکھا کہ چنبیلی اور گلاب کے پھولوں میں بعض اور پھول بھی شامل ہو گئے ہیں یعنی دوسرے شعراء کا کلام بھی شریک ہو گیا ہے۔ یہ کوئی نئی بات نہ تھی۔ اس قسم کی آمیزش بیشتر شعراء کے کلام میں ہوئی ہے اس کے مختلف اسباب ہیں مثلاً۔

(۱) متقدمین نے اپنی بیاضوں میں اپنے حسب مذاق اشعار جمع کیا لیکن شاعر کا نام تحریر نہیں کیا۔ بعد آنے والوں نے ان سب اشعار کو کسی خاص شاعر کا کلام سمجھ لیا۔ یا یہ ہوا کہ

(۲) قلمی بیاضوں میں بعض شاعر کا نام بھی لکھا گیا لیکن کرم خوردگی کے باعث بعض کلام کے ساتھ شاعر کا نام باقی نہ رہ سکا۔ نتیجتاً وہ کلام بھی اس شاعر کا سمجھ لیا گیا جس کا نام دوسرے اشعار کے تحت تحریر کیا گیا تھا۔ یا یہ ہوا کہ

(۳) اشعار کا رنگ یکساں نظر آیا اور ان کو اسی رنگ اور اسلوبِ بیان کے کسی اور شاعر سے منسوب کر دیا گیا

(۴) بعض دفعہ الحاق بھی ہو گیا۔

جہاں تک میری ناقص رائے ہے حضور غوثیہؓ کے کلام میں الحاق بہت کم ہوا ہے بلکہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ نہیں ہوا۔ البتہ یہ ضرور ہوا ہے کہ بعض دوسرے شعراء کے کلام کو آپ کی ذاتِ گرامی سے منسوب کر دیا گیا ہے یا نقل در نقل کی وجہ سے کلام میں لفظی ردّ و بدل ہو گیا جس سے صرفی و نحوی غلطیاں رُونما ہو گئیں۔ ان کی اصلاح اور اصل کلام کی تلخیص آسان نہ تھی۔

ابتداً متعدد مطبوعہ اور قلمی نسخے جمع کئے گئے اور پھر ان میں تطبیق کی سعی کی گئی۔ باہمی تطبیق سے اکثر لفظی تبدیلیاں خود بخود رفع ہو گئیں۔ کتب و سِیَر، مناقب اور دواوین کے سیر حاصل مطالعہ سے دوسرے شعراء کا کلام بھی علیحدہ ہو گیا۔ مثلاً بہجۃ الاسرار کے حاشیہ پر عینیہ قصیدہ طبع ہوا ہے جو (۳۹۱) اشعار پر مشتمل ہے اسکو حضرت غوث جیلانیؒ کے اسم گرامی سے منسوب کیا گیا ہے۔ یہ قصیدہ مطلعِ ذیل سے شروع ہوتا ہے۔

فؤادٌ بہٖ شمسُ المحبّۃِ طالعٌ
ولیسَ لنجمِ العذلِ فیہِ مواقعٌ

جب یہ قصیدہ میری نظر سے گذرا تو اس کا اسلوبِ بیان مختلف معلوم ہوا اور شبہ ہوا کہ یہ قصیدہ حضور کا نہیں ہے۔ یہ شبہ یقین کی صورت میں بدل گیا جب حضرت عبدالکریم جیلیؒ کی تصنیف "انسانِ کامل" مطالعہ میں آئی اس میں آپ نے جا بجا اس عقیدے کے اشعار نقل کئے ہیں اور اس کے ساتھ یہ تحریر فرمایا ہے کہ "ولقد قلتُ فی قصیدتی" یعنی میں نے اپنے قصیدے میں یہ شعر بنایا ہے فوراً نتیجہ نکل آیا کہ دراصل پورا قصیدہ حضرت عبدالکریم جیلیؒ کا طبع زاد ہے قیاس نے یہ رائے قائم کرنے پر مائل کیا کہ قلمی نسخے میں "عبد ال الجیلی" کے الفاظ تو موجود تھے لیکن درمیانی لفظ "کریم" کرم خوردگی کے باعث غائب تھا پڑھنے والوں نے لفظ "عبد" اور پھر "جیلی" سے یہ رائے قائم کی

کہ درمیانی لفظ "قادمی" تھا اب جو طباعت کا موقع آیا تو یہ قصیدہ بجائے "عبدالکریم الجیلیؒ" کے آپ کے اسم گرامی سے منسوب کر کے شائع کر دیا گیا۔ چنانچہ دُرّ الدارین میں بھی حضرت سید شاہ غلام علی قادری الموسوی نے اسکو حضرت غوثیت مآبؓ سے منسوب کیا ہے۔

اسی طرح وہ قصیدہ جو أتطلب ان تکون کثیر مال

وتُسمع منك د وماكل حال

کے مطلع سے شروع ہوتا ہے بہجۃ الاسرار میں آپ کے نام سے شائع ہوا ہے لیکن مرقع کلیمی مولفہ حضرت شاہ کلیم اللہ جہاں آبادی کے صفحہ (۳۷) پر حضرت امام غزالی کے نام سے طبع ہوا ہے اسلوب بیان میں حضور کا کلام تسلیم کرنے میں مانع ہے اسی طرح سلطان العاشقین ابی الفارض البکری کا مشہور قصیدہ

اِکشِف حِجابُ التجلّی وَ اَحیِنِی بالتملّی
وَ اِن بدالك قتلی فَانتَ فی الفِ حِلّی
مَالی سِوَی الروح خُذها وَالرّوح جهد المقلّ
اَخَذتُ مِنّی بَعضِی فَلَیهُ کانَ کُلّی
وَقفتُ بالباب دهرٌ عسیٰ افوزُ فلیتهُ
مَالِی بِغیرِكَ شُغلٌ وَ انتَ غایةُ شُغلی

آپ سے منسوب کیا گیا ہے لیکن دیوان ابی الفارض میں یہ موجود ہے اور اُستاذی بحر العلوم مولانا عبدالقدیر صدیقی نے بھی روح الادب فی کلام العرب میں حضرت ابی الفارض کے نام سے شائع فرمایا ہے۔

الغرض مطبع کی ایجاد سے قبل اسی قسم کی صورتیں اکثر پیش آئی ہیں۔

"فیوضاتِ ربانیہ" میں

خُذ بلطفك یا الٰهی من لهٗ زادٌ قلیلٌ
مُفلسٌ بالصدق یاتی عِندَ بابك یا جلیل

کے مطلع سے جو قصیدہ شروع ہوتا ہے وہ بھی حضرت غوث پاکؓ سے منسوب کیا گیا ہے لیکن عام طور پر یہ حضرت ابوبکر صدیقؓ سے منسوب و مشہور ہے۔ آخری شعر کی آخری بیت

انتَ یا صدیق عاصٍ تُب الیٰ مولی الجلیل

سے اس کی مزید وضاحت ہو جاتی ہے

اب فارسی زبان کی بعض رباعیات ملاحظہ فرمائیں جس سے معلوم ہو گا کہ کس طرح ایک ہی رباعی مختلف شعراء کے نام سے منسوب کی گئی ہے۔

اس خصوص میں پہلے مشہور رباعی گو شاعر عمر خیام کا کلام ملاحظہ فرمائیے کہ کس طرح دوسرے شعراء کے کلام کو جن کا اسلوبِ بیان عمر خیام سے ملتا تھا یہ سمجھ کر کہ یہ بھی "عمر خیامؔ" کا ہو گا اس کے مجموعہ کلام میں شامل کر دیا گیا اور بعض دفعہ خود عمر خیامؔ کی رباعیوں کو دوسرے شعراء کی رباعیوں میں شریک کر دیا گیا۔

عمر خیام کی حسبِ ذیل رباعی زبان زدِ خاص و عام ہے

گر مے نخوری طعنہ مزن مستاں را گر دست دہد توبہ کنم یزداں را
تو فخر بدیں کنی کہ من مے نخورم صد کار کنی کہ مے غلام ست آں را

یہ رباعی مجموعہ رباعیات آتشکدۂ ایران میں افضل کاشانی متوفی ۷۰۷ھ کے نام سے طبع ہوئی ہے اسی طرح
حسب ذیل رباعی بھی افضل کاشانی کے نام سے طبع ہوئی ہے حالانکہ عمر خیام کی ہے

بت گفت بہ بت کرا اے عابد ما — دانی زچہ روئے گشتۂ ساجد ما
بر ما بہ جمال خود تجلی کردست — آں کس کہ زتست ناظر و شاہد ما

رباعی ذیل کو "مجموعہ اسلامبول" اور "المعجم البارد" میں مولانا روم سے منسوب کیا گیا ہے۔

عاشق ہمہ روز مست وشیدا بادا — دیوانہ وشوریدہ و رسوا بادا
در ہشیار غصۂ ہر چیز خوریم — چوں مست شدیم ہر چہ بادا بادا

رباعی ذیل مجموعہ رباعیات آتشکدۂ ایران میں افضل کاشانی سے اور المعجم البارد میں امیر خسرو سے منسوب
کی گئی ہے۔

خواہی ز فراق در فغاں دار مرا — خواہی ز وصال شادماں دار مرا
من با تو نگویم کہ چناں دار مرا — زاں ساں کہ دلت خواست چناں دار مرا

اسی طرح عمر خیام کی اس رباعی کو افضل کاشانی سے منسوب کیا گیا ہے اور بعض نے ہمتی گنجوی شاعر دور سنجر سے منسوب کیا ہے

اے چرخ فلک خرابی از کینۂ تست — بیدادگری عادت دیرینۂ تست
اے خاک اگر سینۂ تو بشگافند — بس گوہر قیمتی کہ در سینۂ تست

تذکرۂ حسینی مطبوعہ نول کشور ۱۲۵۲ھ میں صفحہ (۲۴۷) پر رباعی ذیل شیخ نجم الدین رازی متوفی ۹۵۴ھ سے
منسوب کی گئی ہے "خیابان عرفان" میں بھی رازی کے نام سے طبع ہوئی ہے لیکن "آتشکدۂ آذر" میں شیخ محی الدین متوفی
۶۱۶ھ سے منسوب کی گئی ہے۔

ہر سبزہ کہ بر کنار جوئے رستست — گویا زلب فرشتہ خوئے رستست
پا بر سر سبزہ تا بخواری ننہی — کاں سبزہ ز خاک لالہ روئے رستست

رباعی ذیل شیخ الاسلام حضرت عبداللہ انصاری متوفی ۴۸۱ھ سے منسوب کی گئی ہے حالانکہ عمر خیام کی ہے۔

گر از پئے شہوت و ہوا خواہی رفت — از من خبرے کہ بے نوا خواہی رفت
بنگر چہ کسے و از کجا آمدہ — می داں کہ چہ می کنی کجا خواہی رفت

رباعیات مولانا روم میں دوسرا شعر اسی طرح ہے

در در گذری ازیں بہ بینی بہ عیاں — کز بہر چہ آمدی کجا خواہی رفت

اور "المعجم البارد" میں نجیب الدین جرباد قانی سے اسکو منسوب کیا گیا ہے

خیام کی مشہور رباعی ہے۔

مے نوش کہ عمر جاودانی ایں ست — خود حاصلت از دور جوانی ایں ست
ہنگام گل و مل است و یاراں سرمست — خوش باش دمے کہ زندگانی ایں ست

لیکن دیوان حافظ مطبوعہ نول کشور ۱۲۸۹ھ میں اسی کو حافظ شیرازی کے نام سے شائع کیا گیا ہے۔
اسی طرح یہ رباعی ابو سعید ابو الخیر کے نام سے شائع ہوئی ہے۔

ترکیب طبائع چو بکام تو دمے ست — تو داد کن از ہر چہ کہ بزم سخنے ست

با اہلِ خرد نشیں کہ اصلِ من و تو   گردے و شرارے و نسیمے و نمے ست

"المغنم البارد" میں صفحہ (۶۹) پر اس کو بطریق ذیل مہدی کوکب سے منسوب کیا گیا ہے

چوں حاصلِ عمر تو فریبے و دمے ست   بیداد ممکن گرت بہر دم ستمے ست

مغرور مشو بخود کہ اصلِ من و تو   گردے و شرارے و نسیمے و نمے ست

رباعی ذیل حضرت ابو سعید ابو الخیر، حافظ شیرازی، افضل کاشانی تینوں سے منسوب ہے

گردوں کمرے ز عمر فرسودۂ ماست   جیحوں اثرے ز چشم پالودۂ ماست

دوزخ شررے ز رنج بیہودۂ ماست   فردوس دمے ز وقت آسودۂ ماست

رباعی ذیل حضرت ابو سعید ابو الخیر سے منسوب ہے لیکن "آتشکدۂ آذر" میں مقصود تیرگر کے نام سے اور "المغنم البارد" میں "قلندر" کے نام سے طبع ہوئی ہے۔

از بادِ صبا دلم چو بوئے تو گرفت   ما را بگذاشت جستجوئے تو گرفت

اکنوں ز منش ہیچ نمی آید یاد   بوئے تو گرفته بود خوئے تو گرفت

"ہفت اقلیم" میں رباعی ذیل فخر الدین رازی کے نام سے تحریر ہے اور اسی کو رباعیات افضل کاشانی کے نام سے شائع کیا گیا ہے فرق صرف اس قدر ہے کہ ردیف بجائے "آید" کے "بود" تحریر کی گئی ہے۔

آں مرد نیم کز عدمم بیم آید   آں نیم مرا خوشتر ازیں نیم آید

جانے است مرا بعاریت دادہ خدا   تسلیم کنم چو وقت تسلیم آید

چند اور مثالیں ملاحظہ ہوں۔

از واقعۂ ترا خبر خواہم کرد   واں را بدو حرف مختصر خواہم کرد

با عشق تو در خاک فرو خواہم رفت   با مہر تو سر ز خاک بر خواہم کرد

یہ رباعی "آتشکدۂ آذر" اور "شمع انجمن" میں سلطان ابو یزید آلِ مظفر برادر شاہ شجاع سے منسوب کی گئی ہے لیکن "کالس الکرام" شرح رباعیات خیام میں اس کو قطران بن منصور ترمذی سے منسوب کیا گیا ہے جو انوری کا استاد تھا
تذکرۂ حسینی میں رباعی ذیل غیاث الدین بلخی تخلص بہ ہمتی کے نام سے شائع ہوئی ہے۔

در دہر ہر آنکہ نیم نانے دارد   وز بہر نشست آستانے دارد

نے خادمِ کس بود نہ مخدومِ کسے   گو شاد بزی کہ خوش جہانے دارد

لیکن کلیات خاقانی میں خاقانی کے نام سے اور رباعیات افضل میں افضل کے نام سے طبع ہوئی ہے
رباعی ذیل بھی عمر خیام کی ہے لیکن اسے شاہ قاسم بن شاہ قوام سے اور "تذکرہ ہفت اقلیم" و "کشکول بہائی" میں سیمابی کے نام سے منسوب ہے۔

گویند بحشر گفتگو خواہد بود   واں یار عزیز تند خو خواہد بود

از خیر محض بجز نکوئی ناید   خوش باش کہ عاقبت نکو خواہد بود

رباعی ذیل کو امام غزالی سے منسوب کیا گیا ہے اور "المغنم البارد" میں افضل کاشانی کے نام سے طبع ہوئی ہے

کس را پسِ پردۂ قضا راہ نشد   وز سرِ خدا ہیچ کس آگاہ نشد

ہر کس ز سرِ قیاس چیزے گفتند   معلوم نگشت و قصہ کوتاہ نشد

عمر خیام کی مشہور رباعی ہے۔

من مے خورم و ہر کہ چو من اہل بود — مے خوردن من بہ نزد او سہل بود

مے خوردن من حق زازل می دانست — گر مے نخورم علم خدا جہل بود

لیکن تاریخ گزیدہ میں سراج الدین قمری کے نام سے شائع ہوئی ہے۔

اسی طرح یہ رباعی بھی عمر خیام کی ہے مگر اس کو ابو نصر فارابی کے نام سے بادنٰے تغیر منسوب کر دیا گیا ہے

ملاحظہ ہو مختار نامہ عطار اور المعجم البارد

اسرار ازل وجود خام و ناپختہ بماند — واں گوہر بس شریف ناسفتہ بماند

ہر کس ز قیاس چیزے گفتند — واں نکتہ کہ اصل بود ناگفتہ بماند

رباعی ذیل عمر خیام کی ہے لیکن "مجمع الفصحا" میں حکیم سنائی سے اور رباعیات کاشانی میں افضل سے منسوب ہے

گر آمدنم بمن بُدے نامدمے — ور نیز شدن بمن شدے کے شدمے

بہ زاں نبدے کہ اندریں دیر خراب — نے آمدمے نے شدمے نے بُدمے

تذکرہ صدر شامیں یہ بتانے کے لئے کافی ہیں کہ مطبع کی ایجاد سے قبل اسی طرح مختلف شعراء کے کلام میں خلط ملط ہو گیا ہے۔ رفتہ رفتہ جب مختلف قلمی نسخے اور دواوین کی باہمی تطبیق ہوتی گئی تو اس شاعر کا خود بخود پتہ چل گیا جس کا یہ کلام تھا اور اسی باہمی تطبیق سے کلام کے اغلاط بھی رفع ہو گئے جو نقل در نقل سے پیدا ہو گئے تھے

بعض اوقات مخصوص اسلوب بیان سے بھی کسی شاعر کا پتہ چلانے میں بڑی مدد ملتی ہے۔ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ ہر شاعر کا اسلوب بیان یکساں نہیں ہوتا۔ جن کا مطالعہ وسیع ہوتا ہے وہ مختلف شعراء کے طرز کلام سے پتہ چلا لیتے ہیں کہ یہ کلام فلاں شاعر کا ہے گو ان کے سامنے اس شاعر کا نام نہ لیا جائے۔ داغ کے کلام کی سادگی اور روزمرہ بول چال اور صاف و سلیس زبان کو غالب کی دقت پسندی میں تلاش کرنا بے سود ہوگا۔ ناسخ و آتش کی لفظی آرائش تشبیہات اور استعارے میر اور مومن کے کلام میں کہاں ملیں گے۔

ایک عرصہ ہوا ڈاکٹر طٰہٰ حسین کا ایک مضمون الہلال مورخہ ۲۶ اگست سنہ ۱۹۲۰ء میں شائع ہوا تھا ڈاکٹر صاحب موصوف نے اس خصوص میں اپنی جس رائے کا اظہار کیا ہے اس سے اختلاف نہیں کیا جا سکتا۔ انہوں نے لکھا تھا کہ

"شاعر کی تحقیق کس طرح پر کی جانی چاہیے اس کے لئے خود شاعر کی شخصیت سب سے پہلی چیز ہے۔ یہ اس لئے کہ شاعر اپنے شعر میں اپنی شخصیت ضرور رکھتا ہے۔ اگر شاعر کامل ہے تو اس کا دیوان اسکی نفسیت اور غربیات کا آئینہ اور اس کی پوری شخصیت کا مظہر ہوتا ہے۔ اس کی مختلف نظموں میں ایک ہی روح، ایک ہی نفسیت، ایک ہی قوت کارفرما ہوگی۔ بلاشبہ تمام اشعار یکساں نہ ہوں گے۔ لطافت و رونق اور قوت و جودت میں کمی بیشی ہوگی لیکن شاعر کی شخصیت تب ہی نمایاں ہوگی اور وحدتِ شعری اس درجہ واضح ہوگی کہ ذوقِ سلیم فوراً فیصلہ کر دے گا کہ یہ شعر فلاں کا ہے یا یہ شعر فلاں شاعر کے اسلوب پر ہے۔ ہمارے خیال میں یہ طریقِ تحقیق ناقابل شک اور فنون ادب میں یکساں طور پر قابل عمل ہے خصوصاً شعر غنائی میں اسکی اہمیت غیر معمولی ہے کیونکہ شعر کی یہ صنف نفس کا شفاف آئینہ اور جذبات کا ہی مظہر ہوتا ہے"۔

اس نقطۂ نظر سے حضور غوثیت مآب کے کلام پر غور کیا جائے تو اس میں آپ کی شخصیت نمایاں طور پر دکھائی دے گی۔ کہیں اپنے مقام فنا فی الرسول اور مرتبہ محبوبیت کا اعلان کا کہیں عبدیت کاملہ کا اظہار اور اسی مناسبت سے اپنے محبوب کی حمد و ثنا میں رطب اللسان کہیں ناز، کہیں نیاز، کہیں حقیقت، کہیں مجاز، کہیں محو، کہیں غلبۂ حال الغرض کلام پڑھتے جاؤ آپ کی

حیات طیبہ کا ایک ایک گوشہ نظر کے سامنے آ جائے گا۔

ظاہری نظریں بعض اوقات کلام کی تابناکی سے خیرگی محسوس کرتی ہیں اسلئے کہ جس مقام سے یہ کیا گیا ہے وہاں تک ان کی رسائی نہیں لیکن نظروں کی بے مائگی سے اصل مقام کا تو انکار نہیں کیا جا سکتا بمصداق ؎

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم ۔ چشمۂ آفتاب را چہ گناہ ۔ یا بقول حافظ ؎

سخن چہ مجازنی اے سست نظم بر حافظ ۔ قبولِ خاطر و لطفِ سخن خداداد است

درحقیقت عالمِ حال میں بعض مقامات پر اپنے مرتبۂ خاتمیت ولایت محمدیہ کا اعلان فرمایا ہے۔ یہ وہ مقام ہے کہ جو عام اذہان اور عقل انسانی سے ماورا ہے۔ اس مقام کے عرفان کے لئے پہلے حقیقت محمدیہ کا عرفان ضروری ہے۔ بقول مولانا ابوالکلام آزاد ۔

"یہ وہ مقام ہے کہ جب اتقیاء کشف و من ہدایت کے سامنے کھلا تو انہوں نے حقیقت محمدیہ کے احاطہ حیات اور عدم زوال و بقار بوجہ دائرۃ الادواز اور مرکز ادوار تعینات مابعد اور نقطۃ الحجابات فی الاصل والحقیقہ ہونے کے تمام انوار تعینات وجود کو اسکی نورانیت کے سامنے بے فروغ اور ماند پایا اور اسی لئے شیخ اکبر نے اس کو تعین اول اور محمد صحیح اصلاح "عقل اول" کا قرار دیا اور پھر انسان کامل اور "روح الاعظم اور نفس واحدہ اور قلم الاعلیٰ" اور "نور الانوار" اور نفس الکائنہ سے بھی اسکو تعبیر کیا کہ بلحاظ بقار ذکر و دوام فیضان و احسان وہی ایک انسان "اسد کامل" روح الاعظم اور نفس الواحدۃ الکائنہ ہے اور حیات معنویہ مستمرہ نو کے وارض کی مرکزیت صرف اسی کو پہنچتی ہے اور اسی لئے قرآن کلیم نے صرف اسی وجود کو "العبد" سے تعبیر کیا کہ ساری عزیمتیں آنی وقتی ہیں مگر صرف یہی وہ عبودیت کاملہ و واحدہ ہے جو ہمیشہ عباد و معبودیں واسطہ ہدایت اور ہمیشہ عبد کو معبود سے داخل کر دینے کے لئے ح، وقائم ہے۔ وقال الحاف البوصیلی تی ۔

مُنَزَّہٌ عن شریکٍ فی محاسنہٖ ۔ فجوھر الحسن فیہ غیر مُنقسم

اور چونکہ نوع انسانی کی سعادت و تنویر کا مرکز بعدہ وجود انبیاء کرام ہے اور حقیقت محمدیہ بحکم "وجئنا بک علی ھؤلاء شہیدا" ان سب سے مافوق اور شمس و کواکب اور صباح و مصباح کے معاملہ کا حکم رکھتی ہے اس لیے حیات قائمہ و دائمہ کا "نور الانوار" اور مصباح المصابیح صرف وہی دائرہ ٹھیرا اور اسی لئے شیخ اکبر نے اسمار کو "حقیقۃ الاسماء" اور "لوحِ محفوظ" سے بھی تعبیر کیا۔ سبحان اللہ آخری سمیتہ و تعبیر کس درجہ ترجمان حقیقت و موافق بالشرع والعقل ہے۔ دنیا میں جس قدر بھی ہدایت و تعلیم کی لوحیں ہیں سب کے لئے تغیر و تبدل ہوا حتیٰ کہ آج کوئی محفوظ نہیں لیکن اللہ اکبر! مقام محمدی کی معنویت و معنوئیت کہ اسکی سیرتِ طیبہ و حیاتِ حید قائمہ کی لوح محفوظ کا ایک لفظ بھی محو نہ ہو سکا اور قرآن محفوظ د کتاب مسطور فی رق منشور اور فی صدور الذین اوتوا العلم میں اس کا ایک ایک حرف ایک ایک لفظ اسی طرح نقش و ثبت ہے اور ہمیشہ رہے گا جس طرح قلم ازل نے صبح تعین کی کرنوں سے لکھ دیا تھا پس قرآن کے لئے اگر کوئی ہستی لوح محفوظ ہو سکتی ہے تو وہ صرف وہی روح اعظم اور خالد ہے جسکے ذکر کو خود قرآن نے اپنے آغوشِ حفظ و صیانت میں ہمیشہ کے لئے لیا ہے۔ حضرت سید العارفین شیخ عبدالقادر جیلانی رضی تعالیٰ عنہ نے اسی نام کی طرف یہ فرما کر اشارہ کیا ہے

أفلت شموس الاولین و شمسنا
ابداً علی افق العلی لا تغرب

اب جو ولایت مطلقہ محمدیہ کا خاتم ہوگا وہ بھی اپنے عین کا مارا پورا مظہر ہوگا۔ دیکھو آئینہ میں جب آفتاب کا عکس پڑتا ہے تو وہ بھی آفتاب کی مانند چمک اٹھتا ہے اور جس طرح نظر آفتاب کو نہیں دیکھ سکتی اسی طرح وہ اس آئینہ پر نہیں جم سکتی جس میں جمال آفتاب منعکس ہو۔

یہی وہ مقام ہے جسکو صاحب فتوحات مکیہ نے نسبت محمدی سے تعبیر کیا ہے اور انہی کے الفاظ میں

"امت مرحومہ کے قطبیت وفاتحیت اور ولایت کبریٰ کا منتہائے مرتبہ یہی ہے۔ بعض صوفیاء نے اسکو مقام اتحاد سے تعبیر کیا ہے یعنے" اتباع اور تعشق و تشبہ بالا نبیاء کے کمال تفانی و استہلاک سے بحکم المرء مع من احب من المرء لا تشکل و سل عن قرینہ سلیقہ وسطاع محبوب کے تمام صفات اور خصائص سے تمثل و تخلق اور صحبت و یگانگت سے بہرہ اندوز و فایز المرام ہوکر فاذا ابصرتہ ابصرتنی کا معاملہ پیش آجاتا ہے بمصداق ؎

من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جان شدی
تاکس نگوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری۔

مولانا احمد رضا خاں بریلوی نے حضور غوثیت مآب سے مخاطب ہوکر کیا خوب کہا ؎

مصطفےٰ کے تن بے سایہ کا سایہ دیکھا — جس نے دیکھا میری جاں جلوۂ زیبا تیرا

کہا جاتا ہے کہ "معرفت نفس" کے بعد زبان بند ہوجاتی ہے بحکم من عرف نفسہ فقد کل لسانہ لیکن اسکے آگے ایک ایسا مقام بھی آتا ہے جہاں "دستور زباں بندی" کی بجائے "تحدیث نعمت" اور "اعلان مقام" کا حکم ہوتا ہے اب کہنے والا جو کچھ کہتا ہے اپنی طرف سے نہیں کہتا بلکہ وہ اس طرح کہنے پر ماذون ہوتی ہے اسکو حکم ہوتا ہے و اما بنعمۃ ربک فحدث۔ اسکو اظہار فخر نہیں بلکہ اطاعت امر اور اظہار حقیقت کہا جائے گا۔ کما قال سیدنا الجیلی رضی اللہ

وما قلت هذا القول فخرا وانما
اتی لی الاذن حتی تعلموا حقیقتی

بہرحال خوب سمجھ لو ؎ آئینہ مغرور حسن خویشتن ہرگز نہ شد
بلکہ می بیند جمالے در جمال خویشتن

عندلیب شیراز اس بارے میں یوں نغمہ سرا ہیں۔

در پس آئینہ طوطی صفتم داشتہ اند
آنچہ استاد ازل گفت ہماں می گویم

فاتح باب ولایت سیدنا علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ نے بھی اپنا تعارف اس طرح فرمایا تھا۔

"میں بائے بسم اللہ کا نقطہ ہوں میں جنب اللہ ہوں جس کے حق میں تم سے تقصیر واقع ہوئی ہے۔ میں قلم ہوں، لوح محفوظ ہوں، میں عرش ہوں، میں کرسی ہوں میں سات آسمان اور زمین ہوں۔

(مذہب منصور حصہ دوم ص)

اور اپنے فرزند ارجمند امام حسن رضی سے مخاطب ہوکر "عرفان نفس" کا یوں درس دیا تھا۔

دواءک فیک وما تشعر — وداءک منک وما تبصر
وتزعم انک جرم صغیر — وفیک انطوی العالم الاکبر

اللہ اکبر! اس عالم اکبر کا کون احاطہ کر سکتا ہے جسکی وسعت کے سامنے ساری کائنات کوتاہی دامن کا اقرار

کرنے پر مجبور ہو جس آئینہ میں آفتاب کا پورا پورا عکس جلوہ فگن ہو اس کی تابناکی اور جلوہ ریزی کا کہنا ہی کیا ہے جہاں اس کا کوئی گوشہ بھی ضیائے آفتاب سے منور ہو گیا تو سارے کواکب کی روشنی اسکے سامنے مدھم پڑ گئی۔ آؤ اس بزم نور کی ایک جھلک دیکھو۔

حضرت شاہ ولی اللہ کا اسم گرامی سننے میں آیا ہوگا۔ انہی کی زبان سے ان کا تعارف سنو۔

"ترجمہ میں وہ یوں رقم طراز ہیں: ۔ "نعمتِ عظمیٰ بریں ضعیف آنست کہ او را خلعتِ فاتحیہ دادند و فتح دورِ باز پسیں بر دستِ وے کردند اور "تفہیمات" میں تحریر فرماتے ہیں۔

"بسرم دادہ اند کہ ایں حقیقت ہر دم بر ساں امروز وقت ۔ وقتِ لست وتمام زمانِ تو ولئے بر کہ کہ زیر لوائے تو بنا شد"

ایک اور جگہ اس کیفیت کو زیادہ سرمستی کے ساتھ یوں کھولتے ہیں۔

" فَهَّمَنِي رَبِّي انا جَعلناكَ امامَ هذه الطريقة و سَدَدْنا طُرقَ الوصول الى حقيقة القُربِ كُلّها اليوم غير طريقة واحدة و هُوَ مُحبّتك و الانقيادُ لك و السمّاء ليس على هي عادك سماء و ليستِ الارض على ما بارض ۔ فاهلُ المشرق و المغرب كُلُّهم رعيتُك و انت سلطانُهم ۔ عَلِموا اَوْلَمْ يعلموا ۔ فان عَلِموا فازُوا و اِن جَهِلُوا خابوا"

ایک اور مقام پر فرماتے ہیں۔

" و مِن نعم الله عليَّ ولا فخرَ اَن جَعَلني ناطِق هذه الدَّورة و حكيمها و قائد هذهِ الدّورة و حكيمها و قائد هذه الطبقة و زعيمها ۔ فنطقُ على لساني و نفثٌ في نفسي ۔ فانْ نَطَقتُ باذكار القوم و اشغالهم نَطَقتُ بجوامِعها و اِن تكلّمتُ على نسب القوم فيما بينهم و بين ربّهم رُويت لي مناكبها و قبضتُ على جوامع خطابها و اِن خطبتُ بامر اللطائف و غوامض الحقائق تعرفتُ قاموسها و لمستُ ناموسها و قبضت على جلابيبها و اخذتُ تلابيبها و ان بحثتُ من عِلم الشرائع و النبوات فانا ليثٌ عرينها و حافظ حريمها و وارثُ خزائنها و باحث مغاينها اقليتُهم بعجائب لا تحصى و غرائب لا اكنا مسائر جلى مشعر و كم الله من لطيف خفيٍّ يدق خفاه عن فهم الزكي "

ایک اور مقام پر اس طرح اعلان کرتے ہیں:

"بسرم در دادند کہ ایں تقریر امروز بر ساں کہ ایں فقیر الشعہ شتتے دارد ۔ بیک لسان ولی اللہ ابن عبدالرحیم است و بدیگرے انسان است و بدیگرے ثالث بدیگرے جسم و بدیگرے جوہر و بلسان آخر باعتبار آں لسان اہم حجرم و ہم شجرم و ہم فرس و ہم جمل و ہم غنم ۔ تعلیم اسماء آدم داعی بودم و در نجر بر نوح طوفانی شد سبب نصرت او منم بودم و در نجہ بر ابراہیم آتش گلزار گشت من بودم ۔ توریتِ موسے من بودم ۔ احیائے عیسیٰ را من بودم ۔ قرآن مصطفےٰ من بودم والحمد للہ رب العالمین

(مقدمہ تفسیر القرآن از ابوالکلام آزاد ص ۱۳۳)

یہ مدارج و مراتب اس ہستی کے ہیں جس نے صرف "ناطِق هذهِ الدّورة و حكيمها" کا دعوےٰ کیا تھا۔ اب جس کا دور ازل سے ابد تک ہو...... اور جس کا آفتاب جاہ و جلال فلکِ اعلےٰ پر دوامًا تاباں و درخشاں ہو جو خاتم ولایت محمدیہ" اور مظہر کامل کمالاتِ احمدیہ ہو اس کی منزلت و مرتبت کا کون اندازہ لگا سکتا ہے کہ مجددینِ وقت

اور اولیائے عصر کی بھی صرف اس کے قدموں تک رسائی ہے جن کو وہ "بل علے عینی و راسی" کہتے ہوئے اپنے سر اور آنکھوں پر لیتا اپنے مدارج میں ترقی کا باعث سمجھتے ہیں اس کے آگے کی انہیں بھی خبر نہیں ؎

سر بھلا کیا کوئی جانے کہ ہے کیسا تیرا + اولیا ملتے ہیں آنکھیں وہ ہے تلوا تیرا

بعض کم فہموں نے اس کو ان ذواتِ قدسیہ کی توہین خیال کی اور یکسر "قدمی ھذہٖ علےٰ رقبۃ کل ولی اللہ" کا انکار کر دیا یا اس کی اس طرح تاویل کرنے کی کوشش کی کہ قدم سے مُراد حضور کا مسلک اور طریقہ ہے۔ انہیں کیا معلوم کہ ان ذواتِ قدسیہ کی اسمیں توہین ہے یا ان کے لئے موجبِ فخر و مباہات و باعثِ ازدیادِ مراتب و درجات ہے اس بارے میں حضرت شیخ محقق مولانا عبد الحق محدث دہلوی کی شہادت سُنو۔ وہ اخبار الاخیار میں تحریر فرماتے ہیں کہ

"ہر روئے نہ تواں یافت کہ در خدمتِ اُو قدم از سر نساز دو زیر پائے اُو سر نہد از دواں خود سبب سرفرازی ایشان ست۔ کسے کہ قدم بہ قدم مصطفےٰ بُود بلکہ دیدم بقدم اُو زوزِ سعادتِ آں سراست کہ پائمالِ اوگردد"۔

زبدۃ الآثار میں شیخ حیات ابن القیس الحرانی کی ایک اور شہادت ملتی ہے جو حسبِ ذیل ہے:-

"لما اتاہُ الأمر بقولہٖ قدمی ھذہٖ علےٰ رقبۃِ کلّ ولیّ اللہ زاد اللہ تعالےٰ للاولیاء نوراً فی قُلوبھم و برکۃً فی عُلومھم و عُلواً فی احوالھم ببرکۃ وضعھم رقابھم و رؤسھم مَکْ)

اور یہ سب کس لئے ہوا؟ اسکی وجہ حضرت ابی سعید القیلوی سے سُن لیجئے جس کو بہجۃ الاسرار میں شیخ علی شطنوفی نے نقل کیا ہے

لمّا قال الشیخ عبدُ القادر قدمی ھذہ علےٰ رقبۃِ کلّ ولیّ اللہ تجلےٰ الحق عزوجلّ علےٰ قلبہٖ و جاءتہ خِلعۃ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم بید طائفۃٍ من الملائکۃِ المقربین والبسھا بمحضرٍ مِن جمیع الاولیاء مَنْ تقدّم منھم و مَنْ تأخّر۔ الاحیاء باجسادھم و الاموات بارواحِھم و کانت الملائکۃ و رجالِ الغیب حافّین بمجلسِہٖ و اقفین فی الھواء صفوفاً حتّی انسدّ الافق بھم و لم یبق ولیٌّ فی الارض الا حنیٰ عُنقہ"

الحاصل ذٰلک فضل اللہ یوتیہِ مَنْ یشاء۔ یہ خاص موہبت الٰہی ہے کما قال سبحانہُ تعالےٰ واللہ یختصُّ برحمتِہٖ من یشاء ؎ یہ رُتبہ بلند ملا جس کو مل گیا۔

ما شئتَ قُلْ فیہ فانتَ مُصدِّقٌ
فالحُبُّ یقضِی والمحاسِنُ تشھدُ

مختصراً یہ سمجھ لو ؎ لیسَ علے اللہ بمستنکر ــ ان یجمع العالَم فی واحدٍ

چاہتا تھا کہ صرف اشارات سے کام لوں تفصیلات اربابِ علم کے لئے چھوڑ دوں اس لئے کہ ؎

سفینہ چاہیئے اس بحرِ بیکراں کے لیئے

لیکن پھر خیال ہوا کہ ان مقامات کے سمجھنے میں جو اُلجھنیں ہوتی ہیں ان کے پیشِ نظر شکوک و شبہات کی وادی کو عبور اور سارے نشیب و فراز کو طے کر لینا ہی مناسب ہوگا تاکہ آئندہ راہ ہموار ہو جائے۔

اب رہے کلام کے نفائس و دقائق تو ان کا احصار کون کر سکتا ہے۔ اس بارے میں بھی حضرت شیخ محقق کی شہادت سُن لیجئے۔ زبدۃُ الآثار میں آپ نے حسبِ ذیل شہادت چھوڑی ہے۔

"ہمچناں کہ فضائل، مناقب و خوارقِ کراماتِ آں حضرت خارج از دائرہ حصر و احصار است ہمچنیں نفائسِ کلامِ اُو و دقائق اقوالِ رُو وائی ست۔ عبارات بشرح آں و نہ اشارات

بہ درکِ آں ۔ ازیں جہت بشرح وترجمہ گستاخی وجرأت نہ نمودہ وچیزے از انچہ فی رسہ لبفہم نظام آں ذکر کردیم تا ایں رسالہ خالی نباشد ۔

علامہ دہر محقق عصر کے تاثرات اور حسنِ ادب کو آپ نے دیکھ لیا ۔ اس کے بعد مجھ جیسے ہیچ مدان سے حضور کے کلام بلاغت نظام کی کما حقہٗ تشریح یا ترجمہ کی کیا توقع کی جا سکتی ہے ؎

صلاحِ کار کجا و منِ خراب کجا ۔ ببیں تفاوتِ رہ از کجاست تا بکجا

بعض قصائد کا منظوم فارسی ترجمہ حضرت جامی علیہ الرحمہ نے کیا ہے یہ منظوم تراجم فتاوے مجموعہ سے نقل کئے گئے ہیں اسی طرح قطب لاہور حضرت شاہ ابو المعالی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت امجد اور مولانا احمد رضا خاں بریلوی علیہم الرحمۃ کے عقیدہ قمریہ کے منظوم تراجم بھی نقل کر دیئے گئے ہیں ۔ ان تراجم کی موجودگی میں بزبان اُردو میں نے ترجمہ غیر ضروری اور خلافِ ادب سمجھ کر نہیں کیا دیگر قصائد کا ترجمہ میں نے اپنی بضاعت و استعداد کے مطابق کیا ہے یہ جسارت صرف بایں خیال کی ہے کہ حضور کا کلام عربی زبان میں ہے جس سے اکثر ابنائے وطن پوری طرح استفادہ نہیں کر سکتے لیکن تحت اللفظ ترجمہ میں نے بجائے اشعار کا سیدھی سادھی زبان میں مفہوم ادا کیا ہے تاکہ بآسانی مطلب سمجھ لیا جائے ۔ بعض خاص مقامات پر جہاں "رہبرِ طریق" اور "خضرِ راہ" کی ضرورت ہوتی ہے مختصر تشریح بھی کی گئی تاکہ ذہن میں انتشاری کیفیت پیدا نہ ہو ۔ اس کے باوجود اگر کوئی مقام سمجھ میں نہ آئے تو یہ سمجھنا چاہیئے کہ اس کا سمجھنا آپ کے علمی استعداد سے باہر ہے ۔ کلام پر زبانِ اعتراض کھولنے کی بجائے اس کو اپنی محدود فہم و دانش پر محمول کرنا زیادہ مناسب ہوگا بقول حافظ ؎

چو بشنوی سخن اہل دل مگو کہ خطاست
سخن شناس نہ ای دلبرا خطا اینجاست

اور اس نصیحت پر عمل کیجئے کہ ؎

اِحفظوا لِسَانَکُم وعَالجوا قلبکم وخذوا مَا تعرفو ودَعوا ما تُنکروا

مصداق ؎ وَاِذا لَم تَرَ الہلالَ فَسَلِّم ✤ لِاُناسٍ رَاَوہُ بالابصار

مع ہذا ؎ اذا اَخشَیتَ فی لفظی قصورًا ۔ وَخفِلی والبراعۃ والبیان
فلا تعجَل الی لومی فرقصی ۔ علی مقدارِ ایقاعِ الزّمانِ

ابو الفضل سید محمود قادری

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

رشحاتِ قدسیہ یعنی قصائدِ غوثیہ

مناجات

سَأَخْتِمُ بِالذِّكْرِ الْحَمِيْدِ مُجَمِّلًا	۱	شَرَعْتُ بِتَوْحِيْدِ الْإِلٰهِ مُبَسْمِلًا
(اور آگے) عنقریب عمدگی کے ساتھ ذکر حمید پر ختم کروں گا		(اس قصیدہ کی) ابتدا میں نے بسم اللہ پڑھتے ہوئے توحید الٰہی سے کی
تَنَزَّهَ عَنْ حَصْرِ الْعُقُوْلِ تَكَمُّلًا	۲	وَاَشْهَدُ اَنَّ اللّٰهَ لَا رَبَّ غَيْرُهٗ
جو کمالاً دائرہ عقل سے ماوراء ہے		اور گواہی دیتا ہوں کہ بجز اللہ کے کوئی پروردگار نہیں
نَبِيًّا بِهٖ قَامَ الْوُجُوْدُ وَقَدْ خَلَا	۳	وَاَرْسَلَ فِيْنَا اَحْمَدَ الْحَقِّ قَيِّمًا
وہ ایسے نبی ہیں جن سے وجود اور ماسوائے وجود کا قیام ہوا		اور جس نے ہم میں احمد مجتبےٰ جیسے ایک سچے نبی کو منتخب کرکے بھیجا
وَاَظْهَرَ فِيْنَا الْعِلْمَ وَالْحِلْمَ وَالْعُلَا	۴	فَعَلَّمَنَا مِنْ كُلِّ خَيْرٍ مُؤَبَّدًا
اور ہم میں علم اور حلم اور سربلندی کے اوصاف پیدا کئے		پس آپ نے ہم کو ہر ظاہر نیکی کی تعلیم دی

فیا طالب عزٍّ وکنزٍ ورفعةٍ	٥	من اللّٰه فادعوه باسمائه العلا
پس اے طالب عزت اور اے خواستگار رفعت		اپنی تمام نعمتوں کو خدا سے اس کے اسمائے حسنٰی کا وسیلہ لیکر طلب کر
فقل بانکسارٍ بعد طهرٍ وقربةٍ	٦	فاسئلك اللّٰهم نصرًا معجّلا
طہارت اور خشوع وخضوع کے بعد عاجزی سے کہہ		اے بار الٰہا میں تجھ سے نصرت عاجلہ کا طالب ہوں
بحقك یا رحمٰن بالرحمة التی	٧	احاطت فکن لی یا رحیم مُجمّلا
اے رحمٰن (مہربان) تیری ذات پاک اور اس رحمت عالم کا واسطہ		جو تمام کائنات پر محیط ہے اے رحیم مجھے نیکو کار بنادے
ویا ملك قدّوس قدّس سریرتی	٨	وسلّم وجودی یا سلام من البلا
اور اے ملک قدوس! میرے دل کو مصفا کردے		اور اے سلام! ہر بلا سے میرے وجود کو (مجھے) محفوظ رکھ
ویا مؤمن هب لی امانًا محقّقًا	٩	وسترًا جمیلًا یا مهیمن مُسبلا
اور اے مومن! مجھے کامل ایمان عطا کر		اور اے نگہبان راہ میری لغزشوں کی پردہ داری فرما
عزیز ازل عن نفسی الذلّ والمنی	١٠	بعزّك یا جبّار من کل معضلا
اے عزیز میرے نفس سے ذلت وخواری کو دور کر		اور اے جبروت والے تیری عزت کا واسطہ ہر مشکل میں میری حمایت کر
وضع جملة الاعداء یا متکبّر	١١	یا خالق خذ لی عن الشرّ معزلا
اور اے متکبر تمام دشمنوں کو پسپا فرما		اور اے خالق مجھے برائی سے دور رکھ

وَیَا بَارِیُ النَّعْمَاءِ زِدْ فَیْضَ نِعْمَۃٍ	۱۲	اَفَضْتَ عَلَیْنَا یَا مُصَوِّرُ اَوَّلَا
اور اے باری تعالیٰ اپنے فیضانِ نعمت میں بیشی فرما		جس کو اے مصور! تو نے ابتدا ہی میں ہم پر انڈیل دیا ہے
رَجَوْتُكَ یَا غَفَّارُ فَاقْبَلْ لِتَوْبَتِی	۱۳	بِقَهْرِكَ یَا قَهَّارُ شَیْطَانِی اَخْذِلَا
اے غفار میں نے تجھ سے امید مغفرت رکھی ہے پس میری توبہ قبول فرما		(اور) اے قہار اپنے قہر سے میرے شیطان کو ذلیل و خوار کر دے
بِحَقِّكَ یَا وَهَّابُ عِلْمًا وَحِكْمَۃً	۱۴	وَالرِّزْقِ یَا رَزَّاقُ کُنْ لِی مُسَهِّلَا
اے وہاب تیرا صدقہ مجھے علم و حکمت عطا فرما		اور اے رزاق میرے وسائل رزق کو آسان فرما دے
وَبِالْفَتْحِ یَا فَتَّاحُ نَوِّرْ بَصِیرَتِی	۱۵	وَبِالْعِلْمِ نَلْنِی یَا عَلِیمُ تَفَضُّلَا
اور اے فتاح اپنی صفت فتح سے میری نظر روشن کر دے		اور اے علیم تیری صفت علم کا واسطہ مجھے فضیلت عطا فرما
وَیَا قَابِضُ اقْبِضْ قَلْبَ کُلِّ مُعَانِدٍ	۱۶	وَیَا بَاسِطُ ابْسُطْنِی بِاَسْرَارِكَ الْعُلَا
اور اے قابض (بند کرنے والے) ہر مخالف کے اعداء دل کو بند کر دے		اور اے باسط (کھولنے والے) اپنے اسرار عالیہ مجھ پر منکشف کر دے
وَیَا خَافِضُ اخْفِضْ قَدْرَ کُلِّ مُنَافِقٍ	۱۷	وَیَا رَافِعُ ارْفَعْنِی بِرُوحِكَ ثِقَلَا
اور اے پست کرنے والے ہر منافق کی شان و شوکت کو پست کر دے		اور اے بلند کرنے والے اپنی مہربانی سے میری کثافت دور کر دے
سَاَلْتُكَ عِزًّا یَا مُعِزُّ لِاَهْلِهٖ	۱۸	مُذِلٌّ فَذِلَّ لِظَالِمِینَ مُنَکِّلَا
اور عزت دینے والے میں تجھ سے عزت کا اسکے اہل کیلئے طالب ہوں		اور اے ذلت دینے والے ظالموں کو ذلت کا عذاب دے

مصرع اول	نمبر	مصرع دوم
فعلمك كافٍ يا سميع فكن إذاً	۱۹	بصيراً بحالي مصلحاً متقبلا
اے سننے والے صرف تیرا علم کافی ہے جبکہ		تو میرے حال کو دیکھنے والا اور اصلاح کرنے اور قبول کرنیوالا ہے
فيا حكم عدلٌ لطيفٌ بخلقه	۲۰	خبيرٌ بما يخفى وما هو مجتلا
اور اے فیصلہ کرنیوالے انصاف کرنیوالے اور اپنی مخلوق پر لطف و عنایت کرنیوالے		تو خبیر ہے تجھے ہر ظاہر و باطن کی خبر ہے
فعلمك قصدي يا حليم وعمدتي	۲۱	وأنت عظيم عظم جودك قد علا
اے بردبار حلیم تیرا علم ہی میرا مقصود و مدعا ہے		اور تو سب سے بڑا ہے تیرا جود و سخاوت سب سے بڑھکر ہے
غفورٌ وستارٌ على كل مذنبٍ	۲۲	شكورٌ على أحبابه وموصلا
ہر خطاکار کے حق میں تو غفور (نہایت بخشنے والا) اور ستار (پردہ پوشی کرنیوالا) ہے		اور اپنے چاہنے والوں کے حق میں تو شکور قدردان اور ان کو اپنے قریب کرنیوالا ہے
عليٌّ وقد أعلى مقام حبيبه	۲۳	كبيرٌ كثير الخلق والجود مجزلا
تو بلند ہے اور جب تو نے اپنے حبیب کا مقام تو نے بلند کیا ہے		تو نہایت بڑا ہے تیری ذات نہایت فیض رساں اور سخاوت والی ہے
حفيظٌ فلا شيءٌ يفوت لعلمه	۲۴	مقيتٌ نقيب الخلق أعلى وأسفلا
تو نہایت حفاظت کرنیوالا ہے اسلئے کوئی چیز تیرے علم سے خارج نہیں		تو جلال اور طاقتور ہے تمام اعلیٰ و ادنیٰ مخلوق کا نقیب و نگراں
فعلمك حسبي يا حسيب تولّني	۲۵	وأنت جليلٌ كن لنفسي منكلا
اے حسیب (حساب لینے والے) تیرا علم میرے لئے بس ہے		تو بھی میرا والی بن جا اور تو جلیل القدر ہے بس تو ہی میرا غمگسار ہے

مصرع اول	نمبر	مصرع ثانی
اِلٰهِی کَرِیْمٌ اَنْتَ فَاکْرِمْ مَوَاهِبِی	۲۶	وَکُنْ لِعَدُوِّیْ یَا رَقِیْبُ مُجَدِّلَا
میرے خدا! تو کریم ہے اپنے عطایائے کرم سے مجھے نواز		اور اے رقیب (نگہبان) میرے دشمن کو مغلوب کر
دَعَوْتُكَ یَا مَوْلَا مُجِیْبًا لِمَنْ دَعٰی	۲۷	قَدِیْمُ الْعَطَایَا وَاسِعُ الْجُوْدِ فِی الْمَلَا
اے آقا میں نے تجھے پکارا ہے (اور) تو ہر پکارنے والے کا جواب دیتا ہے		تو ازل کا داتا ہے تو کونین میں نہایت سخی ہے
اِلٰهِی حَکِیْمٌ اَنْتَ فَاحْکِمْ مُشَاهَدِیْ	۲۸	فَوُدُّكَ عِنْدِیْ یَا وَدُوْدُ تَنَزَّلَا
میرے خدا تو حکمت والا ہے میرے مشاہدہ کو محکم بنا		کہ اے ودود (محبت والے) تیری محبت میرے دل میں اتر چکی ہے
مَجِیْدٌ فَهَبْ لِی الْمَجْدَ وَالسَّعْدَ وَالْوَلَا	۲۹	وَیَا بَاعِثُ اَبْعَثْ نَصْرَ جَیْشِیْ مُهَرْوِلَا
تو مجید (بزرگ) ہے (لہذا) مجھے بزرگی اور سعادت اور محبت سے سرفراز فرما		اور اے باعث! میرے لشکر کے آگے فتح و نصرت بھیج دے
شَهِیْدٌ عَلَی الْاَشْیَاءِ طَیِّبْ مَشَاهِدِیْ	۳۰	وَحَقِّقْ لِیْ حَقَّ الْمَوَارِدِ مَنْهَلَا
تو تمام کائنات کا دانا بینا ہے میرے بھی مشاہدہ کو پاک صاف کر دے		اور حقیقت کے چشمے کے کنارے لگا دے
اِلٰهِیْ وَکِیْلٌ اَنْتَ فَاقْضِ حَوَائِجِیْ	۳۱	وَیَکْفِیْ اِذَا کَانَ الْقَوِیُّ مُوَکَّلَا
الٰہی تو کارساز ہے تو ہی میری حاجتوں کو پورا کر		اور جب کوئی غلبہ آور ہو تو تو ہی میرے لئے کافی ہے
مَتِیْنٌ فَمَتِّنْ ضُعْفَ حَوْلِیْ وَقُوَّتِیْ	۳۲	اَغِثْ یَا وَلِیُّ عَبْدًا دَعَاكَ تَبَتُّلَا
تو متین (طاقتور) ہے میرے حول اور قوت کی کمزوریوں کو قوی بنادے		اور اے ولی میری فریاد کو پہنچ کہ تیرا بندہ سب سے مایوس منقطع ہوکر تجھے پکارا ہے

نمبر	مصرع اول	مصرع ثانی
۳۳	حَمِدْتُكَ يَا مَولَا حَمِيدًا مُوَحِّدًا	وَمُحْصِي اَزَلَّاتِ الْوَرٰى وَمُعَدِّلَا
	میں اے مولا تیری حمد وثنا کی تجھے حمید موحد قابل تعریف دیکھا	خلق کی لغزشوں کو شمار کرنیوالا اور عدل کرنیوالا
۳۴	اِلٰهِي فَمُبْدِي الْفَتْحِ لِي اَنْتَ الْهُدٰى	مُعِيدٌ لِمَا فِي الْكَوْنِ اِنْ بَادَ اَوْ خَلَا
	الٰہی تو ہی میری نصرت و ہدایت کا ظاہر کرنیوالا ہے	تو ہی کائنات کی تمام موجودات کو خواہ ظاہر ہوں یا باطن انہیں لوٹانے والا ہے
۳۵	سَئَلْتُكَ يَا مُحْيِي حَيٰوةً هَنِيئَةً	اَمِتْ يَا مُمِيتُ اَعْدَاءَ دِينِي مُعَجِّلَا
	اے جلانے والے! میں تجھ سے خوشگوار زندگی کا طالب ہوں	اے مارنے والے میرے اعدائے دین کو جلد فنا کر دے
۳۶	وَيَا حَيُّ اَحْيِ مَيِّتَ قَلْبِي بِذِكْرِكَ	الْقَدِيمِ فَكُنْ قَيُّومُ سَوِّي مُوَصِّلَا
	اور اے حی (زندہ) اپنے ذکر قدیم سے میرے دل کو زندہ کر دے	اور میری قلبی حالت کو قوی بنا دے اور قرب عطا کر
۳۷	وَيَا وَاجِدَ الْاَنْوَارِ اَجِدْ مَسَرَّتِي	وَيَا مَاجِدَ الْاَنْوَارِ كُنْ لِي مُعَوَّلَا
	اور اے حامل انوار میری مسرتوں کو تازہ کر دے	اور اے معظم انوار تو میرا سہارا بن جا
۳۸	وَيَا وَاحِدًا مَا ثَمَّ اِلَّا وُجُودُهٗ	وَيَا صَمَدٌ قَامَ الْوُجُودُ بِهٖ عَلَا
	اور اے واحد یکتا، تیرے ماسوا کسی کا وجود نہیں	اور اے بے نیاز تجھی سے وجود کا قیام اور اسکی سربلندی ہے
	وَيَا قَادِرُ ذَا الْبَطْشِ اَهْلِكْ عَدُوَّنَا	وَمُقْتَدِرٌ قَدِّرْ لِحُسَّادِنَا الْبَلَا
	اور اے قدرت و گرفت والے ہمارے دشمنوں کو ہلاک کر	اور اے مقتدر حاسدوں کیلئے بلا کو مقدر کر دے

وقد لسّ یا مقدّم عافنی	۴۰	من الضر فضلاً یا موخر ذا العلا
اور اے مقدم میرے باطن کو سب سے آگے کردے		اور آپ موخر بلند مرتبت والے اپنے فضل سے مجھے تکلیف سے نجات دے
ویا سابق الخیرات اوّل اوّلا	۴۱	ویا آخر اختم لی اموت مهلّلا
اور نیکیوں کے سبقت کرنے والے مجھے سب سے پیش پیش کردے		اور آپ آخر ہیں خاتمہ اس طرح کر کہ میں تیری تسبیح تہلیل کرتے ہوئے مروں
ویا ظاهر اظهر لی معارفك التی	۴۲	بباطن غیب الغیب یا باطنا ولا
اور اے ظاہر مجھ پر اپنے اسرار و معارف کھول دے		جو آپ باطن اپردہ غیب اور انتہائی بطون میں پوشیدہ ہیں
ویا والی اوّل امرنا كلّ ناصح	۴۳	ویا متعال ارشد واصلح له الولا
اور آپ والی ہمارا اعلی ہر ناصح کیلئے قابل قبول بنا دے		اور آپ متعال (بلند مرتبہ والے) اسکو ٹھکانہ کر دے اور اسکی محبت استوار فرما
ویا برّ یا ربّ البرایا والعطا	۴۴	ویا توّاب تب وتقبّلا
اور آپ بر (نیک) اے رب کائنات اور اے داتا		اور آپ توبہ کو قبول کرنے والے ہماری توبہ قبول فرما
ویا منتقم من ظالمی نفوسهم	۴۵	كذالك عفو انت فاعف تفضّلا
جو اپنے نفوس پر ظلم کرتے ہیں آپ ان سے بدلہ لینے والا ہے		اس طرح تو سراپا عفو ہے پس ہم پر فضل و احسان فرما
عطوف رءوف بالعباد ومسعف	۴۶	لمن قد دعا یا مالك الملك معقلا
بندوں کے حق میں تو مہربان اور رحم دل ہے		اور تجھے مجھ کو مالک الملک پکارا اسکی فریاد کو بھی سننے والا ہے

مصرع اول	نمبر	مصرع ثانی
فَالبس لَنَا يَاذَا الجَلَالِ جَلَالَةً	۴۷	فَجُودُكَ وَالاِكْرَامُ مَازَالَ مُهطِلَا
اے ذو الجلال ہمیں خلعت عظمت پہنا		کہ تیرا ابر کرم لگاتار برسنے والا ہے
وَيَا مُسقِطُ ثَبِّت عَلَى الحَقِّ مُهجَتِی	۴۸	وَيَا جَامِعُ اَجمَع لِى الكَمَالَاتِ فِى المَلَا
اور مقسط (عدل کرنیوالے) میرے دل کو حق و صداقت پر ثابت قدم رکھ		اور اے جامع مجید مجھ میں ساری دنیا کے کمالات جمع فرما دے
اِلٰهِی غَنِىٌّ اَنتَ فَاذهِب لِفَاقَتِی	۴۹	وَمُغنِ فَاَغنِ فَقرَ نَفسِى لِمَنِ خَلَا
الٰہی تو غنی ہے پس میری گرسنگی اور فاقہ کو دور کر		اور تو غنی کرنے والا میرے نفس کے افلاس کو غنا سے بدل دے
وَيَا مَانِعُ مَنِعنِى مِنَ الذَّنبِ وَاشفِنِى	۵۰	مِنَ السُّوءِ مِمَّا قَد جَنَيتُ تَعَمُّلَا
اور اے روکنے والے مجھے گناہ سے باز رکھ		اور پاک کر مجھے برائی سے جن کا میں نے ارتکاب کیا ہے
وَيَا ضَارُّ كُن لِلحَاسِدِينَ مُوَجَّهًا	۵۱	وَيَا نَافِعُ اَنفِعنِى بِرُوحٍ مُحَصِّلَا
اور اے ضرر پہنچانے والے حاسدوں کیلئے ضار بن جا		اور اے نفع دینے والے مجھے اپنی مہربانی سے نفع حاصل کرنیوالا بنا
وَيَا نُورُ اَنتَ النُّورُ فِى كُلِّ مَا بَدَا	۵۲	فَيَا هَادِ كُن لِلنُّورِ فِى القَلبِ مُشعِلَا
اور اے نور تمام موجودات میں تیرے ہی نور کا ظہور ہے		اے ہدایت دینے والے اپنے مشعل نور سے میرے دل کو منور کر دے
بَدِيعَ البَرَايَا اَرجُو امِن فَيضِ لُطفِهٖ	۵۳	وَلَم يَبقَ اِلَّا اَنتَ بَاقٍ لَهُ الوَلَا
اے مخلوق کے پیدا کرنیوالے تیرے الطاف و کرم کا امیدوار ہوں		تیرے سوا کوئی باقی نہ رہے گا تو رہیگا پس تو ہی صاحب اختیار ہے

وَيَا وَارِثُ اجْعَلْنِي لِعِلْمِكَ وَارِثًا	٥٤	وَرُشْدًا أَنِلْنِي يَا رَشِيدُ تَحَمُّلَا
اور اے وارث مجھے تیرے علم کا وارثہ عطا کر		اور اے رشید مجھے رشد و ہدایت سے سرفراز فرما
صَبُورٌ وَسَتَّارٌ فَوَفِّقْ عَزِيمَتِي	٥٥	عَلَى الصَّبْرِ وَاجْعَلْ لِي اخْتِيَارًا مُزَمَّلَا
تو نہایت صبر و تحمل والا عیبوں کو ڈھانکنے والا ہے		پس میرے ارادوں کو توفیق صبر دے اور مجھے پورا صاحب اختیار کر دے
بِأَسْمَائِكَ الْحُسْنَى دَعَوْتُكَ سَيِّدِي	٥٦	وَآيَاتِكَ الْعُظْمَى ابْتَهَلْتُ تَوَسُّلَا
میرے آقا تیرے اسماء حسنیٰ کا وسیلہ لیکر میں نے تجھے پکارا ہے		اور تیرے آیات عظمیٰ کا وسیلہ لے کر میں نے تجھ سے مناجات کی ہے
فَأَسْأَلُكَ اللّٰهُمَّ رَبِّي بِفَضْلِهَا	٥٧	فَهَيِّئْ لَنَا مِنْكَ الْكَمَالَ مُكَمَّلَا
بس اے بار الٰہا ان کے برکات سے		پورے پورے کمالات میرے لئے مہیا کر دے
وَقَابِلْ رَجَائِي بِالرِّضَا عَنْكَ وَاكْفِنِي	٥٨	صُرُوفَ زَمَانٍ صِرْتُ فِيهِ مُحَوَّلَا
اور میری تمناؤں کو اپنی رضا سے پورا اور میرا سہارا بن جا		کہ میں گردش زمانہ سے سرگرداں ہوں
أَغِثْ وَاشْفِنِي مِنْ دَاءِ نَفْسِي وَاهْدِنِي	٥٩	إِلَى الْخَيْرِ وَأَصْلِحْ مَا بِعَقْلِي تَخَلَّلَا
میری فریاد کو پہنچ مجھے اپنے نفس کی بیماری سے شفا دے اور مجھے ہدایت		نیکی کی اور میری عقل میں جو فتور پیدا ہو چلا ہے اسکی اصلاح فرما
إِلٰهِي فَارْحَمْ وَالِدَيَّ وَإِخْوَتِي	٦٠	وَمَنْ هٰذِهِ الْأَسْمَاءَ يَدْعُو مُرَتِّلَا
الٰہی میرے والدین اور برادری پر رحم فرما		اور اس پر بھی اپنا فضل کر جو ان اسماء کیساتھ رہ کر تجھے پکارے

بِاَحْلٰی سَلَامٍ فِی الْوُجُوْدِ وَاَکْمَلَا	٦١	وَصَلِّ عَلٰی جَدِّی الْحَبِیْبِ مُحَمَّدٍ
ایسے سلام کے ساتھ جو تمام کائنات کے سلاموں سے شیریں اکمل ہو		اور درود بھیج میرے دادا محمد مصطفےٰ پر جو تیرے حبیب ہیں
وَبَعْدُ فَحَمْدٌ لِلّٰہِ خَتْمًا وَاَوَّلَا	٦٢	مَعَ الْاٰلِ وَالْاَصْحَابِ جَمْعًا مُؤَبَّدًا
زاں بعد اول و آخر تیری ہی تعریف ہے		تمام آل اور اصحاب کے ساتھ ہمیشہ

(فتوحات ربانیہ)

۵۹

حل لغات۔ اغث۔ فریاد کو پہنچ۔ استغاثہ فریاد کرنا۔ غوث۔ غیاث۔ فریادرس داء۔ بیماری۔ دواء۔ درمان دارو علاج اختلال۔ دماغ میں فتور پیدا ہونا۔

٦٠

حل لغات۔ ترتیل۔ ٹھیر ٹھیر کر پڑھنا۔ ورتل القرآن ترتیلا۔ حکم رب ہے طوطا مینا کی طرح پڑھنا بھی کوئی پڑھنا ہے۔ ٹھیر ٹھیر کر پڑھو۔ مطلب و معنیٰ کا خیال بھی کرتے جاؤ۔ مخارج کو پوری طرح ادا کرو۔ دعا میں بھی سکون سے کام لو۔

٦١

حل لغات۔ حلو۔ شیریں۔ احلی۔ زیادہ شیریں
المومن حلو یحب الحلوی۔
حمد۔ تعریف۔ محمد و محمود سراپا ہوا۔ وفی العرش
محمود و ھذا محمدٌ۔

قصیدہ ثانی

یہ قصیدہ دعائیہ ہے اور بہجۃ الاسرار سے منقول ہے نصرت علی الاعداء کیلئے اسکا ورد مفید ہوگا۔

مصرع اول	نمبر	مصرع ثانی
سألتك يا جبار يا سامع النداء	١	ويا حاكم احكم في الذي قد تجبرا
اے جبروت والے اور فریاد کو سننے والے میں نے تجھ سے دعا اور درخواست		کی ہے اے احکم الحاکمین اسکے حق میں حکم فرما دے جو مجھ پر دلیر ہو چکا ہے
فأنت الذي ترجى لدفع مضرتي	٢	وأنت مغيث دعاك من الورى
تجھ ہی سے میرے رفع نقصان کی امید ہے		اور تو ہی ہر داد خواہ کا فریادرس ہے
سألتك بالاسم العظيم فمن بغى	٣	علي امتحنه بالعماء فلا يرى
میں نے تیرے اسم اعظم کا وسیلہ لیکر درخواست کی ہے		پس جو میرے خلاف سرکشی کرے اسکو نابینائی کیساتھ آزما کہ وہ نہ دیکھے
أجب دعوة المظلوم يشكو مصيبة	٤	كسير الجناح لا نصير له يرى
مظلوم کی دعا قبول فرما کہ وہ مصیبت کا شکوہ کر رہا ہے		کہ بازو شکستہ ہو چکے ہیں اور اسکا کوئی عمدہ معاون نظر نہیں آتا
فإن لم يقع غيث فما وجه حيلتي	٥	وأين الفرار من عدو تجورا
تو فریادرس نہ ہو تو پھر بچاؤ کی کوئی صورت نہیں		میرے لئے پھر کوئی تدبیر نہیں اور نہ ہی ظالم دشمن سے مفر کی کوئی صورت ہو سکتی ہے
فيا عالم النجوى ويا سامع النداء		ويا مستغاث أهلكن من تجبرا
اے سرگوشیوں کے جاننے والے میری چیخ و پکار کے سننے والے		اور اے فریادرس ظالم کو ہلاک کر دے

وَكُلُّ مَصَابٍ يُسْتَغَاثُ بِمِثْلِهِ	۷	وَاِنِّي لَمْ اَشْكُ لِغَيْرِكَ مَا جَرىٰ
ہر مصیبت کا مارا اپنے ہی جیسے سے فریاد کرتا ہے		اور میں اپنی آپ بیتی کا تیرے سوا کسی سے شکوہ نہیں کرتا
فَكَيْفَ نُجِيبُ مَنْ بِقَلْبِهِ قَدْ دَعَا	۸	وَاَمْرُكَ فِي الْقُرْآنِ يُتْلىٰ عَلَى الْوَرىٰ
جس نے اپنے صمیم قلب سے دعا کی بھلا کہیں وہ نامراد ہوتا ہے		اور پھر جبکہ تیرا ارشاد قرآن میں پڑھا جاتا ہے
فَاَنْتَ الْمُغِيثُ وَالنَّصِيرُ عَلَى الْعِدىٰ	۹	وَقَوْلُكَ حَقٌّ لَا اخْتِلَالَ وَلَا امْتِرَا
تو ہی فریادرس اور دشمن پر فتح دینے والا ہے		تیرا ارشاد درست ہے اسمیں کوئی شک ہے نہ شبہ
بِطٰهٰ مَعَ الْفُرْقَانِ وَالْبَقَرِ قَبْلَهَا	۱۰	وَسَبِّحْ مَعَ الْاَنْفَالِ مَعْ سُوْرَةِ الْبَرَا
بواسطہ سورہ طٰہٰ و فرقان و بقر جو اسکے پہلے ہے		اور بوسیلہ سبح اسم و سورہ انفال ساتھ سورہ برات کے
وَيٰسٓ مَعَ حٰمٓ كُلٍّ مَعَ النِّسَآءِ	۱۱	وَبِالْاَنْبِيَآءِ الْمُرْسَلِيْنَ وَمَنْ قَرَا
اور بواسطہ سورہ یٰسین بہمراہ حٰمٓ و سورۂ نساء		اور بوسیلہ جمیع انبیاء و رسل اور بواسطہ ہر قاری قرآن کے

از بہجۃ الاسرار صد ۲۲۰

حل لغات

مصاب۔ مصیبت زدہ۔ یستغاث
فریاد کرے۔

تشریح:

میں کسی اور سے کیوں شکوہ پیدا کروں
راز غم تو جب ہے کہ تجھ سے ہی تمام یاد کروں

۸ حل لغات

خائب۔ خاسر ہونا۔ ناکام ہونا۔ نامراد ہونا۔ تلاوت کرنا
یجیب۔ قبول کرنا۔ کیف۔ کس طرح
دعا۔ دعا کی

تشریح:

قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے۔ اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ
عندی: مامضطر قبول ہوتی ہے۔

بترس از آہ مظلوماں کہ ہنگام دعا کردن
اجابت از در حق بہر استقبال می آید

دعا وہی قبول ہوتی ہے جو صمیم قلب سے خشوع و خضوع کیساتھ کیجائے
دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے
پر نہیں طاقت پرواز مگر رکھتی ہے
ایسی دعا سے کیا حاصل ہے جو زبان پہ تو آئے لیکن دل سے نہ نکلے۔

۹ حل لغات

عدو۔ دشمن۔ جمع اعداء۔ حق۔ سچ
لاخلال ولا امترا۔ شک و شبہ

قصیدہ ثالت

یہ بھی دعائیہ قصیدہ ہے نیل مطالب کیلئے اس کا وردانشاءاللہ تیر بہدف ثابت ہوگا اس کا فارسی ترجمہ حضرت جامی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے اسلئے میں نے اردو ترجمہ غیرضروری تصور کرکے فارسی ترجمہ کی نقل پر اکتفا کیا اور سچ پوچھئے تو اس سے بہتر ترجمہ بھی ناممکن تھا۔

يَارَبِّ اَظْفِرْنِي بِنَيْلِ مَطَالِبِي	۱	مِنْ فَيْضِ جُوْدِكَ اَرْحَمَ الرُّحَمَاءِ
خداوندا ظفر دہ از عنایت ٭ باحصال مطالب من ز رحمت		زفیض بخشش انعام و احسان ٭ بدی خود ارحم الرحماء سبحان
وَاَظْهِرْنِي جُوْدَ الْوُجُوْدِ مُسَلَّطًا	۲	عِلْمًا وَحِكَمًا مِّنْ عَظِيْمِ عَطَاءٍ
بکن ظاہر ز بخشش ہا و اکرام ٭ تو بخشتی دہ و جیدم از انعام		مسلط کن من از علم و حکمت ٭ عظیم است ایں عنایت باز رحمت
وَالْبِسْنِيْ لِبْسَ الْكَمَالِ تَقَدُّمًا	۳	مِنْ سِرِّكَ الْمَخْزُوْنِ يَامَوْلَائِيْ
لباس از کمال اتم بپوشاں ٭ باوصاف تقدس پاک یا کا		ز سر نخیت اسرار حقیقت ٭ توائے مولا یا خلاق قدرت
وَاكْشِفْنِيْ اَنْوَارَ الْخَلَائِقِ جُمْلَةً	۴	اَكْوَانِ حَتّٰى لَا اَرٰى بِغَطَائِيْ
کشا بر من با انوار حقائق ٭ تمامی راز اسرار دو قایق		تما جملہ حقیقت ہا اکوان ٭ نہ بینم تا حجاب خود بہ امکان
وَاكْحُلْ بِاِثْمِدِ لِلشُّهُوْدِ بَصِيْرَتِيْ	۵	فَجَمَالُ وَجْهِكَ مُنْيَتِيْ وَمُنَائِيْ
کحلات شہود اے رب عزت ٭ بکن روشن مرا چشم بصیرت		جمال روئے خوبت از رو یم ٭ کمال از آرزو و جستجو یم

حل لغات ۱ — اظفر: فتح و نصرت عطا کر۔ ظفر: فتح۔ نیل: حاصل کرنا۔ جود: بخشش۔ نال: ینال۔ عطاء: بخشش

حل لغات ۳ — البس: پہنا (امر کا صیغہ)۔ لباس: جامہ۔ مخزون: پوشیدہ۔ خزانہ کیا جاتا ہے

حل لغات ۴ — اکشف: کھول دے۔ کشفا: کھولنا۔ اکوان: عالم ارواح۔ غطاء: پردہ۔ حجاب

حل لغات ۵ — اثمد: سرمہ۔ کحل: سرمہ لگا۔ منا: آرزو۔ مراد: آرزو

وَاشْخَصَنِی اَنْوَارَ الْعُلُوْمِ اَرٰی بِهَا	۶	مَرْقُوْمَةَ الْاَشْیَاءِ فِیْ اٰنَاءِ
زانوار علوم کن معین بہ کہ تا بینم از احوال روشن		تمامی ہیکرم مرقوم و مقسوم بہ ز اشیا رجملہ ایں در آن معلوم
یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ اَحْیِ مُهْجَتِیْ	۷	مِنْ نُوْرِ ذَاتِكَ یَا سَمِیْعَ دُعَائِیْ
یکن اے حی قیوم از عنایت بہ دلم از نو زندہ از فیض کرامت		بہ نور پاک ذات از قرب بشریت تو نی شنوا دعایم واز رحمت
یَا ذَا الْجَلَالِ وَذَا الْجَمَالِ وَذَا الْعُلٰی	۸	یَا کَامِلَ اَوْصَافٍ وَالْاَسْمَاءِ
کریا ذو العلاء و ذو الجلال بہ قدیر و کارساز و الجمال		واے کامل یا اوصاف کمالات بہ واے اکمل ہر اسمائے حسنات
صَلِّ عَلَی الْمُخْتَارِ خَیْرِ عِبَادِكَ	۹	اَلْمَبْعُوْثِ بِالْفُرْقَانِ فِی الدُّنْیَا
درود و رحمت حق باد بیارہ بہ آن خیر البریہ شاہ مختار		کہ او مبعوث با قرآن و فرقان بہ کریم و شافع و خیر البرایا

وله

یہ قصیدہ بھی تمام تر الہام سے مخزوبے اس قصیدہ میں حضور نے اپنی جلالت شان کا اظہار بامتثال امر الٰہی "وَ اَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ" فرمایا ہے۔

طرز کلام شاید ہی عالم کیف و سرور میں یہ اشعار زبان فیض ترجمان سے نکلے ہیں اسلئے پڑھ جتنے والے پر بھی بیخودی اور کیف و سرور کا عالم طاری ہوجاتا ہے ؎ ساقی ترا مستی سے کیا حال ہوا ہوگا بہ جب تو نے یہ مئے لیکر شیشے میں بھری ہوگی۔

رُفِعَتْ عَلٰی اَعْلَی الْوَرٰی اَعْلَامُنَا	۱	لَمَّا بَلَغْنَا فِی الْغَرَامِ مَرَامَنَا
ہمارے پرچم کائنات کی انتہائی بلندی پر اونچے گئے		جب راہ محبت میں ہم نے اپنی منزل مقصود پائی

مصرع اول		مصرع ثانی
نَحْنُ الْمُلُوْكُ عَلٰی سَلَاطِیْنِ الْمَلَا	٢	وَالْكَائِنَاتُ وَمَنْ بِهَا خُدَّامُنَا
ہم روئے زمین کے بادشاہوں کے بادشاہ ہیں		اور کائنات جو کچھ اس میں ہے وہ سب ہمارے خادمین ہیں
فَبِذُلِّنَا لِلْحُبِّ نِلْنَا عِزَّةً	٣	وَعَلَى الرُّؤُسِ نُقِّلَتْ اَقْدَامُنَا
ہم نے رسوائے عشق ہوکر عزت حاصل کی		اور ہمارے قدم سب کے سروں پہ ہوگئے
فَجَمَالُنَا مَلَا الْوُجُوْدَ وَحَالُنَا	۴	لَا يُسْتَطَاقُ وَلَا يُفَلُّ حُسَامُنَا
ہمارا حسن کل موجودات پر چھا گیا اور ہمارا حال وہ حال ہے کہ		جسکی کوئی تاب نہیں لاسکتا اور نہ ہماری تلوار کبھی کند ہوئی
ضُرِبَتْ طُبُوْلُ الْعِزِّ فِیْ سَاحَاتِنَا	۵	وَعَلَى السَّمَاءِ شَیْ فَأَبْدَتْ خِیَامُنَا
عزت کے ڈہول ہمارے صحن میں بجے		اور آسمان شرف پر ہمارے ہی خیمے تانے گئے
وَلِاَجْلِنَا وُجِدَ الزَّمَانُ وَكَوْنُهُ	٦	وَالدَّهْرُ عَبْدٌ وَالزَّمَانُ غُلَامُنَا
زمانہ ہم سے ہے قیام زمانہ ہم سے ہے		زمانہ ہمارا بندہ ہے اور زمانہ ہمارا غلام ہے
اِنَّا وَاِنْ اٰخِرَ الزَّمَانِ فَاِنَّنَا	٧	فُقْنَا الَّذِیْنَ فَقَدْ مَوَاقِدَامُنَا
گویا باعتبار زمانہ ہم سب سے آخر ہیں		مگر ان سب سے سابق و فائق ہیں جو ہم سے پہلے گذرے
فَبِقُرْبِنَا مِنْ قَابَ قَوْسَيْنِ لَقَدْ	٨	رَشَقَتْ قُلُوْبُ الْمُنْكِرِیْنَ سِهَامُنَا
قاب قوسین سے تقرب کے باعث		ہمارے حاسدوں کے دل چھلنی ہوگئے

وَلَنَا الوَلَايَةُ مِن اَلَسْتُ بِرَبِّكُم	۹	وَ اِمَامُنَا المَهدِيّ فَهُوَ خَتَامُنَا
الست بربکم سے ہماری ولایت کی ابتدا ہوتی ہے		اور ہمارے امام مہدی ہیں اور وہی ہمارے خاتم ہیں
ثُمَّ الصَّلَاةُ عَلَى النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ	۱۰	وَالآلِ وَالاَصحَابِ ثُمَّ صِحَابِنَا
پھر درود ہو رسول اکرم محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر		اور آپکی آل اور آپکے اصحاب پر اور پھر ہمارے اصحاب پر

وَلَهُ ۵

يَا دَارَ اَسْمَاءَ بَانَتْ عَنكَ اَسْمَاءُ	۱	وَ اَصْبَحَتْ بَعْدَ ذَالِكَ الاُنْسِ قَفْرَاءُ
اے اسماء کے قیام گاہ! اسماء تجھ سے جدا ہو گئی		اور تیری قیامگاہ اس پرمحبت اجتماع کے بعد ویران اور چٹیل میدان بن کر رہ گئی
بَانَتْ فَلَا البَانُ مَهزُوزٌ شَمَائِلُهُ	۲	كَلَّا وَلَا الرَّوضَةُ الغَنَّاءُ غَنَّاءُ
اسماء جدا ہو گئی جسکے بعد سرو شمشاد کی حرکت میں بھی وہ پہلی سی بات نہیں رہی		بلکہ میرے سے وہ سرسبز و بارونق باغ ہی نہیں رہا

وَلَهُ ۶

اِذَا كَانَ مِنَّا سَيِّدٌ فِي عَشِيرَةٍ		عَلَاهَا وَاِن ضَاقَ الخِنَاقُ حَمَلَهَا
ہمارا سردار کسی قبیلہ یا کنبہ میں ہو تو		اس قبیلہ اور کنبہ پر غالب رہیگا اگر کوئی مصیبت تنگ حال کرے تو اسکی حمایت کرےگا

وَمَا اخْتَبَرَتْ اِلَّا وَاَصْبَحَ شَيْخُهَا	۲	وَمَا افْتَخَرَتْ اِلَّا وَكَانَ فَتَاهَا
اور وہ قبیلہ آزمائش میں پورا اترے گا جبکہ اس کا سردار قائد ہو گا		اور یہ بھی آیہ صد افتخار ہو گا جبکہ اس میں یہ جوانمرد موجود ہو
وَمَا ضُرِبَتْ بِالْاَبْرَقَيْنِ خِيَامُنَا	۳	فَاَصْبَحَ مَاوَى الطَّالِبِيْنَ سِوَاهَا
کوہ ابرقان (مقام کا نام) میں ہمارے خیمے جب تک نصب ہیں گے		تمام رہ نورد و طالبانِ حق اسی طرف کا قصد کریں گے

(قلائد الجواہر)

وَلَهٗ

كَفَاكَ رَبُّكَ كَمْ يَكْفِيْكَ وَاكِفَةً	۱	كِفَاكَ فَهَا كَمِيْنَ كَافٍ مِنْ كَلَكَا
بس است پروردگار تو کفایت کنندہ از روئے حادثہ		کہ پوشیدہ است مانند کمین است کہ باشد از صبا
تَكَرُّكُرَّ اَكَرَّ الْكَرِّ فِيْ كَبِدٍ	۲	تَحْكِيْ مُشَلْشَلَةً كَلَّتْ لَكَ الْكَلَكَا
می پیچد بہ پیچیدنی مانند پیچیدنی ریسمان در جگر		برمی کشد کارد تیز را مانند تیرے کہ از قضا تیغ می زند
كَفَاكَ مَا بِيْ كَفَاكَ الْكَافُ كُرْبَتَهٗ		يَا كَوْكَبًا كَانَ تَحْكِيْ كَوْكَبَ الْفَلَكَا
بس است آنچہ نزد من بس است مرا از دارند تا غمہ جگر		اے ستارہ دل من کہ مستی در مشابہت با ستارہ آسمان در روشنی

(فیوضات ربانیہ)

وله

وَمُذ غِبنَا ذَلِكَ العَامَ أَنَّنَا	۱	وَرَدنَا عَلَى بَحرٍ وَّسَاحِلُهُ مَغنِى
اور تجھ سے جدا ہو کر ہم اس سال		ایک سمندر کے کنارے پہنچے جس کا ساحل ہماری قیامگاہ ہے
وَشَمسُ عَلَى المَغنَى مَطَالِعُ نُورِهَا	۲	مَغَارِبُهَا فِينَا وَمَطلِعُهَا مِنَّا
اور ایک سورج اس ساحلی منزل پر ضیا پاشی کر رہا ہے		اس آفتاب کا طلوع اور غروب ہمارے ہی علاقہ میں ہوتا ہے
وَمَسَّت يَدَانَا جَوهَرًا مِنهُ كَيتَ	۳	لِطَائِفُهَا حَتَّى صَفَت فَتَجَوهَرنَا
اور اس دریا سے ہمارے ہاتھ ایک موتی لگا		سورج کی شعاعیں ترکیب پا کر اس چکدار موتی کی شکل ظاہر ہوئیں
وَمَا البَحرُ وَالمَغنَى وَمَا الشَّمسُ قُل لَّنَا	۴	وَمَا جَوهَرُ البَحرِ الَّذِى عَبَرنَا
بتاؤ یہ کونسا دریا ہے اور کونسا ساحلی مقام ہے اور کونسا آفتاب		اور اس دریا کا جس سے ہم پار اترے کونسا جوہر ہے
فَقُل بِلِسَانِ الغَيبِ لَا بِاِشَارَةٍ	۵	اَقَمنَا بِهِ اَو غِبنَا عَنهُ اَمِ ادلَجنَا
اشارہ سے کام نہ چلے گا لسان غیب سے کہو		کہ وہ کونسا دریا تھا جہاں ہم ٹھیرے جہاں سے رات میں نکل کر نظر غائب ہو گئے
فَلَمَّا اَقَمنَا مَالَ رَبعُ قُلُوبِنَا	۶	جَدِيرًا عَلَى مَرِّ الزَّمَانِ وَقَد شِبنَا
جب ہم وہاں ٹھیرے تو ہمارے دلوں کو سرسبزی و شادابی		مناسب رفتار زمانہ ہوئی اور ہم نے خوب عیش کیا

مصرع اول	نمبر	مصرع دوم
وَاِنْ تَحْسَنَ اِدْلَاجُنَا فَمَا لِرِكَابِنَا	٧	يَضِيقُ بِنَا وُسْعًا وَعَنْهُ فَمَا ضِقْنَا
اور اگر ہم وہاں سے رات کو جانا چاہتے ہیں تو تعجب کی بات یہ ہیکہ		ہماری سواریاں ہمیں وہاں سے لیجانا پسند نہیں کرتی حالانکہ ہمکو کبھی نا پسند نہیں کیا
تَرَكْنَا بِحَارَ الزَّاخِرَاتِ وَرَاءَنَا	٨	فَمِنْ اَيْنَ يَدْرِي النَّاسُ اَيْنَ تَوَجَّهْنَا
موجزن دریاؤں کو ہم نے اپنے پیچھے چھوڑا		اب لوگوں کو کیا معلوم کہ ہم کہاں متوجہ ہوئے
وَثَمَّ حَدِيثٌ جَلَّ كُنْهُ صِفَاتِهِ	٩	عَنِ الْوَصْفِ مَا فَهِمْنَا ذَاكَ وَلَا عَقَلْنَا
اور وہاں ہیں وہ چیز ملی جسکی تعریف ناممکن ہے		اس کی حقیقت ہمارے فہم و ادراک سے بالا تر ہے
شَهِدْنَا جَمَالًا مَا تَجَلّٰى لِغَيْرِنَا	١٠	تَلَاحَظَهُ اَرْوَاحُنَا عَنْهُ مَا لِحْنَا
ہم نے وہ جمال دیکھا جو کسی کو ہمارے سوا نظر نہیں آیا		ہماری ارواح اپنی یافت و شہود کی حد تک اسکا مشاہدہ کرتی ہے

قلائد الجواہر

قصیدہ (٩) ردیف الباء

قصیدہ ذیل حضور کا وہ مشہور آفاق قصیدہ ہے جسکی سند کئی کتابوں میں ملتی ہے قلائد الجواہر بہجۃ الاسرار۔ فتح المبین۔ فتوحات ربانیہ۔ انسان کامل (مولفہ حضرت سید عبد الکریم الجیلی وغیرہ)

اس قصیدہ پر شعرائے عرب و عجم نے تخمیس بھی کی ہے۔

اس قصیدہ کا منظوم فارسی ترجمہ حضرت ملا عبد الرحمن جامی قدس سرہ السامی نے فرمایا ہے اور حضرت ابو المعالی قدس سرہٗ قطب لاہور نے شرح فرمائی ہے اور بشکل رباعیات اس کا ترجمہ فرمایا ہے۔ البتہ دسویں شعر کی شرح اور ترجمہ حضرت کی تصنیف منیف میں نہیں ہے دسویں شعر کی شرح میری ہے باقی اشعار کی شرح جو حضرت جامی نے فرمائی ہے من و عن نقل کر دی گئی ہے۔

المصراع الأول	#	المصراع الثاني
مَا فِي الصَّبَابَةِ مَنْهَلٌ مُسْتَعْذَبٌ	١	إِلَّا وَلِي فِيهِ الْأَلَذُّ الْأَطْيَبُ
عشق اندر نباشد چشمه خوب ؛ بهر سیری پاک و ماء محبوب		گر باشد مرا لذات مافی ؛ خوشگوار بیابهائے وافی
أَوْ فِي الْوِصَالِ مَكَانَةٌ مَخْصُوصَةٌ	٢	إِلَّا وَمَنْزِلَتِي أَعَزُّ وَأَقْرَبُ
نباشد وصال قرب قربت ؛ مکان خاص تر با عز و عظمت		گر باشد بہ آں ما با فراز ؛ در آں با عز و قربت جا ممتاز
وَهَبَتْ لِيَ الْأَيَّامُ رَوْنَقَ صَفْوِهَا	٣	فَحَلَتْ مَنَاهِلُهَا وَطَابَ الْمَشْرَبُ
عطا گشته ز بهر ما ایام ؛ ز رونق در صفا بخود با تمام		شدش روشن منابهائے شیریں ؛ شدش مشرب لطیف و خوشگوارش
فَغَدَوْتُ مَخْطُوبًا بِكُلِّ كَرِيمَةٍ	٤	لَا يَهْتَدِي فِيهَا اللَّبِيبُ فَيَخْطُبُ
شدم بعد از مطلوب کرامات ؛ بہ تکمیل بندگی و خطابات		نیابد ہیچکس رائے دراں راز ؛ ز دانائے مخاطب با اعزاز
أَنَا مِنْ رِجَالٍ لَا يَخَافُ جَلِيسُهُمْ	٥	رَيْبَ الزَّمَانِ وَلَا يَرَى مَا يَرْهَبُ
ز مردانم معزز و جاہے ؛ نہ ترسد ہمنشیں ہیچ گاہے		ز گردش ہائے دور زپست و بالا ؛ نہ بیند ہیچ ترسناک
قَوْمٌ لَهُمْ فِي كُلِّ مَجْدٍ رُتْبَةٌ	٦	عُلْوِيَّةٌ وَبِكُلِّ جَيْشٍ مَوْكِبُ
بود قومے بہ تکمیل کرامات ؛ کہ باشد ہر یکے اش در اعلیٰ درجات		مقام او بعلیات برتر ؛ و باشد مر کبے در ہر لشکر
أَنَا بُلْبُلُ الْأَفْرَاحِ أَمْلَأُ دَوْحَهَا	٧	طَرَبًا وَفِي الْعَلْيَاءِ بَازٌ أَشْهَبُ
منم آں بلبل بستان رحمت ؛ کہ شاخ عشق آمدہ بام ز فرحت		بہ علیات بام عدد رجات ؛ بہ باز اشہبم مشہور علیات

حل لغات

رباعی

اَصْبَحَتْ جُیُوْشُ الْحُبِّ تَحْتَ مَشِیَّتِیْ	۸	طَوْعًا وَمَهْمَا رُتْبَهَا الْاَتْعَبُ
تمامی لشکر حب گشتہ روشن * بقصد خود بزیر خواہش من		منم ہر چند کردم دور از خویش * نشد نمائب باشد پیش پیش
مَا زِلْتُ اَرْتَعُ فِیْ مَیَادِیْنِ الرِّضَا	۹	حَتّٰی وُهِبْتُ مَكَانَةً لَا تُوْهَبُ
چرا گاہم بمیدان رضا بود * رضائے من رضا بندہ بود		مقامم تا کر بخشید او زرحمت * نشد مثلش پیے دیگر عنایت
اَصْبَحْتُ لَا اَمَلًا وَلَا اُمْنِیَّةً	۱۰	اَرْجُوْ وَلَا مَوْعُوْدَةً اَتَرَقَّبُ
شدم بیدار دو کامیابم * بحق امید وار و خوشگوار یم		نماند ہیچ امیدیم موجود * نشد امید باہم جلہ موجود
اَضْحَی الزَّمَانُ كَحُلَّةٍ مَرْقُوْمَةٍ	۱۱	تَزْهُوْ وَنَحْنُ لَهَا الطِّرَازُ الْمُذْهَبُ
زمانہ شدم اروشن بہ ترتیب * چو آں حلہ کہ با نقش است		منم او را طراز زرنگارے * طراز جلوہ افروز بے بہائے
اَفَلَتْ شُمُوْسُ الْاَوَّلِیْنَ وَشَمْسُنَا	۱۲	اَبَدًا عَلٰی فَلَكِ الْعُلٰی لَا تَغْرُبُ
فرو شد شموس اولین ما ہمیشہ لیکن بماند شمس فضیلت ما		درخشاں بر فلک علا و نخواہد فرو شد ہیچ ساعت

حل لغات

سابق معلوم می گردد

بالجملت از مقامات قرب و اتصال

در آن صورت تصرف و جمال

و احمل بر تفصیل

خصوصیت در آن مقام

آن جناب

رباعی

حل لغات

حل لغات

رباعی

حل لغات

خمسہ حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ

یہ خمسہ کلام حقانی در قول محبوب سبحانی ہے تو غوث مصنف کتاب شیخ نوری نے غالباً اسکو کسی قلمی نسخہ سے نقل کیا ہے کسی کتاب میں اسکا پتہ نہیں چل سکا

یا طالبین وصالنا تقربوا	۱	وسرنا فی کل شیئ فترقبوا
ہمارے وصال کے خواستگار آؤ ہمارا قرب حاصل کرو		ہر شئے میں ہمارے اسرار کا پتہ چلاؤ
ولحبنا فی حاننا فتحببوا		ما فی الصبابۃ منہل مستعذب
ہماری محبت اور آرزو ہو تو ہمارے میخانہ میں آؤ جام پر جام چڑھاؤ		عشق و محبت کا کوئی بھی ایسا شیریں چشمہ نہیں ہے

الا ولی فیہ الالذ الاطیب

جسمیں میرے لئے لذیذ و خوشگوار ترین حصہ نہ ہو

ان ثم فی شرف المعالی رتبۃ	۲	معلومۃ للواصلین مفیدۃ
عشق و محبت کا اگر کوئی بہتر سے بہتر مضمون ہے		جو واصلین حق کے مفید مطلب ہو سکتا ہے
او فی منا اہل الکمال سریرۃ		او فی الوصال مکانۃ مخصوصۃ
یا کسی صاحب کمال کا عمدہ بیان ہے		یا وصال الٰہی کا کوئی مخصوص مقام ہے

الا ومنزلتی اعز واقرب

تو یقین جانو میرا درجہ ان سب سے بلند اور سب سے نزدیک ہے

مصرع اول	#	مصرع دوم
اَنَا قُطْبُ اَرْبَابِ الْکَمَالِ وَکُفُوْهَا	۲	وَاَنَا الْمُفِیْضُ عَلَی الْعَوَالِمِ عَرْفَهَا
میں ارباب کمال کا قطب ہوں اور انکے لیے ایک نمونہ ہوں		میں سارے عالم میں معرفت کی خوشبو پھیلانے والا ہوں
اَنَا عَیْنُ عَیْنِ الْعَیْنِ حَاوِیْ طَرْفِهَا		وَهَبَتْ لِیْ اَیَّامُ رَوْنَقِ صَفْوِهَا
میں فانی ہو کر باقی بھی ہو چکا ہوں اور مظہر مظاہر حق ہو گیا		اس زمانہ کی خالص شے وصال مجھے عطا ہوئی
فَحَلَتْ مَنَاهِلُهَا وَطَابَ الْمَشْرَبُ		
اب معرفت کے چشمے بھی شیریں ہو چکے ہیں اُنکا پانی بھی خوشگوار ہو چکا ہے		
مِنِّیْ اَهْلُ الصِّدْقِ وَکُلُّ عَزِیْمَةٍ	۴	مِنْ کَشْفِ اَسْرَارٍ وَوَهْبِ عَزِیْمَةٍ
مخلص اور پاک باطن لوگوں کے لیے میری جانب سے پورا پورا اہتمام ہے		معرفت الٰہی کے اسرار ان پر کھولے جاتے ہیں اور انکے ارادوں کو استحکام بخشا جاتا ہے
وَلِکُلٍّ بِیْ یَرْجُوْ وِصَالَ قَرِیْمَةٍ		فَغَدَوْا مَخْطُوْبًا بِکُلِّ کَرِیْمَةٍ
ہر ایک میرے توسط سے وصال الٰہی کا طالب ہے		اسلیے ہر قسم کی بزرگی مجھ سے منسوب کی گئی ہے
لَا یَهْتَدِیْ فِیْهَا اللَّبِیْبُ فَیَخْطُبُ		
جن میں صاحبان بصیرت بھی راہ نہیں پاتے اور نہ کلام کر سکتے ہیں		
اَنَا سِرُّ آلِ الْمُصْطَفٰی لَوْنَا مُوْسُمُ	۵	وَاَنَا لِجَمِیْعِ الْاَوْلِیَاءِ رَئِیْسُهُمْ
میں معارف و حقائق میں آل مصطفٰے اور اہلبیت اطہار کا راز دار ہوں		میں سلطان الاولیاء ہوں

شرح :-

حل لغات

شرح :-

وَاَنَا الصَّفُ الْعَارِفِيْنَ نَفِيْسُهُمْ		اَنَا مِنْ رِجَالٍ لَايُخَافُ جَلِيْسُهُمْ
میں عارفین کا محبوب نظر ہوں		میرے ہم نشینوں کو نہ گردش
زَيْبَ الزَّمَانِ وَلَا يَرَى مَا يُرْهَبُ		
زمانہ کا خوف اور نہ کسی خوفناک چیز کا اندیشہ		
اَنَا عَرْشُ اَسْمَاءِ الْاِلٰهِ لَوْحُهَا	۶	وَاَنَا الطُّوْفَانُ الْمَعَارِفِ نُوْحُهَا
میں اسمائے الٰہی کی بلندترین کیفیات اپنے اندر محفوظ کیے ہوئے ہوں		حقائق و معارف کے سمندر میں زیر و زبر ہو رہا ہوں جو خطرات سے پیش آتے ہیں ان سے حضرت نوح کی طرح
اَنَا صَاحِبُ الْاَسْرَارِ مَالِكُ رُوْحُهَا		اَنَا بُلْبُلُ الْاَفْرَاحِ اَمْلَاءُ رُوْحُهَا
میں حقائق و معارف اور انکی روح سے پورا پورا واقف ہوں		میں گلشن معرفت کا بلبل ہوں قربت سے ہمکنار ہوں اپنے نغموں سے گلستان کو معمور کرتا
طُرْبًا وَفِي الْعَلْيَاءِ بَازٌ اَشْهَبُ		
میں باز اشہب ہوں جس کا مقام بادشاہ کے ہاتھ پر ہوتا ہے اور جو بلا حرکت غیرے حقائق کا شکار کرتا ہے		
اَلْحَقُّ اَرْسَلَنِيْ لِاَهْلِ طَرِيْقَتِيْ	۷	سُلْطَانُ اَهْلِ الدِّيْنِ حَامِي الْمِلَّةِ
خدا نے مجھے اہل طریقت کی ہدایت کیلئے بھیجا ہے		میں اہل دین کا بادشاہ اور حامی ملت یعنی دین کا محافظ ہوں
وَلِيَ الْاَيَّامُ تَرْقُبُ نَظْرَتِيْ		اَصْبَحَتْ جُيُوْشُ الْحُبِّ تَحْتَ مَشِيْئَتِيْ
زمانہ میرے گرد گھوم رہا ہے اور میری نظر دیکھ رہا ہے		لشکر عشاق میری تحت مشیت ہے

حل لغات: مُنیۃ - تمنا۔ سَنیۃ - روشن، بلند۔ مغنیۃ - بے پرواہ کرنے والی چیز۔ امنیۃ - آرزو۔ اترقب - میں امید لگاتا ہوں۔

تشریح: وصال الٰہی سے بڑھ کر کوئی جنت ہو سکتی ہے [illegible]

طوعاً ومهماً رُمتها لاتغرب		
جب کبھی میں انہیں طلب کرتا ہوں تو وہ امتثال امر میں حاضر ہوجاتے ہیں		
أبقت نفوس العارفين سَنيّۃ	٨	لي في مقام الواصلين مَنيّۃ
جہاں ارباب عرفان کے نفوس روشن ہوجاتے ہیں		میں مقام واصلین میں فنا ہو چکا ہوں
أصبحت لا أملاً ولا أُمنيّۃ		وعن الوجود وأهله مغنيّۃ
اسی لئے میری یہ حالت ہے نہ تو مجھے کسی قسم کی آرزو ہے نہ تمنا		اور جہاں وجود اور اہل وجود دونوں سے بے نیازی ہوجاتی ہے
أرجو ولا موعودۃ أترقّب		
کہ جس کی میں خواہش کروں یا جس کا میں امیدوار ہوں		
ومطالعاً في علمه لوح القضاء	٩	قد صار قلبي جامعاً أهل القضا
احکام قضا و قدر اس کے حیطۂ علم میں ہیں		میرا دل صاحبان قضا و قدر کا جامع ہے
ما زلت أرتع في ميادين الرضا		حتّى مضى في حاله ما قد مضى
میں تسلیم و رضا کے میدان میں چرتا ہوں		ہر حال میرے دل پر جو حالت گذری وہ گذری
حتى وُهبت مكانۃ لا توهب		
یہاں تک کہ مجھے وہ رتبہ بخشا گیا جو کسی اور کو عطا نہیں ہوا		

اس مقام پر دل میں کوئی آرزو [illegible] تو جنت جیسی [illegible] آخرت کا [illegible]

ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء

حل لغات: مطالع - [illegible] میدان کی جمع میادین۔ ارتع - چرتا ہوں۔ ہبۃ - بخشش

شرح: [illegible] تسلیم و رضا اپنی [illegible] احکام قضا و قدر [illegible] قل ان صلاتی و نسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین [illegible]

جاهدت في الله حق الجهد بالزهد
في كل ما تشتهيه النفس كالشهد
فقمت لله بالقرآن والسهد
[illegible]

وَلَہٗ

اِذَا نَظَرَتْ عَیْنِیْ وُجُوْہَ حَبَائِبِیْ	۱	فَتِلْکَ صَلَاتِیْ فِیْ لَیَالِ الرَّغَائِبِ
میری آنکھ جب میرے محبوب کا روئے زیبا دیکھتی ہے		تو یہی میری رغبت والی راتوں کی نماز ہوتی ہے
وُجُوْہٌ اِذَا مَا اَسْفَرَتْ عَنْ جَمَالِہَا	۲	اَضَاءَتْ لَہَا الْاَکْوَانُ مِنْ کُلِّ جَانِبِ
روئے جاناں سے جب نقاب اٹھتا ہے		تو اس کے پرتو سے کائنات کا گوشہ گوشہ چمک اٹھتا ہے
حُرِمْتُ الرِّضٰی اِنْ لَّمْ اَکُنْ بَاذِلًا دَمِیْ	۳	اُزَاحِمُ شُجْعَانَ الْوَغٰی بِالْمَنَاکِبِ
مقامِ رضا سے محروم ہو جاؤں اگر اپنے محبوب کیلئے اپنا خون نہ بہاؤں		اور بہادرانِ جنگ سے دوش بدوش مقابلہ نہ کروں
اَشُقُّ صُفُوْفَ الْعَارِفِیْنَ بِعَزْمَۃٍ	۴	تَعَلّٰی بِمَجْدِیْ فَوْقَ تِلْکَ الْمَرَاتِبِ
میں اپنے مضبوط ارادے کے ساتھ عارفوں کی صفوں کو چیرتا چلا گیا		بالآخر میرا رتبہ ان کے رتبہ سے بلند ہو گیا
وَمَنْ لَّمْ یُوَفِّ الْحُبَّ مَا یَسْتَحِقُّہٗ	۵	فَذَاکَ الَّذِیْ لَمْ یَاْتِ قَطُّ بِوَاجِبِ
اور جس نے حقِ محبت ادا نہیں کیا		تو گویا اس نے ایک امرِ واجب کی تکمیل نہیں کی

بہجۃ الاسرار ص۵۸ قلائد الجواہر ص۲۸

حل لغات
عود یعود۔ عادت ڈالنا۔ خوگر بنانا
عذب۔ شیریں۔ رمی یرمی۔ تیر چلانا
صدّ۔ فراق۔ ہجر۔ صعب۔ دشوار۔ مشکل

تشریح:۔
وصل سے شاد کیں پھر سے ناشاد کیا
اس نے جس طرح سے چاہا مجھے برباد کیا

ولہ

عَوَّدُونِی الوِصَالَ وَالوَصْلُ عَذْبٌ	۱	وَرَمَوْنِی بِالصَّدِّ وَالصَّدُّ صَعْبٌ
انہوں نے مجھے خوگر وصل بنا دیا (عادی بنایا) وصل شیریں ہوتا ہے		اور پھر انہوں نے تیر کا مجھے نشانہ بنا دیا اور کہ یہ نہیں جانا کہ ہجر ایک مصیبت ہے
زَعَمُوا حِینَ عَاتَبُوا اَنَّ جُرْمِی	۲	فَرْطُ حُبِّی لَهُمْ وَمَا ذَاكَ ذَنْبٌ
بوقت عتاب فرماتے ہیں کہ میرا جرم		ان کی فرط محبت ہے حالانکہ یہ تو کوئی جرم نہیں
لَا وَحَقِّ الخُضُوعِ عِنْدَ التَّلَاقِی	۳	مَا جَزَا مَنْ یُحِبُّ اِلَّا یُحَبُّ
اس خضوع کی قسم جو محبوب سے ملنے کے وقت ہوتی ہے		کہ محبت کرنیوالے کی جزا بجز اسکے نہیں کہ وہ محبت کیا جائے

قلائد الجواہر ص ۸۲

حل لغات ۲
زعم۔ ارادہ، گمنا۔ ادعا
حین۔ جبکہ۔ ظرف زماں ہے۔ جرم
خطا، غلطی۔ فرط۔ زیادتی۔ ذنب۔ گناہ

تشریح:۔
تیرا چاہنا ہے اگر جرم کوئی
تو اس جرم کی میں سزا پا چکا ہوں

حل لغات ۳
خضوع۔ خشوع۔ خلوص، اخلاص
تلاقی۔ ملاقات۔ جزاء۔ بدلہ
یحب۔ چاہتا ہے۔ یُحَب۔ چاہا جاتا ہے

تشریح:۔
محبت کاملہ محبت ہے
محبت میں خلوص ہو تو

وَلَہٗ ١٢

اِذَا كُنْتَ عَنْ عَيْنِ الْعِيَانِ مُغَيَّبًا	١	فَمَا اَنْتَ عَنْ قَلْبِيْ وَسِرِّيْ بِغَائِبٖ
جب آپ میری ظاہری آنکھوں سے غائب تھے		تو میرے چشم دل اور دیدۂ جاں سے تو غائب نہ تھے
اِذَا اشْتَاقَتِ الْعَيْنَانِ مِنْكَ لِنَظْرَةٍ	٢	تَمَثَّلْتَ لِيْ فِيْ قَلْبِكَ مِنْ كُلِّ جَانِبٖ
جب آنکھیں مشتاق دیدار ہوتی ہیں		تو آپ ہر جانب سے میرے دل میں متمثل ہوجاتے ہیں

وَلَہٗ ١٣

فتح المبین کی صفحہ (٩٠) پر یہ صراحت ہے کہ جب حضرت شیخ احمد الرفاعی حضرت غوث اعظم رضؓ کی زیارت کیلئے حاضر ہوئے تو انہوں نے یہ ابیات عرض کی

فِيْ حَالَةِ الْبُعْدِ رُوْحِيْ كُنْتُ اُرْسِلُهَا	١	تُقَبِّلُ الْاَرْضَ عَنِّيْ وَهِيَ نَائِبَتِيْ
یعنی حالت بعد سے میں اپنی روح کو بھیجا کرتا تھا		تاکہ وہ نیابتاً میری جانب سے زمین بوسی کرے
وَهٰذِهٖ نَوْبَةُ الْاَشْبَاحِ قَدْ حَضَرَتْ	٢	فَامْدُدْ يَمِيْنَكَ كَيْ تَحْظٰى بِهَا شَفَتِيْ
اور میں اب جسمانی طور پر حاضر بارگاہ ہوں		لہٰذا آپ اپنا دست راست دراز کریں تاکہ میں اپنے مشتاق لبوں سے اسکا بوسہ لے سکوں

اسکے جواب میں سید الاولیاء رضی اللہ عنہ نے متذکرہ بالا ابیات میں جواب سرفراز فرمایا جن کا اس احقر نے یہ منظوم ترجمہ کیا ہے

ہر چند کہ حسن رخت از چشم نہاں بود ؎ ہر آئینہ دل وے ہر لحظہ عیاں بود
ہر دم کہ نگاہم مشتاق جمالست ؎ دیدم کہ نگاہ تو بہ سویم نگراں بود

تشریح: در راہ ترقی مرحلہ قرب و نیابت
[illegible] عیاں و دعای قربت
ی بینیت بتوفیق دوری لن ترانی کیاں
رہ خدا ب برقت چشم دل و بال دوبرد عیاں
[illegible]

بقول حضرت جامی
ترے صدر مرحلہ دوراست زپیش نظرم
وجهه في نظري كل غداة وعشي

وَلَهٗ [۱۴]

مصرع اول	نمبر	مصرع ثانی
دَنَوتُ مِنَ المحبُوبِ اَعلیٰ المراتب	۱	فَاَوهَبَنی بالقُربِ ازکی المَواهِبِ
میں نے اپنے محبوب سے قریب ہو کر اعلیٰ مدارج حاصل کئے		اس نے اپنی قربت سے مجھے بہترین عطایا سے سرفراز کیا
وَتَوَّجَنی تاجاً علیٰ خلعِ الرِّضیٰ	۲	وَاَلبَسَنی مَلابِسَ فَنِلتُ مآرِبی
اس نے خلعت رضا کے علاوہ مجھے تاج پہنایا		اور ایسے قسم کی پوشاک پہنائی غرض میں اپنا مقصد پالیا
وَنَادَمَنی مِن غیرِ واسطۃٍ وَقَد	۳	بَدَا لِی جَهراً لاحِجابٌ وَحاجِبِ
مجھ سے اس نے بلا واسطہ ہم نشینی کی		میرے لئے بلا حجاب و حاجب جلوہ گر ہو گیا
سَلَکتُ طَرِیقاً لیسَ یَسلُکُ سالِکٌ	۴	وَکانَ حَبِیبی لی دَلِیلاً وَصاحِبی
میں نے وہ راہ طے کی جس پر کوئی سالک نہیں چل سکتا		اور میری رہنمائی اور رفاقت میرے حبیب رسول اکرم ﷺ نے فرمائی
خَلَوتُ لِمَن اَهویٰ بِغَیرِ مُزاحِمٍ	۵	فَیا حَبَّذا ما طِبتُ لی مِن مآرِبِ
جس سے مجھے عشق و محبت ہے بلا روک ٹوک میں اسکے ساتھ تنہا رہا		اے واہ میں نے کیا بہتر و خوشگوار مقاصد حاصل کئے
وَلِی وَلَهٗ قَبلَ الوُجُودِ وَکَونِهٖ	۶	وَلِی قَدَمٌ قَد جالَ فی جَذبِ جاذِبِ
یہ میری اور میرے محبوب کی محبت وجود کائنات سے قبل ہے		اور ازل ہی سے مجھے کھینچنے والے نے اپنی جانب کھینچ لیا ہے

وھذا مقامی واتصالی بخالقی	۷	وذکری حظی من حبیب الحبائب
یہ میرا مقام ہے اور میرے خالق کیساتھ اتصال ہے		اور محبوبوں کے محبوب کی یاد میرا حصہ ہے
انا فی الھوی سلطان کل متیم	۸	لمملکتی فی الارض حنت رکائبی
مقام عشق میں ہر مشتاق کا میں بادشاہ ہوا		تمام شہسواروں نے روئے زمین میں میری حکومت کے آگے سر جھکالیا
وجالت خیولی الارض شرقا ومغربا	۹	وفی طولھا والعرض دار نجائبی
اور میرے گھوڑوں نے مشرق و مغرب میں جولانی کی		اور دنیا کے طول و عرض میں میری عربی نسل کے گھوڑوں نے چکر لگایا
ودقت لی السادات فی الارض والھوی	۱۰	طبول العزی کم لھا الف ضارب
اور روئے زمین میں تمام سرداروں اور ارباب عشق نے میرا ڈنکا بجایا		میری شان و شوکت کے ڈھول پیٹنے والے ہزاروں ہزار ہیں
ولی خیمۃ خضراء فی مشرق لھا	۱۱	وفی مغرب اطنابھا بتراکب
اور میرے لئے مشرق میں سبز خیمہ تانا گیا		جس کی طنابیں میخوں سے مغرب میں ترتیب سے لگائی گئیں
وتنصب فی حشر علینا تظللنا	۱۲	رجالی واصحابی بھا فی مناصب
یہی خیمہ حشر میں بھی ہم پر سایہ فگن رہے گا		میرے سارے احباب و اصحاب اسکے زیر سایہ بلحاظ مراتب مقیم ہونگے
انا قطب اقطاب الوجود حقیقۃ	۱۳	وجملھم لی یتبعون مذاھبی
میں درحقیقت عالم وجود کا قطب الاقطاب ہوں		اور سب میرے مسلک و مذہب کی اتباع کرتے ہیں

اذا اجتمعوا في جامع العشق حلقهم	١٤	خطيبا اعظم من يبلغ عجائبي
جب وہ جامع عشق میں جمع ہوتے ہیں		تو میں بحیثیت خطیب بلاغت آمیز عجائب سنا کر نصیحت کرتا ہوں
قعود جلوس ينظروا تحت منبري	١٥	ويجروا دموعا بالدماء سواكب
یہ لوگ میرے منبر کے نیچے بیٹھے ہوئے مجھے تکتے رہتے		اور خون کے آنسو بہاتے رہتے
انا خادم في حضرة نبوية	١٦	قريب له قربا كقوس الحواجب
میں بارگاہ نبوت میں خادم ہوں		اور حضور سے اتنا قریب ہوں جیسے کمان ابرو

وله ١٥

تجلى لي المحبوب من غيب الحجب	١	فشاهدت اشياء تجلى من الخطب
پردہ غیب سے میرے لئے محبوب نے تجلی کی		تو میں نے ان تمام چیزوں کو دیکھ لیا جو اس تجلی سے روشن ہوگئیں
واشرقت الارض من نور وجهه	٢	فخفت لان اقضي لهيبة فجي
اس کے روئے روشن کی تجلی سے ساری کائنات جگمگا اٹھی		مجھے خوف ہوا کہ کہیں اس کی ہیبت سے اپنی جان نہ گذر جاؤں
ولما صدقنا شيلت الحجب بيننا		ولولا كلام الصدق ما شيلت الحجب
ہم جب محبت میں پورے اترے تو ہمارے بیچ پردے اٹھ گئے		اگر راست بازی نہ ہوتی تو یہ حجابات دور نہ ہوتے

فَنَادَيتُهُ سرّ التعظيم شانه	۴	ولم اطلب الرؤيا له خيفت العتب
میں نے آپکی عظمت وشان کے پیش نظر آپکو آہستہ ندا دی		اور باندیشہ عقاب طالب دید نہ ہوا
سِوَى اِنّنی نادیتُهُ جلّ نزرۃٍ	۵	لِتُحِیَ بها میتَ الصّبابة واللُّبِّ
میں نے زیادہ سے زیادہ یہ کیا کہ بس آپ سے التجا کی		کہ آپ ازراہ لطف مجھے ایک نظر دیکھ لیں جس سے یہ کشتہ محبت زندہ ہو جائے
تعطّف علی من انتَ اَقصٰی مُرادُہٗ	۶	فمعناك فی عینی وذکراك فی قلبی
اس پر لطف فرما جس کا تو انتہائی مقصد ہے		میری آنکھ میں تیرا جلوہ اور میرے دل میں تیری یاد ہے

وَلَهُ ۱۶

فَلَيتَ تَحلُو والحياةُ مَرِيرةٌ	۱	ولَيتَ ترضٰی والانامُ غِضابُ
کاش تو میرے حق شیریں ہوتا اور زندگی تلخ ہوتی		اور کاش تو راضی ہوتا اور سب لوگ ناراض ہوتے
وَلَيتَ الّذی بَینی وَبَینكَ عَامِرٌ	۲	وَبَینی وَبَینَ العالمینَ خرابُ
اور اے کاش ہمارے باہم تعلقات آباد ہوتے		اور مجھ میں اور دونوں جہان میں جو تعلقات ہیں وہ برباد ہو جاتے
اِذا صَحَّ عنكَ الوُدُّ فالكُلُّ هَیّنٌ	۳	وکُلُّ الّذی فوقَ التُّرابِ ترابُ
تجھ سے صحیح محبت استوار ہو جائے تو ہر ہر شئے میرے لئے آسان ہے		اور ہر شئے جو اس مٹی پر ہے وہ مٹی ہی تو ہے

وَلَہٗ

۱	إِذا نظرتْ عيني وجوہَ حبائبي	فتلكَ صلاتي في ليالي الرّغائبِ
	میری آنکھیں جب میرے محبوب کا رخ زیبا دیکھتی ہے	تو یہی میری طویل راتوں کی نماز ہوتی ہے
۲	وجوہٌ إذا ما أسفرتْ عن جمالِها	أضاءتْ لها الأكوانُ من كلِّ جانبِ
	روئے جاناں سے جو نقاب اٹھتا ہے	تو اسکے پرتو سے کائنات کا گوشہ گوشہ چمک اٹھتا ہے
۳	حُرِمتُ الرّضىٰ إن لم أكنْ باذلاً لها	أُزاحمُ شجعانَ الوغىٰ بالمناكبِ
	مقام رضا سے محروم ہو جاناؔ اگر (اپنے محبوب کیلئے) اپنا حق نہ بہادوں	اور بہادران جنگ سے دوش بدوش مقابلہ نہ کروں
۴	أشقُّ صفوفَ العارفينَ بعزمةٍ	تعلّى مجدي فوقَ تلكَ المراتبِ
	میں اپنے مضبوط ارادوں کیساتھ عارفوں کی صفوں کو چیرتا گیا	بالآخر میرا رتبہ ان کے رتبہ سے بلند ہوگیا
۵	ومن لم يوفِّ الحبَّ ما يستحقُّهُ	فذاكَ الذي لم يأتِ قطُّ بواجبِ
	جس نے حق محبت پورا ادا نہیں کیا	گویا اس نے ایک امر واجب کی تکمیل نہیں کی

ولہٗ ۱۸

هَنِيئًا لِصَحْبِي إِنَّنِي قَائِدُ الرَّكْبِ	۱	أَسِيرُ بِهِمْ قَصْدًا إِلَى مَنْزِلِ الرَّحْبِ
میرے اصحاب کو خوشخبری ہو کہ میں انکا امیر لشکر ہوں		(جو) انہیں ایک وسیع تر درگاہ کیجانب لیجا رہا ہوں
وَأَكْفُنُهُمْ وَالْكُلُّ فِي شُغْلِ أَمْرِهِ	۲	وَأُنْزِلُهُمْ فِي حَضْرَةِ الْقُدْسِ مِنْ رَبِّي
میں ان کے ہر معاملہ ہر شغل میں ممد و معاون رہوں گا		اور انکو (بالآخر) بارگاہ ربوبیت میں پہونچا دوں گا
وَلِي مَعْهَدٌ كُلُّ الطَّوَائِفِ دُونَهُ	۳	وَلِي مَنْهَلٌ عَذْبُ الْمَشَارِبِ وَالشُّرْبِ
اور میری وہ ارفع و اعلیٰ قرارگاہ ہے جسکے آگے		اور میرا چشمہ بھی نہایت شیریں و خوش مزہ ہے
وَأَهْلُ الصَّفَا يَسْعَوْنَ خَلْفِي كُلُّهُمْ	۴	لَهُمْ هِمَّةٌ أَمْضَى مِنَ الصَّارِمِ الْعَضْبِ
اور اہل صفا میرے پیچھے بھاگے بھاگے آرہے ہیں		انکی ہمت کا کیا پوچھنا جو تلوار سے زیادہ کام کرتی ہے

ان المحب لمن یحب مطیع

وله ١٩ ردیف التاء

طاب شرب المدام فی الخلوات	١	اسقنی یا فقیه فی الانیات
تنہائی میں مے نوشی اچھی لگتی ہے		(پس) اے دانشمند مجھے ساغر سے پلا دے
خمرۃ ترکها علی حرام	٢	لیس فیها اثم ولا شبهات
یہ ایسی مے ہے جس کا چھوڑنا مجھ پر حرام ہے		جسکے پینے میں گناہ ہے نہ حرمت کا شبہ
وشربها خیر البرایا محمد	٣	هام فیها وخص بالمعجزات
اور اسکو سیدنا محمد مصطفیٰ خیر البرایا صلی اللہ علیہ وسلم نے پیا		اور اس سے سرشار ہوگئے اور معجزوں سے خاص کیے گئے
وشربها موسیٰ علی طور سینا	٤	هام فیها وخص بالمناجات
اور اس کو (حضرت) موسیٰ نے طور سینا پر پیا۔		وہ بھی اس طرح سرشار ہوئے اور مناجات کے ذریعہ خاص کیے گئے

حل لغات متعلقہ قصیدہ ١٨

هنیئا۔ مبارک باشد۔ مرحبا۔ صحب۔ اصحاب
رفقاء۔ سیر۔ چلنا اردو میں بھی مستعمل ہے
قصد کرنا۔ ارادہ کرنا۔ موجب۔ وسیع کشادہ

تشریح ١ ـ
حضور غوث پاک اپنے رفقاء اور اصحاب کو خوشخبری دے رہے ہیں کہ ان کے کاروان کے میر کارواں ہیں جو ان کو وسیع منزل کی جانب لیجا رہے ہیں یہ منزل قرب الٰہی کی منزل ہے۔

تشریح ٢ ـ
آپ فرماتے ہیں کہ میں نے عزم صمیم کیا ہے کہ ان ارباب صفا کی دستگیری کرکے ان کو قرب الٰہی کی تمام منزلیں اتار کر رہوں گا۔

حل لغات ٣
معهد۔ ٹھہرنے کی جگہ۔ قرارگاہ۔ منزل
طائفتی۔ جماعت۔ گروہ۔ دو دن [illegible]
عذب۔ شیریں۔ منهل۔ چشمہ

تشریح ٣ ـ
آپ نے اس شعر میں اپنے مقام کی رفعت کا اظہار فرمایا ہے۔ کہ جس مقام پر آپ فائز ہیں اسکے آگے تمام مدارج پست ہیں۔

وہ کیا مرتبہ اے غوث ہے بالا تیرا
اونچے اونچوں کے سروں سے قدم اعلیٰ تیرا
سر بھلا کیا کوئی جانے کہ ہے کیسا تیرا
اولیاء ملتے ہیں آنکھیں وہ ہے تلوا تیرا
اور میرے آقا [illegible] سے مہکی کا اثر [illegible] طریقت
اس کی تشریح ولایت سے آگے سب اولیاء کرام [illegible] حال ہے کہ
بعد ازاں ذوق اس نے [illegible] شاہی کی عطا [illegible]

حل لغات
صفا۔ صاف۔ پاکیزہ۔ اہل صفا۔ پاکیزہ لوگ
اصفیاء۔ اتقیاء۔ سعی۔ دوڑ
صارم۔ تلوار۔ شمشیر

اَفتِنی یَافقِیہ فیھَاوقُل لِی	۵	ھَل یجوز شُربَھا علی العرفات
اے فقیہ! اس شراب کے بارے میں فتوے دے اور مجھ سے کہہ		کہ کیا اس کا پینا عرفات پر جائز ہے!
اَوَیجُوزُ الطوافُ وَالسَّعیِ فیھا	۶	وَالتَّلبّیِ وَترمی الجمرات
کیا یہ پی کر طواف اور سعی		اور تلبیہ اور رمی جمرات جائز ہے!
وَرَمُوابالجمارجَمرۃَ قلبی	۷	ایُّ قلب تَصبِرُالجمرات
اور انہوں نے اپنی محبت کے شعلوں سے میری آتشِ قلب اور بھڑکا دی		(بھلا) کون دل ان شعلوں کو برداشت کر سکتا ہے
رَحَبُونی وَاَجلسُونی وَقالُوا	۸	اَنتَ مَن انشرُلکَ الخیرات
انہوں نے مجھے مرحبا کہہ کر مجھے بٹھایا اور کہا		تو وہ شخص ہے جس کے ذریعہ میں نیکیاں پھیلا رہا ہوں
اَنَاعَبدُالقادِرِطابَ وَقتِی	۹	اَناحَامِی الحِمابطُولِ حیات
میں بندہ قادر ہوں میرا زمانہ خوشگوار رہے		میں تا زیست چراگاہ کا نگہبان رہوں گا
وَالصَّلوٰۃ عَلی شَفیع البَرَایا	۱۰	خَیرُمَن حَجَّ اَورَقی عرفات
شفیع البرایا پر درود		جو ہر حج کرنے والے اور عرفات پر چڑھنے والے سے بھلے ہیں

(ماخوذ از قلمی نسخہ)

حل لغات
مرحبا۔ خیر مقدم کرنا۔ نشر کرنا۔ پھیلانا
خیر۔ بھلائی، نیکی

حل لغات
رمی۔ پھینکنا۔ پھینک کر مارنا
جمرات۔ چنگاری۔ جمع جمرات

ولہٗ ۲۰ ردیف الجیم

علیٰ بابنا قف عند ضیق المناہج	۱	تفز بعلی القدر من ذی المعارج
جب سب راستے تنگ ہو جائیں تو ہمارے دروازہ پر آکر ٹھیر جا		(انشاء اللہ) بوسیلہ عدالتہ تو مراد اور ذوالمراتب تو کامران ہوگا
الم تر ان اللہ اسبغ نعمۃ	۲	علینا و ولانا قضاء الحوائج
کیا تو نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے ہم پر نعمت انڈیل دی ہے		اور خلق کی حاجتوں کو پورا کرنے پر ہمکو مامور کیا ہے

(فیوضات ربانیہ۔ مرقع کلیمی)

ولہٗ ۲۱ ردیف الدال

یا من تحل بذکرہٖ	۱	عقد النوائب والشدائد
اے وہ جسکی یاد سے کھل جاتے ہیں		مصائب اور سختیوں کے عقدے
یا من الیہ المشتکیٰ	۲	والیہ امر الخلق عائد
اے وہ جس سے سارے مصائب کا شکوہ کیا جاتا ہے		اور جو کار خلق کا محور ہے
یا حی یا قیوم یا		صمد تنزہ عن مضادد
اے حی (زندہ) اور اے قیوم (قائم بالذات)		اور اے بے نیاز جو اضداد سے منزہ ہے

انتَ العَلِیمُ بِمَا بُلِیتُ	۴	بِہٖ وَاَنتَ عَلَیہِ شَاھِد
تو اس مکلب سے باخبر ہے جس میں مبتلا کیا گیا ہوں		کہ تو حاضر و ناظر ہے
اَنتَ المُنَزَّہُ یَا بَدِیعَ الخَلق	۵	عَن وَلَدٍ وَوَالِد
اے خالق (ارض و سماوات) تو ہر حیثیت نقص سے مبرا ہے		تو لم یلد و لم یولد ہے تو جنا نہ جنایا گیا
اَنتَ الرَّقِیبُ عَلَی العِبَا	۶	دِ وَاَنتَ فِی المَلَکُوتِ وَاحِد
تو بندوں کے احوال کا نگران ہے		اور ملکوت میں تیری ذات یکتا ہے
اَنتَ المُعِزُّ لِمَن اَطَا	۷	عَکَ وَالمُذِلُّ لِکُلِّ جَاحِد
تو اس کو عزت دینے والا ہے		تیری اطاعت کی اور جس نے نافرمانی کی اسکو ذلت دینے والا ہے
اِنِّی دَعَوتُکَ وَالھُمُو	۸	مُ جُیُوشُھَا قَلبِی تُطَارِد
میں اس حال میں تجھے ندا دے رہا ہوں		جبکہ لشکر غم مجھے پریشان کئے ہوئے ہے
فَرِّج بِحَولِکَ کُربَتِی	۹	یَا مَن لَہٗ حُسنُ العَوَائِد
اپنے حول و قوت سے میری مصیبت دور فرما		اے وہ جسکے قبضہ قدرت میں سب سے بہتر آسائش ہے
اَنتَ المُیَسِّرُ وَالمُسَبِّبُ	۱۰	وَالمُسَھِّلُ وَالمُسَاعِد
تو ہی (ہر مشکل کو) آسان کرنیوالا اور کارساز ہے		ان سختیوں کو آسان کرنیوالا اور مدد و معاون تیری ذات ہے

یسّرلنا فرجاً قریباً	۱۱	یا الٰھی لا تباعد
ہمارے لئے جلد کشادگی فرما		بار الٰہا پھر اسکو ہم سے دور نہ کر
فخفی لطفک یستعا	۱۲	ن بہٖ علی الزّمن المعاند
کہ تیری پوشیدہ مہربانی سے ہی		مدد لی جاتی ہے مخالف زمانہ پر
کن راحمی فلقد ائست	۱۳	من الاقارب والاباعد
رحم فرما کہ میں مایوس ہو چکا ہوں		رشتہ داروں اور بیگانوں سے
وعلی العدیٰ کن ناصری	۱۴	لا تشمت بی الحواسد
اور دشمنوں کے خلاف میرا مددگار ہو جا		حاسدوں کو میری تباہ حالی پر خوشی کا موقع نہ دے
ثمّ الصّلاۃ علی النّبی	۱۵	وآلہٖ الغرر المماجد
پھر درود ہو نبی کریم پر		اور ان کی آل امجاد پر
ما جنّ اللیل او سجی	۱۶	او خرّ للرحمٰن ساجد
جب تک رات پوشیدہ کرتی رہے یا تاریکی چھائی رہے		یا جب تک خدا مہربان کے آگے سجدہ کرنیوالے سجدہ کرتے رہیں

بہجۃ الاسرار ص ۴۳۲

۱۲ حل لغات
خفی۔ پوشیدہ۔ خفیہ۔ عناد۔ دشمنی۔ عداوت۔ معاند۔ مخالف

۱۳ حل لغات
یاس۔ ناامیدی۔ مایوسی۔ ائست۔ میں مایوس ہو گیا۔ اقارب۔ رشتہ دار نزدیک کے لوگ۔ یگانے۔ بعد۔ دوری۔ اباعد۔ دور والے۔ بیگانے۔

۱۴ حل لغات
عدو۔ دشمن۔ عداوت رکھنے والا۔ کن۔ ہو جا۔ ناصری۔ میرا مددگار۔ شماتت۔ شتم سے ماخوذ ہے۔

۱۶ حل لغات
جنّ۔ وہ ڈھانک لیا جنون عقل کو ڈھانک لیتا ہے۔ جنّ۔ پوشیدہ مخلوق۔ سجی۔ چھا جائے۔ قرآن میں واللیل اذا سجی وارد ہے۔ ساجد اسم فاعل سجدہ کرنے والا۔

وَلَہٗ ۲۳

یَا حَبِیْبَ الْاِلٰہِ خُذْ بِیَدِیْ	۱	مَالِیْ عَجْزِیْ سِوَاكَ مُسْتَنَدِیْ
محبوب خدا! میری دستگیری کیجیے		میرے لئے بجز آپ کے کوئی سہارا نہیں
کُنْ رَحِیْمًا لِزَلَّتِیْ وَاشْفَعْ	۲	یَا شَفِیْعَ الْوَرٰی اِلَی الصَّمَدِ
میری لغزشوں پر رحم فرمائیے اور شفاعت کیجیے		اے شافع امم بارگاہ صمدیت میں
اِعْتِصَامِیْ سِوٰی جَنَابِكَ لِیْ	۳	لَیْسَ یَا سَیِّدِیْ اِلَی الْاَحَدِ
بجز آپ کی ذات گرامی کے میرا کوئی وسیلہ		میرے آقا! بارگاہ احدیت میں نہیں
غَیْرُ عُرْوَاكَ لَیْسَ فِی الدَّارَیْنِ	۴	لِلْعَلِیْلِ الذَّلِیْلِ مُعْتَمَدِیْ
بجز آپ کے دونوں جہاں میں میرا کوئی معاون نہیں		اس بیمار اور ذلیل کے لئے قابل اعتماد نہیں
صَلَوَاتِیْ عَلَیْكَ فِی الْمَلَوَیْنِ	۵	كَانَ مُتَجَاوِزًا عَنِ الْعَدَدِ
دونوں جہاں میں آپ پر میرا درود		آں گزشت بے حد و بے شمار
وَعَلٰی اَهْلِ بَیْتِكَ طُرًّا	۶	وَعَلٰی آلِكَ اِلَی الْاَبَدِ
نیز آپ کے اہل بیت پر		اور آپکی آل پر ابد سے ازل تک یعنی ہمیشہ ہمیشہ

وعلی الصحب کلهم اجمع	۷	هم نجوم الهدی الی الرشد
اور آپ کے تمام اصحاب پر		جو رہِ ہدایت کے ستارے ہیں

۲۳ ردیف الراء

اِذا ضاقَ حالی اشتکیتُ لخالقی	۱	قدیرٌ علے تیسیرِ کلّ عسیرِ
جب میرا حال تنگ ہوتا ہے تو اپنے خالق سے شکوہ کرتا ہوں		جو ہر دشوار امر کو آسان کرنے پر قادر ہے
فما بینَ اطباقِ الجفونِ وحلّها	۲	انجبارُ کسیرٍ وانفکاکُ اسیرِ
جو پلکوں کے بند اور کھولنے کی اتنی دیر میں		شکستہ دل کو تسلی اور اسیرِ غم کو رنج و الم سے نجات دے سکتا ہے
ایظلمنی دھرٌ وانتَ وسیلتی	۳	واشکو من الاسوا وانت مجیری
کیا مجھ پر زمانہ ظلم کرتا ہے جبکہ تو میرا سہارا ہے		اور میں بدحالی کا شکوہ کرتا رہوں جبکہ تو پناہ دہندہ ہے
واظلما وانت العذبُ فی کلّ موردٍ	۴	واُظلَم فی الدنیا وانتَ نصیری
اور کیا میں تشنہ کام رہوں جبکہ تو ہر گھاٹ پر چشمۂ شیریں ہے		اور کیا میں دنیا میں جور و جفا کا شکار ہوں جبکہ تو میرا مددگار ہے
وعارٌ علی حامی الحمی وھو قادرٌ	۵	اِذا ضاعَ فی البید عقالُ بعیری
چراگاہ کے نگہبان کیلئے باوجود صاحبِ قدرت ہونے کے یہ عار کی بات ہے		کہ اونٹ کی رسی کھل جائے اور صحرا میں میرا اونٹ گم ہوجائے

وَلَا حَامِي الْمُلُوكِ اِلَّا اَمِيرُهُ	٦	فَهَا اَنَا مَمْلُوكٌ وَاَنْتَ اَمِيرِي
غلاموں کا حامی اور مددگار اسکا آقا و مولا ہی ہوتا ہے		تو پھر میں تیرا غلام ہوں اور تو میرا آقا ہے

(فیوضات ربانیہ)

ولہ ٢٤

اِنَّ الْبِلَادَ وَمَا فِيهَا مِنَ الشَّجَرِ	١	لَو بِالْهَوَى عَطِلَتْ لَمْ تُرْوَ بِمَاءِ مَطَرٍ
تمام شہروں اور ان میں جو درخت ہیں وہ سب		اگر آتش محبت سے جھلس جائیں تو وہ کسی بارش سے تر و تازہ نہ ہو سکیں
لَوْ ذَاقَتِ الْاَرْضُ حُبَّ اللّٰهِ اشْتَعَلَتْ	٢	اَشْجَارُهَا بِالْهَوَى فِيهَا عَنِ الثَّمَرِ
اگر دنیا عشق الٰہی کا مزہ چکھ لے		تو آتش محبت کے شعلے درخت کے پھلوں سے نکلیں گے
وَعَادَ اَغْصَانُهَا جُرْدًا بِلَا وَرَقٍ	٣	مِنْ حَرِّ نَارِ الْهَوَى يَرْمِينَ بِالشَّرَرِ
اور ان کی ڈالیں بلا برگ و بار برہنہ ہو جائیں		آتش محبت کے شرارے ان سے پھوٹا کریں
لَيْسَ الْحَدِيدُ وَلَا صُمُّ الْجِبَالِ اِذَا	٤	اَقْوَى عَلَى الْحُبِّ وَالْبَلْوَى مِنَ الْبَشَرِ
(غرضکہ) لوہا ہو یا بلند پہاڑ ہوں		بلائے محبت کے اٹھانے میں انسان سے زیادہ قوی نہیں

(قلائد الجواہر صـ ٨٣)

ولہ ۲۵

حُنِیْنُ قُلُوْبُ الْعَارِفِیْنَ اِلَی الذِّکْرِ	۱	وَتَذْکَارُھُمْ وَقْتَ الْمُنَاجَاتِ لِلْعُسْرِ
ذکر یادِ الٰہی کیلئے بے چین اور آہ و زاری کی حالت میں رہتے ہیں		اور ان کے اذکار و مناجات رفع مصائب کیلئے ہوتے ہیں
ھُمُوْمُھُمْ جَوَّالَۃٌ بِمُعَسْکَرٍ	۲	بِہٖ اَھْلُ وُدِّ اللّٰہِ کَالْاَنْجُمِ الزُّھْرِ
ان کا سردار انکے لشکرگاہ کے ارد گرد گھومتا ہے		اس باعث عاشقانِ الٰہی درخشاں تاروں کی مانند ہوتے ہیں
فَمَا سَوَآءُ اِلْاَ بِقُرْبِ مَلِیْکِھِمْ	۳	وَلَا عَوَجُوْا مِنْ مَسِّ بُوْسٍ وَلَا ضُرٍّ
اپنے آقا سے انکی قرب کے باعث وہ شاداں و فرحاں رہتے ہیں		اور خوف یا تکلیف و مصیبت سے انہیں لغزش نہیں ہوتی
اَیَا نَفْحَۃَ الْاَلْطَافِ مِنْ لُطْفِ رَبِّنَا	۴	وَیَا سُرْعَۃَ الْیُسْرِ الْمُشَتِّتِ لِلْعُسْرِ
اے عطر بیز نسیم لطف جو ہمارے رب کے الطاف کا ایک کرشمہ ہے		اور اے مشکل کو پراگندہ کرنے والی سرعت
وَیَا رَحْمَۃَ الْمَوْلَی السَّمَاوِیَّۃَ الَّتِیْ	۵	تَھُبُّ ھُبُوْبَ الرِّیْحِ مِنْ حَیْثُ لَا اَدْرِیْ
اور اے آقا کی آسمانی رحمت		جو ہوا کی مانند اسطرح لطیف چلتی ہے کہ میں اسکا احساس بھی نہیں کرسکتا
اِغَاثَۃَ مَلْھُوْفٍ اَضَرَّتْ بِحَالِہٖ	۶	نَوَائِبُ لَا تَخْفَاکَ یَا عَالِمَ السِّرِّ
(اس) پریشان حال کی فریادرس بے جسکے حال کو		مصائب نے ضرر پہونچایا ہے اور جو عالم الغیب تجھ سے مخفی نہیں

حل لغات: حنین - آہ و زاری ۔ حن الی الفراق - فرقت کے باعث آہ و زاری کی ۔ جیسے ستون حنانہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فراق میں آہ و زاری کی تھی۔

حل لغات: ھموم - بزرگ و سردار ۔ عسکر - لشکر ۔ معسکر - لشکرگاہ

حل لغات: عساکر - فوج ۔ عوج - کج ہونا، ٹیڑھا ہونا، لغزش کھانا

تشریح:

مصرع اول	نمبر	مصرع دوم
وَلَمَّا دَهَانِي حَالِي وَاشْتَدَّ خَطْبُه	۷	شَكَوْتُ إِلَى رُحْمَاكَ يَا رَبِّ مِنْ ضُرِّي
جب میری حالت نے مجھے تنگ کر دیا اور میری مصیبت بڑھ گئی		تو میں اے بار الٰہا تیرے ہی رحم سے اپنی مصیبت کا شکوہ کیا
فَمَنْ ذَا الَّذِي أَرْجُو سِوَاكَ لِفَاقَتِي	۸	وَضُعْفِي فَدَارِكْنِي بِلُطْفٍ فِي الْأَمْرِ
ہنگام ضعف و فاقہ تیرے سوا کس سے امید رکھوں		پس تو ہی اپنے کرم سے میرے بارے میں میری دستگیری کا فرما
فَعَجِّلْ وَسَارِعْ يَا سَرِيعُ بِحَلِّ مَا	۹	تَضَايَقَ بِي يَا وَاسِعَ الْفَضْلِ وَالْبِرِّ
اے سریع میری تنگ حالی کی کشائش میں جلد فرما		تو نہایت فضل فرمانیوالا اور نیکی پھیلانے والا ہے
فَأَنْتَ الْقَرِيبُ الْمُسْتَجِيبُ لِمَنْ دَعَا	۱۰	غَنِيٌّ كَرِيمٌ دَائِمُ الْعَفْوِ وَالسَّتْرِ
کہ تو مجھ سے نزدیک اور دعا قبول کرنیوالا ہے	-	تو بے نیاز ہے کریم ہمیشہ معاف اور ستر حال کرنیوالا ہے

فتح المبین صلا بحر الاسرار ملا

وَلَهُ ۲۶

مصرع اول	نمبر	مصرع دوم
عِلْمِي عَلَى كُلِّ الْخَلَائِقِ يُنْشَرُ	۱	دُونَ الْوَرَى وَأَنَا الْعَظِيمُ الْأَكْبَرُ
علم من بر تمام خلائق منتشر و پراگندہ است		سوائے خلق و من بزرگ اکبرام
وَمَنَاقِبِي بَيْنَ الْوَرَى مَشْهُورَةٌ	۲	طُولَ الدَّوَامِ حِسَابُهَا لَا يُحْصَرُ
منقبت ہائے من درمیان خلق مشہور است		درازی دوام حساب آں مناقب محاصرہ نمی کردہ شود

وَأنَا الكَبِيرُ فِي الزَّمانِ مُوَحَّدٌ	٣	بَيْنَ الأنَامِ مُعَظَّمٌ وَمُوَقَّرٌ
منم کبیر در زمانہ یگانہ ام		درمیان خلق تعظیم دادہ شدہ ام و توقیر کردہ ام
كُلّ البِلادِ مَلَكْتُهَا وَحَكَمْتُهَا	٤	وَجَمِيعُ أهْلِ الأرْضِ عِنْدِي يَصْغُرُ
تمام بلاد را مالک شدم و حکم کردہ آن ہا را		وتمام اہل زمین نزد من خورد ہستند
أنَا قَادِرِيٌّ قُدْرَتِي مَشْهُورَةٌ	٥	أنَا قُطْبُ أهْلِ الأرْضِ هُمْ بِي يُشْعِرُ
من قادری ام قدرت من مشہور است		من قطب اہل زمین ام ایشاں بسبب من ہا را ابری دارند
حُكْمُ الخَلائِقِ كُلُّهَا فِي قَبْضَتِي	٦	وَهُمُو جَمِيعًا مِنْ مَقَامِي يَقْصُرُ
حکم خلائق در قبضہ من است		و تمام خلائق از مقام من قاصر ہستند
إنّي بِأقْطَارِ السَّمٰوٰتِ العُلٰى	٧	أدْرِي وَمَا فِيهَا بِطَرْفِي أبْصُرُ
بدرستیکہ من بجمیع کنارہائے آسمانہا بلند		میدانم آنچہ ہست و آنچہ در آں آسمانہا است بچشم خود می نگرم
إنّي عَلِيمٌ بِالبِحَارِ جَمِيعِهَا	٨	وَبِكُلِّ غَيْمٍ فِي بِلادٍ يُمْطِرُ
من دانا ام بجملہ دریا ہا را		و بجمیع ابرہا کہ در شہر ہا می بارند
وَبِالأرَاضِي السَّبْعِ إنّي عَالِمٌ	٩	وَبِكُلِّ طَيْرٍ فِي فَلاةٍ يَصْفُرُ
و بہ ہفت طبقہ زمین بدرستیکہ من عالم ام		و ہر پرندہ کہ در بیابان آں زمین است آواز می کند

فِي رَوْضَةِ الْعِشْقِ الَّتِي مَا مِثْلُهَا	۱۰	رَوْضٌ وَفِيهَا كُلُّ عَقْلٍ يُنْهَرُ
در باغیچه عشق که نیست مانند آن باغ		هیچ باغ دیگر و در آن روضه هر عقل جوئی می کند
فِي رَوْضَةٍ شَمْسِيَّةٍ قَمَرِيَّةٍ	۱۱	تَزْهُو وَفِيهَا كُلُّ عَيْنٍ تَقْمَرُ
در باغیچه که شمسیه و قمریه باشد یعنی در او نیز چو شمس و قمر است		سبز و سرخ می شود و در آن باغ هر چشم خیره می شود
قَامَ الْحَبِيبُ وَقَدْ تَمَايَلَ قَدُّهُ	۱۲	وَالْخَمْرُ مِنْ كَاسِ الْمَحَبَّةِ يُقْطِرُ
ایستاده است درست و تحقیق میل کرده است قد او		و شراب از کاسه محبت قطره قطره می چکد
تُجْلَى مَحَاسِنُهُ عَلَى جَمِيعِهَا	۱۳	وَالْوَقْتُ خَالٍ لَيْسَ فِيهَا حَاضِرُ
ظاهر شدند تمام خوبی های او بر من		یعنی وقت خالی بود که نبود در آن هیچ حاضر
شَوْقِي وَذَوْقِي الْمُدَامُ وَلَذَّتِي	۱۴	وَمُشَاهَدِي وَجْهُ الْحَبِيبِ يُنَوِّرُ
شوق من ذوق من شراب مست و لذت من		و مشاهده من روی حبیب که منوری کند
وَهُنَاكَ نَادَانِي الْحَبِيبُ وَقَالَ لِي	۱۵	مَا شِئْتَ افْعَلْهُ فَأَنْتَ مُخَيَّرُ
در آن جا ندا کرده حبیب مرا و گفت مرا		هر چه خواهی بکن پس تو اختیار داده شد
فَأَجَبْتُهُ رُوحِي فِدَاكَ وَمُهْجَتِي	۱۶	أَنَا فِي جَمَالِكَ دَائِمًا أَتَحَيَّرُ
پس جواب دادم او را که روح من فدای تو و جان من فدای تو		من در جمال تو همیشه تحیر می باشم

سلسلہ قصیدہ نمبر ۲۶

اَنَا آیَۃُ اللہِ العَظِیمِ وَنُورُہٗ	۱۷	اَنَا رَحْمَۃٌ فِی کُلِّ اَرْضٍ تُنْشَرُ
من نشانِ خدائے بزرگ م و نور او ایم		من آں رحمت ام کہ در ہر زمین پراگندہ شود
وَاَنَا سُوَالُ القَبْرِ ثُمَّ حِسَابُہٗ	۱۸	وَاَنَا جَمِیعُ الخَلْقِ عِنْدِی یُحْشَرُ
و سوال قبرام بستر حساب اویم		و تمام خلق نزدیک من حشر کردہ شوند
وَاَنَا الَّذِی مَحْبُوبُ قَلْبِی زَارَنِی	۱۹	مِنْ غَیْرِ وَعْدٍ بَیْنَنَا یَتَقَرَّرُ
کسے کہ او محبوب دل من بود و زیارت کرد مرا		بدون وعدہ کہ درمیاں ما مقرر شود
وَاَنَا سَقَانِی شَرْبَۃً مِنْ کَفِّہٖ	۲۰	مِنْ خَمْرَۃٍ وَلَہَا شُعَاعٌ اَحْمَرُ
بیا شاید مرا ایک شربت از کف خود		از شراب کہ آں شراب را شعاع سرخ بود
وَاَنَا تَجَلّٰی لِی حَبِیبِی حَاسِرًا	۲۱	مِنْ غَیْرِ حُجْبٍ بَیْنَنَا یَتَسَتَّرُ
تجلی کرد برائے من دوست من در حالیکہ حاسر بود		و بدان آں حجابہا کہ درمیان ما ستر میکند و پردہ می انداز مد
وَاَنَا سَکِرْتُ بِکَاسِہٖ فِی خَمْرَۃٍ	۲۲	تَشْفِی السَّقِیمَ وَمِثْلُہَا لَا یُعْصَرُ
من مست شدم بکاسہ او در شرابے		کہ شفا می دہد بیمار را و مانند آں شراب افشردہ نہ شود

حل لغات

اجابت۔ قبول کرنا۔ مستجیب۔ قبول کرنے والا
غنی۔ بے نیاز۔ مداومت۔ ہمیشگی
عفو۔ درگزر۔ ستر۔ چھپانا

تشریح: اللہ مجیب الدعوات ہے دعائے مضطر جلد قبول
ہوتی ہے ارشاد باری ہے امن یجیب المضطر
اذا دعاہ۔ اگر خشوع و خضوع اور تضرع
سے دعا کی جائے تو جواب ضرور ملتا ہے
ویکشف عنہ السوء
کہ قبول کر لیا جاتا ہے یہی اس کا ارشاد
ہے کہ اس کی دعا کو قبول کرتا ہوں نحن اقرب الیہ من حبل الورید
ہم انسان سے زیادہ قریب ہیں
خشوع و خضوع اور تضرع سے اس کی دعا
مظلوموں کی دعا
ضرورت ہے اگر اثر کرنا ہے
جلد قبول ہوتی ہے

مصرع اول	شمار	مصرع دوم
لَمَّا رَاَيتُ جَمَالَ وَجهِكَ مُشرِقًا	۲۳	اِنِّی وَحَقِّكَ عَنكَ لَا اَتَصَبَّرُ
هرگاه دیدم جمال روئے تو و درحالیکه من مشرف شدم		بدرستیکه من قسم حق از تو صبر نه می کنم
فَاَجَابَنِی تُعطِی بِوَصلِی دَایِمًا	۲۴	یَا عَاشِقِی فِی العِشقِ اَنتَ مُعَمَّرُ
پس جواب داده او را که بهره مند خواهی بوصل من همیشه		اے عاشق من تو معمری یعنے دائماً در عشق خواهی ماند
اِفرَح وَامرَح فِی رِیَاضِی دَائِمًا	۲۵	لَكَ مَا طَلَبتَ وَكُلُّ سَعیِكَ تُشكَرُ
خوش باشی وسحت شادی کن در باغهائے من همیشه		مرترا است آنچه خواستی و تمام سعی تو ستوده شود آنرا
فَجَعَلتُ اَسقِیهِ وَیَسقِنِی مَعًا	۲۶	وَالكَاسُ فِی اَیدِی سَنَاهُ یَزهَرُ
پس شروع کردم که می نوشانیدم او را و می نوشانید مرا		و پیاله در دستہائے نیست که روشنی آن پیاله درخشانی می کند
وَالشُّربُ فِیمَا بَینَنَا لَا یَنقُضُ	۲۷	فِی كُلِّ وَقتٍ دَایِمًا یَتَكَرَّرُ
شراب درمیان ما کم تر نشود و نه نقصان پذیرد		در هر وقت همیشه تکرر می شود آن شراب

(ترجمه از حضرت سید شاه غلام علی قادری خلف اکبر و جانشین حضرت سید شاه موسیٰ قادری

ماخوذ از درالدین صـ۲۷۹ تا صـ۲۸۲ ونورالقلوب)

وله ۲۷ ردیف السین

لَاتَسْقِنِیْ وَحْدِیْ فَمَا عَوَّدْتَنِیْ	۱	اِنِّیْ اَشُحُّ بِهَا عَلٰی جُلَّاسِیْ
مجھے تنہا نہ پلا جبکہ تو نے مجھے خوگر بنا دیا ہے کہ		میں اپنے ہمنشینوں کے ہمراہ پیا کروں
اَنْتَ الْکَرِیْمُ وَهَلْ یَلِیْقُ تَکَرُّمًا	۲	اَنْ یَعْبُرَ النُّدَمَاءُ دَوْرَ الْکَاسِ
تو کریم ہے کیا یہ بات کریم کیلئے زیبا ہے		کہ اس کے ہم نشین دور جام مئے سے محروم ہو کر اٹھ جائیں

وله ۲۸ ردیف الفاء

(بہجۃ الاسرار)

اَلْحُبُّ سُکْرٌ خُمَارُهُ التَّلَفُ	۱	یَحْسُنُ فِیْهِ الذُّبُوْلُ وَالدَّنَفُ
عشق وہ نشہ ہے جسکا خمار ہر شئے کو تلف کر دیتا ہے		(اور) جس میں لاغری اور بیماری خوش لگتی ہے
وَالْحُبُّ کَالْمَوْتِ یُفْنِیْ کُلَّ ذِیْ شَغَفٍ	۲	وَمَنْ تَطْعَمُهُ اُوْدِیْ بِهِ التَّلَفُ
محبت موت کیطرح ہر شغل محویت والے کو فنا کر دیتی ہے		جو اس کا مزہ چکھتا ہے تو پھر تباہی و بربادی اسکو گھیر لیتی ہے
فِی الْحُبِّ مَاتَ الْاُلٰی اَصْفَوْا مَحَبَّتَهُمْ	۳	لَوْ لَمْ یُحِبُّوْا لَمَا مَاتُوْا وَمَا تَلِفُوْا
جنکی محبت صادق ہوتی ہے وہ عشق محبت میں (پہلے ہی) فنا ہو جاتے ہیں		اگر ان کی محبت سچی نہ ہوتی تو نہ وہ اسطرح مرتے نہ برباد ہوتے

حل لغات
دنف ۔ بیماری
تلف ۔ برباد کرنا ۔ ذبول ۔ لاغری ۔ دبلاپن
حب ۔ عشق ۔ محبت ۔ سکر ۔ نشہ ۔ خمار

حل لغات
کریم ۔ سخی ۔ یلیق ۔ لائق ہوگی ۔ زیبا ہوگی
تکرما ۔ براہ جود و کرم ۔ عبور ۔ گذر جانا
ندماء ۔ رفیق ساتھی ۔ ندماء ندیم کی جمع
دور ۔ گردش ۔ کاس ۔ پیالہ
(بہجۃ الاسرار ۔ قلائد الجواہر)

تشریح :۔
عشق و محبت کا نشہ جب چڑھ جاتا ہے تو ہم دنیا و مافیہا نظر میں ہیچ ہو جاتے ہیں ۔ سارے تکلفات نعمتوں اور خواہشات سے عاشق دل برداشتہ ہو جاتا ہے ۔

تشریح :۔
موت کو ہادم اللذات کہا گیا ہے ۔

حل لغات: جمال۔ حسن۔ این۔ کہاں۔ نسیم
بادر۔ جلدی کر۔ ناشق۔ سونگھنے والا

و۲۹ له ردیف القاف

هَذَا جَمَالُ اللهِ فَأَيْنَ الْعَاشِقُ	۱	وَجَرَتْ نَسِيمُ السِّرِّ فَأَيْنَ النَّاشِقُ
حسن ایزد جلوہ گر ہے مگر مشتاق جمال تو کدھر ہے		نسیم عرفاں چل رہی ہے مگر اسے سونگھنے والے تو کہاں ہے
يَا مُدَّعِي اِشْفَقْ بِنَا وَتَوَلَّنَا	۲	بَادِرْ فَمَا هَذَا التَّعَلِّي لَائِقُ
اے عویدار محبت از راہ شفقت ہم سے رشتہ محبت جوڑ		اور اس بارے میں عجلت کے غرور و تعلی تجھے سزاوار نہیں
أَنَا كُنْتُ فِي بَحْرِ الْمَحَبَّةِ صَادِقًا	۳	مَا عَافَ قَلْبَكَ فِي حِمَايِ الْعَاشِقُ
دیکھیے دیکھ، کس طرح میں بحر عشق میں ثابت قدم رہا		(لیکن تجھے کیا ہو گیا) کہ تیرے دل نے تیرے چاہنے والے کی پناہ
أَيْنَ الْفُؤَادُ الْمُسْتَهَامُ يُجِيبُنَا	۴	أَيْنَ الْمُهِمُّ وَالْمَحَبَّةُ صَادِقُ
اے پراگندہ دل تو کہاں ہے میرے پاس آجا		تیرا عزم راسخ کہاں ہے تیری سچی محبت کدھر ہے
وَلَقَدْ سَمِعْنَا بِالْوِصَالِ فَأَيْنَ مَنْ	۵	يَسْعَى لِحَضْرَتِهِ فَمِنَّا يُوَافِقُ
ہم کامران وصل ہو گئے تو اب اسکے وصال کیلئے		جدو جہد کرنے والے آ ہماری رفاقت اختیار کر
مَا حَائِمٌ نَسْقِي وَحَارٍ تَطْرُبُهُ	۶	دَامَتْ تَجَلِّي وَوَقْتِي رَائِقُ
تاہم اے گرم گرم مئے عشق پلائیں اور آتش محبت میں پھینکدیں	.	کہ ہمیشہ ہمیشہ دیدار دوست حاصل ہے اور وقت بھی خوشگوار ہے

حل لغات: فواد۔ قلب۔ مستہام۔ سرگشتہ
ہم۔ ارادہ کرنے والا۔ عزم کرنے والا

حل لغات: حائم۔ گرم ہوا۔ حار۔ گرم۔ سقایہ

حل لغات
خلق ۔ پیدا کیا ۔ خلق ۔ وجود ۔ مکارم
اعلیٰ ترین ۔ سرّ ۔ مسرور کیا ۔

تشریح :۔
حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں متعلقت
کہ قسم مکارم الاخلاق اور حضور کی
لہٰذا اخلاق کی جو اخلاق عالیہ فرما کر گواہی دیتا ہے
کہ انک لعلی خلق عظیم کہ بیشک میں
محبوب آپ خلق عظیم میں اخلاق حسنہ کے بلند
ترین درجہ پر فائز ہیں ۔ حضور غوثیت مآب اپنے
جد امجد کے قدم بقدم ہیں آپ میں بھی انکی خلق
کی جلوہ گری ہے ۔
ماشئت قل فیہ فانت مصدق

وَلَہٗ ۳

ثُمَّ بِالصِّدْقِ سَرَّنِیْ خَلَّاقِیْ	۱	ذَاقَ خَلْقِیْ مَکَارِمَ الْاَخْلَاقِ
پھر میرے خالق نے مجھے دولت صدق سے مسرور کیا		میرے وجود نے مکارم اخلاق کا مزہ چکھا
رُفِعَتْ رَایَتِیْ عَلَی الْعُشَّاقِ		وَبِحِفْظِ الْعُهُوْدِ وَالْمِیْثَاقِ
میرا علم (جھنڈا) تمام عشاق پر بلند ہوگیا		اور پاس حفظ عہد و پیماں میثاق

وَاقْتَدٰی بِیْ جَمِیْعُ تِلْكَ رِفَاقِیْ
اور تمام رفقانے میری اقتدا کی

وَمُعِیْنٌ لِمَنْ یَکُوْنُ رَفِیْقِیْ	۲	اَنَا حِصْنٌ لِاَهْلِ کُلِّ فَرِیْقِیْ
اور اپنے ہر رفیق کا مدد و معاون ہوں		میرے ہر گروہ کا محافظ حصن حصین ہوں
وَتَنَحَّوْا اَهْلَ الْهَوَاءِ عَنْ طَرِیْقِیْ		فُقْتُ لَمَّا جَعَلْتُ صِدْقَا رَفِیْقِیْ
اور اہل حرص و ہوا میرے راستے سے ہٹ گئے		جب میں نے صداقت کو اپنا شعار و دوست بنا لیا تو سب پر سبقت لے گیا

وَافْتَحْ عَزْمَ مَنْ یَرُوْمُ لِحَاقِیْ
اور جو مجھ سے ملنا چاہتے تھے انکا عزم فتح ہوگیا

حل لغات
عہد ۔ پیمان ۔ جمع عہود ۔ واثق
مضبوط ۔ میثاق ۔ روز ازل
رایۃ ۔ علم ۔ جھنڈا

تشریح :۔
حضور نے اپنے قصیدے کی یہ تخمیس فرمائی
ہے جس میں آپ کو جن نعمتوں سے سرفراز کیا گیا ہے
اس کا اظہار بمطابقت فاما بنعمۃ
ربك فحدث فرمایا ہے ۔ آپ کے مکارم
اخلاق اور صدق و صداقت اور عہد میثاق
کی پابندی کا لازمی نتیجہ تھا کہ آپ کا علم
سب عشاق الٰہی کے سروں سے بلند و بالا
کیا گیا ۔ اور سب نے آپ کی اتباع و اقتداء
اختیار کی ۔ مولانا احمد رضا خان فاضل بریلوی
علیہ الرحمہ نے بارگاہ غوثیت میں عرض کی کہ
سر بھلا کیا کوئی جانے کہ ہے کیسا تیرا
اولیا ملتے ہیں آنکھیں وہ ہے تلوا تیرا

۲
حل لغات
حصن ۔ فصیل ۔ قلعہ ۔ عون ۔ مدد
معین ۔ معاون

حل لغات
فقت ۔ سبقت لے گیا

خَمَرَتِي ذِكرِ حِبَّتِيْ مَالكَ زُرْهَا	۳	يَانَدِيمِي مَنْ عَارِفُ اِختَبِرْهَا
میرے لئے یاد محبوب ہے (اے غافل) تجھے کیا ہوگیا تو ابھی اسکا مزہ چکھ		میرے ہمدم و ہم نشین عارف اسکو اختیار کر
وَكَرِيمٌ فِي طَيِّ سِرِّ نَشْرِهَا		سِرتُ فِي الحبِّ سِيرَةً لَمْ يَسِرْهَا
اور اے کریم میرا حد راہ سلوک طے کر اور اسکو پھیلا		میں نے راہ عشق و سیر و سیاحت کی ہے کہ ابھی اسکو طے نہیں کیا

عاشق فی الهوی علی الاطلاق

کسی عاشق نے مطلقاً نہیں کی

سَيِّدِي قَدْ اَتَانِي كُلَّ فَرْضٍ	۴	وَبُلِي حَاسِدِي بِدَيْنٍ وَقَرْضٍ
میرا آقا وقت معینہ پر میرے پاس پہنچا		اور مجھ سے حسد کرنیوالا قرض کی مصیبت میں مبتلا کردیا گیا
وَسَرَتْ هِمَّتِي بِطُولٍ وَعَرْضٍ		وَسُعَاتِي تَجُولُ فِي كُلِّ اَرْضٍ
اور میری ہمت نے طول و عرض کی سیر کرلی		اور میرے نقیب دوڑنے زمین میں جولاں ہوگئے (پھیل گئے)

وطبولی تضرب فی الافاق

اور میرے طبل آفاق میں بجائے جا رہے ہیں

حُلَّةُ الغَوْثِ دَایِمًا لُبْسُ جِسْمِی ۵ فِی رِجَالِی الوَقَارِ قُدسِی نَسِمِی

خلعت غوثیت ہمیشہ میرے بدن کی پوشاک ہے — باوقار مردانِ خدا میں میری ہوا چلتی ہے

انا سُلطانُهُمْ وَمَنْ سَعدُ قِسْمِی — ضُرِبَتْ سِكَّةُ المَحَبَّةِ بِاسْمِی

میں انکا بادشاہ ہوں نیز انکے جوہر شن کو خوب چلار ہے ہیں — محبت کے سکہ پر میرا ہی نام کندہ ہے

وَدَعَتْنِی مَنَابِرُ العُشَّاقِ

اور تمام عشاق کے منبروں پر میرا ہی خطبہ پڑھا جاتا ہے

سَاقِی القَوْمِ یَا فَتَی صَارَ سَاقِی ۶ حَبَّذَا حَبَّذَا حَبِیبِی وَرَاقِی

اے نوجوانو! اس نو میرا ساقی قوم کا ساقی ہو گیا ہے — اے زہے میرے حبیب او زہے منزلت

مذ سقانی فصرت للحق راقی — کان للقوم فی الزجاجة باقی

اس کا مجھے پلانا تھا کہ میں سوئے حق پڑھنے لگا — (اب) شیشے میں کچھ بے قوم کے لئے رہ گئی تھی

انا وحدی شربت ما کان باقی

میں نے باقی ماندہ شراب بھی تنہا پی لی

حل لغات ۵
حلة۔ خلعت۔ منابر۔ منبر کی جگہ
عشاق۔ عاشق کی جمع۔ مذکورہ صدر
اشعار کی تشریح طلب نہیں ہیں اس مصرعہ کا
مقصود بیان واضح ہے۔

حل لغات ۶
فتی۔ جوان۔ راقی۔ چڑھنے والا
زجاج۔ شیشہ

تشریح
میں عرفان و محبت بھر پور حضور کے حصہ
میں آئی۔ قصیدہ خمریہ میں انقلاب سے
مخاطب ہو کر حضور نے یہ انکشاف کیا کہ
وَلَا نَنْسَ فَضْلِی مَن بعد شکوی
یعنی میرے لئے نوشی کے بعد تم نے
بچا ہوا فضلہ پیا اور تم کو میری ام بلندی
اور قرب حقیقی حاصل نہ ہو سکی

حضرت جامی علیہ الرحمہ نے
ایک موقع پر یہ اعتراف فرمایا کہ ۔
حریفان بادہ ہا خوردند و رفتند
تہی خمخانہ ہا کردند و رفتند
سر کو یعنی بادۂ سے حریفوں نے ایسی نوشی کی
خم خانہ کو خالی کر دیا اور چلے گئے

حل لغات
فوسا - گھوڑا - فوسا تثنیہ دو گھوڑے
حملان - اٹھایا - علا - بلندی - سفلی - پستی
ثقلان - دونوں جہان - اشراق - روشن ہونا
مشرق - آفتاب روشن ہونے کی جگہ

فوسا العزم والتقی حملانی	۷	ومن السفل للعلا نقلانی
عزم وتقوے کے دونوں گھوڑوں نے مجھے اٹھالیا		اور مجھے پستی سے بلندی کی سمت لے گئے
وبسری تفاخر الثقلان		انا شمس طلعت من جیلانی
کونین نے میرے اسرار معرفت پر فخر کیا		میں آفتاب ہوں جو جیلان سے طلوع ہوا

اشرق القوم من ضیا اشراقی

اور پوری ملت میرے جگمگانے سے جگمگا اٹھی

انا فی ذی الوجود ما لی ثانی	۸	انا نلت الھدی وسبع المثانی
میں عالم توحید میں یکتا ہوں کوئی میرا ثانی نہیں		ہدایت اور سبع مثانی کی میں نے دولت پائی
انا داعی الدعا للرحمن		انا عبد القادر وزمانی
میں رحمان سے دعا مانگتا ہوں		میں قادر کا بندہ ہوں یہ زمانہ میرا زمانہ ہے

فیہ ادباء علی الدھور الباقی

جس میں ابد تک ادب دہندگان (یعنی عرفا واولیاء) رہیں گے

حل لغات
نال نیال - حاصل کرنا، پانا - نیل مرام
سبع - سات - مثانی

وَلَہٗ ۳۱

إِذَا لَمْ يَكُنْ فِي الشَّيْخِ خَمْسُ فَوَائِدٍ	۱	وَإِلَّا فَدَجَّالٌ يَقُودُ إِلَى الْجَهْلِ
جب شیخ میں یہ پانچ صفات نہ ہوں		تو سمجھ لو کہ وہ دجال ہے جو جہل کی سمت لیکر کھینچتا ہے
عَلِيمٌ بِأَحْكَامِ الشَّرِيعَةِ ظَاهِرًا	۲	وَيَبْحَثُ عَنْ عِلْمِ الْحَقِيقَةِ مِنْ أَصْلِ
(اوّلاً) وہ احکام شریعت کا ظاہری علم رکھتا ہو		(ثانیاً) علم حقیقت کے اصول سے بحث و تحقیق پر قادر ہو
وَيُظْهِرُ لِلْوُرَّادِ بِالْبِشْرِ وَالْقِرَى	۳	وَيَخْضَعُ لِلْمِسْكِينِ بِالْقَوْلِ وَالْفِعْلِ
(ثالثاً) جو لوگ آئیں انکے ساتھ خوشخوئی و مہماں داری سے پیش آئیں		(رابعاً) مسکین سے قولاً و فعلاً انکساری سے پیش آئے
فَذَاكَ هُوَ الشَّيْخُ الْمُعَظَّمُ قَدْرُهُ	۴	عَلِيمٌ بِأَحْكَامِ الْحَرَامِ مِنَ الْحِلِّ
وہی شیخ عالی قدر و ذی عظمت ہے		جو (خامساً) حرام اور حلال میں فرق کر سکتا ہو
يُهَذِّبُ طُلَّابَ الطَّرِيقِ وَنَفْسَهُ	۵	مُهَذَّبَةٌ مِنْ قَبْلُ ذُو كَرَمٍ حِيلٍ
(ایسا) شیخ طالبان طریقت کو مہذب کرتا ہے		کیونکہ وہ خود ہی پہلے سے مہذب اور سرتاپا کرم ہوتا ہے اور باتدبیر

فتح المبین ص ۲۷، ۲۸ قلائد الجواہر ص ۱۳، ۱۴

حل لغات ۱
دجل۔ مکر۔ فریب۔ قیادت۔ رہنمائی
رہبری۔ قائد۔ راہنما۔ یقود۔ رہنمائی
کرتا ہے۔ کھینچتا ہے

حل لغات ۳
وارد ہونا یا آنا مراد مسافر یا مہمان
خضع۔ عاجزی۔ انکساری

وَلَہٗ ۳۳

قُلْ لِمَنْ طَافَ بِکَاسَاتِ الْھَوٰی	۱	وَسَقَی الْعُشَّاقَ مِمَّا قَدْ نَھَلْ
اس شخص سے کہو جس نے جام محبت کا طواف کیا ہے		اور جس نے عاشقوں کو مئے عشق پلائی ہے
مَا مُقَامَاتُ الْمُحِبِّیْنَ سِوَی	۲	لَا وَلَا الْعِلْمُ سَوَاءٌ وَالْعَمَلْ
دکہ) تمام عاشقوں کے درجات یکساں نہیں ہوتے		نہ وہ سب علم و عمل میں برابر ہوتے ہیں
لَیْسَ مَنْ لَوَّحَ بِالْوَصْلِ لَہٗ	۳	مِثْلُ مَنْ سَیْرَ بِہٖ حَتّٰی وَصَلْ
نہ طالب وصل اس شخص کے برابر ہیں		جس نے راہ سلوک طے کر کے منزل مقصود تک پہونچ گیا ہو
لَا وَلَا الْوَاصِلُ عِنْدِیْ مِثْلُ مَنْ	۴	قَرَعَ الْبَابَ وَفِی الدَّارِ دَخَلْ
میرے نزدیک واصل بھی اسکے جیسا نہیں		جس نے دروازہ کھٹکھٹایا اور پھر گھر میں داخل ہو گیا
لَا وَلَا الدَّاخِلُ عِنْدِیْ مِثْلُ مَنْ	۵	صَارَ رِدْوَہٗ فَھُوَ لِلسِّرِّ مَحَلْ
نہیں میرے نزدیک جو (گھر میں) داخل ہو گیا وہ بھی اسکے جیسا		جو (اپنے محبوب کا) ہمدم و ہمراز ہو گیا
لَا وَلَا مَنْ صَارَ رِدْوَہٗ مِثْلُ مَنْ	۶	صَارَ اِیَّاھُمْ فَرَعَ عَنْکَ الْعِلَلْ
نہیں میرے پاس تو یہ ہم راز بھی اسکے برابر نہیں		جو ہمہ تن محبوب کا ہو گیا پس تو ان ساری علتوں کو ترک کر

اشعار ترجمہ طلب نہیں ہیں نہ ان میں کوئی
ایسا ادق لفظ آیا ہے جو حل طلب ہو
حضور نے ان اشعار میں سالکان راہ طریقت
اور عارفوں کے مدارج بیان فرمائے ہیں کہ
سب مدارج میں یکساں نہیں۔ فضلنا
بعضھم علی بعض یا فوق کل
ذی علم علیم۔ باری تعالیٰ نے ایک کو
دوسرے پر فضیلت دی ہے۔ ایک
صاحب علم کو دوسرے صاحب علم پر ترجیح
دی ہے۔ ان میں فرق مراتب کا جو قائل
نہ ہو تو اسکو "زندیق" کا لقب دیا جائیگا
بمصداق "گر فرق مراتب نکنی زندیقی"

فَمَحَوهُ مِنہُ عنہُ فانمحیٰ	۷	ثُمَّ لَمَّا اَثبتُوہُ لَم یَزَل
اس کی خودی مٹا دی گئی فنا ہو گئی		اور پھر جب اسکو بقا سے سرفراز کیا گیا تو وہ ہمیشہ کیلئے باقی ہو گیا

وَلَہٗ ۳۴

(نشر العاطر)

رُفِعَ الحُجُبُ عَن بدُورِ الکَمال	۱	مرحبًا مرحبًا باَھلِ الجَمالِ
بدورِ کمال سے حجابات اٹھا دئے گئے		تو اہلِ جمال کو یہ نعمت مبارک باد
مَلکُونِی بِحُبِّھِم وَرِضوَانِی	۲	عَبدُرِقٍّ فَسَدتُ بِینَ المَوَالِی
انہوں نے مجھے اپنی محبت کا مملوک بنالیا اور مجھ سے راضی ہو گئے		(اس کا یہ نتیجہ نکلا) کہ یہ بندہ آزاد تمام آقاؤں کا سردار ہو گیا
فَحَوُّونِی بِصِرفِ رَاحِ ھَوَاھُم	۳	فَتَرَبَّیتُ فِی حُجُورِ الدَّلَالِ
انہوں نے اپنی خالص مئے محبت پلا کر مجھے مسرور کر دیا		اور میں نے ان کے آغوش ناز میں تربیت پائی
عَامَلُونِی بِلُطفِھِم فِی غَرَامِی	۴	فَحَلَی فِی بَصَائِرِ النَّاسِ حَالِی
میرے راہِ عشق میں انہوں نے مجھ سے لطف آمیز سلوک کیا		جسکی باعث میں لوگوں کی نظروں میں خوشحال ہو گیا
اِن اَرَادُوا الصُّدُودَ یَفنِی وُجُودِی	۵	رَحِمُونِی وَانعَمُوا بِالوِصَالِ
اگر وہ مجھے باز رکھتے تو میرا وجود ہی فنا ہو جاتا		(لیکن) انہوں نے مجھ پر رحم کیا اور اپنے وصال کی مجھے نعمت بخشی

مصرع اول		مصرع دوم
وَاِذَا مَا ظَلِلْتُ عَنْهُمْ هَدُونِی	۶	هٰکَذَا هٰکَذَا تَکُوْنُ الْمَوَالِی
جب میں ان سے غافل ہوتا ہوں تو وہ میری رہنمائی کر کے اپنی طرف کھینچ لیتے ہیں		ہاں ہاں آقا ایسے ہی ہوتے ہیں
سَادَتِی سَادَتِی بِحَقِّ عَلَیْکُمْ	۷	اِنَّنِی عِنْدَکُمْ عَزِیْزٌ وَّغَالِ
میرے آقا میرے سردار میرے حق کی تمہیں قسم		تمہارے نزدیک میں عزیز اور گراں قدر ہوں
مَا بَقِیْ لِیْ حَبِیْبُ قَلْبِی سِوَاکُمْ	۸	مَاتَ وَهْمِیْ بِهٖ وَبَانَ خَیَالِی
تمہارے سوا میرے دل کا کوئی محبوب نہ رہا		میرا خیال تمہاری وجہ سے فنا ہو گیا اور میرا منشا ظاہر ہو گیا
بِحَیَاتِیْ عَلَیْکُمُوْ یَا سُقَاتِی	۹	رَوِّقُوا الْکَاسَ اِنَّ حِبِّیْ مَلَالِی
مجھے پلانے والو! تمہیں میری حیات کی قسم		مجھے وہ خالص شراب دو جس کا ساغر میرے محبوب نے بھرا ہے
وَاَدِیْرُوا الْکُؤُسَ بَیْنَ النَّدَامٰی	۱۰	بِجَمِیْعِ الْاَنَامِ سُکْرِیْ بِحَالِی
اور تمام ہم نشینوں جام مئے کا دور چلاؤ		کہ تم لوگ میرا حال دیکھ کر مدہوش ہو جاتے ہیں

(بہجۃ الاسرار ص ۲۳۷)

ولہ ۳۵

مصرع اول		مصرع دوم
طُفْ بِحَانِی سَبْعًا وَلُذْ بِذِمَامِی	۱	وَتَجَرَّدْ لِذِرْوَتِی کُلَّ عَامِ
بگرد من طواف آستاں کن تو و تفحص زنام بجاں کن		جریدہ شو زیارت ہائے ما را بہر حال و بہر سال از منا ہا

حل لغات
طواف - اطراف پھرنا - طف - طواف سے امر
ذروۃ - کسی چیز کی چوٹی (فیروز اللغات)
خان - سرائے (فیروز اللغات)

مصرع اول		مصرع دوم
اِنَّ سِرَّ الاسرار مِنْ سِرِّ سِرِّی	۲	کَعْبَتِی رَاحَتِی وَبَسْطِی مُدَامِی
تمامی راز واسرارِ عالم بود از ستر اسرارم مقرر		نموده کعبه من راحت من مدام است این فراخی وسعت من
کَشَفَ الحُجُبَ وَالسُّتُوْرَ لِعَیْنِی	۳	وَدَعَانِی لِحَضْرَةٍ وَمَقَامٍ
کشاده او چون حجاب پرده من بپیش چشم باشد جمله روشن		مرا او خواند سوئے حضرت من مقام داد از قرب با خلاص
فَخَرَقْتُ السَّبْعَ السُّتُوْرَ جَمِیْعًا	۴	عِنْدَ عَرْشِ الْاِلٰہِ کَانَ مَقَامِی
دریدم پرده ہائے زیر و بالا۔ چو حاصل شد مرا اندر القا یا		رسیدم تا بعرش او شد مقامم۔ شده حاصل مرا او در کرم الہم
قَالَتِ الْاَوْلِیَاءُ جَمْعًا بِعَزْمٍ	۵	اَنْتَ قُطْبٌ عَلٰی جَمِیْعِ الْاَنَامِ
تمامی اولیا با لزوم گفتند۔ در توصیف تعظیم بہ سفتند		کہ آن مخصوص تو آئی بود بہ سرود۔ تو ئی سر جملہ عالم قطب بود
قُلْتُ لَهُمْ اَنْتُمْ اسْمَعُوْا اَنْصِتُوْا قَوْلِی	٦	اِنَّمَا القُطْبُ خَادِمِی وَغُلَامِی
گفتم پس بقوم من بتحقیق۔ شنید بحجت قولم بہ تصدیق		جز این نبود کہ تحقیق این چنین است غلام خادم و قطب بہ ہمہ است
کُلُّ قُطْبٍ وَکُلُّ شَیْخٍ وَفَرْدٍ	۷	تَحْتَ حُکْمِی یَصْغُوا الطَّیِّبَ کَلَامِی
تمامی قطب شیخ و فرد اعظم۔ بود در زیر حکم جملہ عالم		بہ سوئے من ہمہ باشند بینا۔ کلام طیبم را جملہ شنوا
کُلُّ قُطْبٍ یَطُوْفُ بِالْبَیْتِ سَبْعًا	۸	وَاَنَا الْبَیْتُ طَائِفٌ بِخِیَامِی
تمامی قطب طوف ہفتگانہ بہ بیت کعبہ من زند زجا ناً		من آن خوش پادشاہ سرفرازم۔ کنند طوف خیامم کعبہ ہر دم

حل لغات

حل لغات

حل لغات

مصرع اول	نمبر	مصرع ثانی
اَنَا فِی مَجْلِسِی اَدْنَی الْعَرْشِ حَقًّا	٩	وَجَمِیْعُ الْاَمْلَاكِ فِیْهِ قِیَامٌ
منم بینا بسوئے عرش تحقیق ۔ یہ تمکین نیست خود را بصدق		ملائک جملگی ورد مقیم اند ۔ بقرب و منزل خود مستقیم اند
سَائِرُ الْاَرْضِ كُلُّهَا تَحْتَ حُكْمِی	٨	وَهِیَ فِی قَبْضَتِی كَفَرْخِ الْحَمَامِ
تمامی ارض جملہ زیر حکم ۔ مرا باشد بیرو احکام محکم		تمامی آن زمیں بالا و از پست ۔ بدستم چوں کبوتر بچہ ہست
وَمُرِیْدِی اِذَا دَعَانِی بِشَرْقٍ	١١	اَوْ بِغَرْبٍ اَوْ نَازِلٍ بِحَرٍ طَامٍ
مریدم گر بشرق و غرب خواہد ۔ ز نام از دل یقا ند		و یا در بحر اعظم گشتہ نازل ۔ بگیرد نام پاک خود ما ز دل
فَاَغِثْهُ لَوْ طَارَ فَوْقَ هَوَاءٍ	١٢	اَنَا سَیْفُ الْقَضَاءِ بِكُلِّ خِصَامٍ
فریاد من اورا جمال دم ۔ اگر او بپرید فوق ہوا		منم سیف قضا بر جملہ دشمن ۔ فر دغ قدرتم گشتہ ست روشن
فَرَسُ الْعِزِّ تَحْتَ سَرْجِ جَوَادِی	١٣	وَرِكَابِی عَالٍ وَغِمْدِی حُسَامِی
رہوار عزت میری زین سخا کے نیچے ہے		میرا رکاب بلند و بالا ہے میری تلوار میری حامی ہے
وَاِذَا مَا جَذَبْتُ قَوْسَ مَرَامِی	١٤	كَانَ نَارُ الْجَحِیْمِ مِنْهَا سِهَامِی
جب میں اپنی کمان مقصود کا چلہ کھینچتا ہوں		تو اس سے میرا نشانہ آتش دوزخ بنتا ہے
مَطْلَعُ الشَّمْسِ ثُمَّ اَقْصَی الْغُرُوْبِ	١٥	خُطْوَتِی اَوْ اَقَلُّهَا بِاهْتِمَامِ
آفتاب کے طلوع ہونے کی جگہ سے انتہائی غروب ہونے کے مقام تک میرا فاصلہ		میرے عزم و ہمت کے آگے ایک قدم بلکہ اس سے بھی کم ہے

حل لغات ١٠
سائر ۔ تمام ۔ فرخ ۔ بچہ
حمام ۔ کبوتر

حل لغات ١٢
استغاثہ ۔ فریاد ۔ اغثہ ۔ میں اسکی فریاد رسی کرونگا ۔ سیف ۔ تلوار ۔ خصم ۔ دشمن
لیکن بعض نسخوں میں طار کے بجائے کان آیا ہے ۔

حل لغات ١٣
فرس ۔ گھوڑا ۔ رہوار ۔ سرج ۔ زین
جواد ۔ زیادہ سخاوت کرنے والا ۔
غمد ۔ شمشیر ۔ محام ۔ حمایت کرنے والا

حل لغات ١٤
جذب ۔ کشش ۔ کھینچنا ۔ مرام ۔ مقصد
مراد ۔ سہام ۔ جمع سہم ۔ تیر یعنی انکا کام اور نشانہ ہے

حل لغات ١٥
اقصی ۔ انتہائی ۔ آخری ۔
خطوۃ ۔ قدم

یَا مُرِیْدِیْ لَکَ الْھَنَا بِدَوَام	۶	عَیْشُ عِزٍّ وَرِفْعَۃٍ وَاحْتِرَام
میرے مرید تیرے لیے دائمی مسرت		مسرت اور عزت اور عظمت و احترام مبارک
اَنَا عَبْدُ الْقَادِرِ طَابَ وَقْتِیْ	۷	جَدِّیَ الْمُصْطَفٰی شَفِیْعُ الْاَنَام
من عبد القادر خوش وقت دارم۔ یہ خوش وقتی تمامی روزگارم		محمد مصطفٰی جد کرامت شفیع است شہنشاہ انام آمد
فَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ فِیْ کُلِّ وَقْتٍ	۸	وَعَلٰی آلِہٖ بِطُوْلِ الدَّوَام
آپ پر ہر وقت درود		اور آپ کی آل پر تا ابد ہمیشہ ہمیشہ

(بہجۃ الاسرار)

ولہ ۳۶

لِیْ ھِمَّۃٌ بَعْضُھَا تَعْلُوْ عَلَی الْھِمَم	۱	وَلِیْ ھَوًی قَبْلَ خَلْقِ اللَّوْحِ وَالْقَلَم
میری وہ ہمت ہے کہ اسکا اقل ترین حصہ تمام ہمتوں پر غالب و بلند ہے		اور میرا عشق لوح و قلم کی تخلیق کے پیشتر سے ہے
وَلِیْ حَبِیْبٌ بِلَا کَیْفٍ وَلَا مِثْلٍ	۲	وَلِیْ مَقَامٌ وَلِیْ رُبْعٌ وَلِیْ حَرَم
میرا حبیب بے چون و بے چگوں ہے		اور میرے لئے ایک مقام ایک منزل اور ایک خاص حرم ہے
حُجُّوْا اِلَیَّ فَدَارِیْ کَعْبَۃٌ نُصِبَتْ	۳	وَصَاحِبُ الْبَیْتِ عِنْدِیْ وَالْحِمٰی حَرَمِیْ
میرا قصد کرو کہ میرا گھر کعبہ ٹھیرایا گیا ہے		اور صاحب البیت میرے پاس ہیں اور میرا صحن صحن حرم ہے

مصرعِ اول	نمبر	مصرعِ ثانی
لا تستغروا ولا تصلوا ضمائره	۴	حتیٰ یلوح لہ المحبوب کالعلم
اس کے راز کا پتہ چلایا جا سکتا ہے اور نہ اس کے اسرار تک رسائی ہو سکتی ہے		جب تک کہ خود محبوب علم کی طرح ظاہر نہ ہو جائے
وجدت حول الحمی فرسان معرکۃ	۵	سیوفہم مشہرات قصدہم عدمی
میں نے چراگاہ کے ارد گرد جنگی سوار دیکھے		جن کی تلواریں بے نیام تھیں اور جو مجھے نابود کرنا چاہتے تھے
فجلت فیہم وفی ایدی لہم تبر	۶	ولوا انہزاما لنحو الہزم بالرغم
میں ان میں کود پڑا ان سے مقابلہ کے لیے اور میرے ہاتھ میں تبر تھا		وہ پیٹھ پھیر کر شکست کھا کر ای خاک آلود ہو کر بھاگ گئے
خضت البحار واظہرت جواہرہا	۷	فلم اری قدما تعلو اعلی قدمی
میں (معارف کے) دریاؤں میں غوطہ زن ہوا اور ان کے جواہر ظاہر کیے		میں نے کوئی ایسا قدم نہ دیکھا جس کو میرے قدم پر سبقت ہو
تلک عصای التی فیہا مآرب لی		وقد اہش بہا طورا علی غنمی
یہ میرا عصا ہے جس میں کئی فائدے ہیں		میں اس سے ایک ڈھنگ سے بکریاں ہانکتا ہوں
ان القہا تلقف کلما صنعوا	۹	اذا اتونی بسحر من کلامہم
اگر میں اس کو ڈال دوں تو انہوں نے جو جادو بنایا ہے اسے نگل جائے		جبکہ وہ اپنے سحر آفرین کلام سے میرا مقابلہ کریں

(فیوضاتِ ربانیہ)

وَلَهُ ۳۷

رُوحِی اَلِفَت بِحُبِّکُم فِی القِدَمِ	۱	مِن قَبلُ وُجُودُهَا وَهِیَ فِی العَدَمِ
میری روح ازل ہی سے تمہاری محبت سے مانوس ہو چکی ہے		جبکہ اسکا وجود بھی نہ تھا اور وہ کتم عدم میں تھی
هَل یَجمُلُ بِی مِن بَعدِ عِرفَانِکُم	۲	اَن اَنقُلَ عَن طُرُقِ هَوَاکُم قَدَمِی
تمہیں جاننے کے بعد کیا مجھے زیبا ہے		کہ میں تمہاری راہ محبت سے اپنا قدم ہٹالوں

(قلائد الجواہر ۲۶ حیات جاودانی)

وَلَهُ ۳۸

وَمَا یَنفَعُ الاِعرَابُ اِن لَم یَکُن تُقًی	۱	وَمَا ضَرَّ ذَا التَّقوَی لِسَانٌ مُعجَمٌ
پھر اعراب جاننا یعنے عالم ہو جانا مفید نہ ہوگا جب تک تقویٰ نہ ہو		اور اگر تقویٰ ہو علم نہ ہو زبان گنگی ہو تو بے علمی نقصان نہ دیگی

وَلَهُ ۳۹ ردیف النون

قلائد الجواہر ص ۷۵

فَتَجَلَّی لِی غَیرَ مُحتَجِبٍ	۱	وَانجَلَت بِالنُّورِ اَذهَانُ
بلا حجاب اس نے تجلی کی		جس کے نور سے ذہن چمک اٹھے

مصرع اول	نمبر	مصرع ثانی
وتمشوا والھین بہ	٢	وجیوب القوم اردان
(اس تجلی کا یہ نتیجہ ہوا کہ) سب سرگشتہ ہو کر اس انداز سے چلنے لگے		کہ ان کے جیب و دامن (پھٹ کر) آستین بن گئے

ولہ ٣٩ ردیف الہا

(نفح المبیس ص ... قلائد الجواہر ص ...)

مصرع اول	نمبر	مصرع ثانی
انا راغب فیمن تقرب وصفہ	١	ومناسب لفتی تلاطف لطفہ
میں اسکی ذات میں رغبت رکھنے والا ہوں جسکے اسماء و صفات (ہم سے)		(قریب اور لیے) تو ہو (ان) منسوب ہوں جسکے الطاف نہایت لطیف ہیں
ومفاوض العشاق فی اسرارھم	٢	من کل معنی لم یسعنی کشفہ
اور عشاق کے اسرار میں فیض رساں ہوں		جس کا کسی طرح مجھ سے اظہار ممکن نہیں ہے
قد کان یسکرنی مزاج شرابہ	٣	والیوم یصحینی لدیہ صرفہ
ابتدا مجھے اسکی آمیختہ شراب بھی مست کر دیتی تھی		اور آج خالص شراب بھی مجھے ہوشیار رکھتی ہے
واغیب عن رشدی باول نظرۃ	٤	والیوم استجلیہ ثم ازفہ
میں ابتدا پہلی نظر ہی میں ہوش و حواس کھو بیٹھا تھا		مگر آج اس کے جلوے دیکھتا ہوں اور اسمیں گم ہو جاتا ہوں

(نفح المبیس ص ٢٩ قلائد الجواہر ص ٢٨)

تشریح: ابتداءً عاشق جلوہ یار کی تاب نہیں لا سکتا ہے

کسی شاعر نے کہا ہے ؎

من بعشق جان گدازم تو بحسن دلکشائی
سوزم گرت نہ بینم میرم چو رخ نمائی

از دیک این چنینم دور آن ہرا کہ گفتی
نہ تاب وصل دارم نہ طاقت جدائی

یعنی ؎ دو گونہ قرد عذاب است جان مجنون را
وصال لیلیٰ و ہم در فرقت لیلیٰ

وله ۴۰

فَاءُ الفقیر فَنَاءُہُ فی ذَاتِہٖ	۱	وَفَرَاغُہٗ مِن نَعتِہٖ وصِفَاتِہٖ
فائے فقیر سے فنا فی اللہ مراد ہے		اور اپنے اسماء و صفات (خالی) سے خالی ہو جاتا ہے
وَالقَافُ قُوَّۃُ قَلبِہٖ لِحَبِیبِہٖ	۲	وَقِیَامُہٗ للہ فی مَرضَاتِہٖ
اور قاف فقیر سے مراد اسکی قوت قلب ہے		اور رضائے الٰہی پر اسکا قیام ہے
وَالیَاءُ یَرجُو رَبَّہٗ وَیَخَافُہٗ	۳	وَیَقُومُ بِالتَّقوٰی بِحَقِّ تُقَاتِہٖ
اور یائے فقیر سے مراد اسکا رحمت الٰہی کا امیدوار ہونا اور اس سے ڈرنا ہے		اور تقوے پر جیسا چاہئے اس طرح قیام ہے
وَالرَّاءُ رِقَّۃُ قَلبِہٖ وَصَفَاءُہٗ	۴	وَرُجُوعُہٗ للہ عن شَہَوَاتِہٖ
اور راے فقیر سے رقت اور صفائی قلب ہے		اور اپنی خواہشات سے رجوع الی اللہ ہوتا ہے

(بہجۃ الاسرار)

وله ۴۱

اِن اَبطَاءَت غَارَۃُ الارحَامِ وَابتَعَدَت	۱	عَنَّا فَاَسرَعُ شَیٍٔ غَارَۃُ اللہ
اگر اہل قرابت مدد میں دیر کریں اور کنارہ کشی اختیار کریں		تو خدا کا لشکر ہماری عاجلانہ امداد کیلئے کافی ہے

بسلسلہ صفحہ سابق

یہ آغاز عشق کی بات ہے پھر رفتہ رفتہ عاشق میں جلوہ یار کی مشاہدہ (فنا) حیثیت پیدا ہو جاتی ہے۔ صوفیاں کے نزدیک بھی دو حالتیں ہیں حالت سکر۔ حالت صحو۔ حالت سکر ابتدائی حالت ہے جو مقام فنا میں حاصل ہوتی ہے جبکہ صوفی غلبہ مشاہدات سے مست و بیخود ہو جاتا ہے عام مجذوبوں کی یہی حالت ہوتی ہے اس کے بعد سالک مقام بقا میں قدم رکھتا ہے اور حالت صحو میں آ جاتا ہے۔

حل لغات

بطی - دیری - غارۃ - جماعت لشکر - گروہ - ابتعدت - دیر سے - بعید دوری اختیار کرے۔

يا غارة الله حثي السير مسرعة	٢	في حل عقدتنا يا غارة الله
اے جند اللہ جلد از جلد		ہماری مشکلوں کو رفع کرنے کیلئے پہونچو
ضيق احاط بنا في كل ناحية	٣	واظلم جللا والحمد لله
ہر طرف سے مصیبت نے ہمیں گھیر لیا ہے		اور تنگ و تاریک کر دیا ہے بہر حال خدا کا شکر ہے
لم يرتجى كشف ضيق ثم حادثة	٤	في كل نائبة الا من الله
مصیبت اور حادثہ کے ازالہ کی کسی سے توقع نہیں		کی تاریکی میں سایہ بھی جدا رہتا ہے انسان سے
فثق به في ملمات الامور ولا	٥	تجعل يقينك يوما غير ما الله
پس تم الم انگیز امور میں اللہ پر بھروسہ کرو		اور بجز اللہ کے کسی پہ کسی دن بھی اعتماد نہ کر
ان الشدائد مهما ضاقت انفرجت	٦	لا تقنطن اذا من رحمة الله
یقیناً جب مصیبتیں شدید ہو جاتی ہیں تو آسان ہو جاتی ہیں		لہذا ہرگز اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہونا
كم من لطائف اولاها الاله وكم	٧	اشياء لا تحصى من نعمة الله
اللہ تعالیٰ نے کتنی مہربانیاں عطا فرمائی ہیں		اور کتنی نعمتیں سرفراز کی ہیں جنکا شمار نہیں ہو سکتا
له علينا جزيل الفضل منتشرا	٨	في كل جارحة فضل من الله
ہمارے حال پر اس کا احسان عظیم ہے		ہر اذیت و جارحیت میں اللہ کا فضل ہوتا ہے

حل لغات
ضیق - تنگی - دشواری - احاطہ - گھیر لینا

حل لغات
جزیل - عظیم - وافر - منتشر - پھیلا ہوا - جارحة - زخم

سورہ رحمن میں اللہ تعالیٰ نے اپنی بہت سی نعمتیں بیان فرمایا ہے فبای آلاء ربکما تکذبان
وان تعدوا نعمة الله لا تحصوها

مصرع اول	نمبر	مصرع ثانی
فافزع سريعا بقلب محترق وجل	٩	مستعطفا خائفا من سطوة الله
پس سوز و گداز اور قلب بریاں سے گڑگڑا کر مانگو		اس کی رحمت کا امیدوار اسکی سطوت سے ڈرتے ہوئے
وقل اذا ضاقت الاحوال مبتهلا	١٠	برفع صوت الا يا غارة الله
اور جب کبھی کوئی پریشانی تنگ حال کرے تو الحاح و زاری سے		باواز بلند خدا کے لشکر کو آواز دو
فلي خناق الذي قد ضاق في عجل	١١	ونفسي كربتي يا غارة الله
اس مصیبت کو رفع فرما جو میرا گلا گھونٹ رہی ہے		اور میری بے چینی کو اے لشکر خداوندی دور فرما
مالي ملاذ ولا ذخر الوزبه	١٢	ولا عماد ولا حرز سوى الله
میرے کوئی پناہ دہندہ ہے اور کوئی ملجا و ماویٰ جس میں پناہ مانگوں		اور نہ بجز اللہ کے کوئی سہارا اور نگہبان ہے
ارجوه سبحانه ان لا يخيب لي	١٣	ظنا فحسبي ما ارجوه في الله
اللہ سبحانہ تعالیٰ سے امید کرتا ہوں کہ مجھے محروم واپس نہ کریگا		اسکے متعلق میری گمان اور توقعات کے بارے میں
يا نفس قولي اذا ضاق الخناق الا	١٤	يا غارة الله حثي يا غارة الله
اے نفس جب مصیبت تجھے تنگ کرے تو پکار اٹھ		اے اللہ کے خاص بندو آ کر الٰہی میری مدد کرو
كم وحتى وكم هذا التوان وكم	١٥	كم ايها النفس اعراضا عن الله
یہ سہل انگاری اور یہ تساہل کب تک		اے نفس اللہ سے یہ روگردانی تابکے

آہ علی عمر منی مضیٰ فرطا	١٦	سبھللا لم یکن فی طاعۃ اللہ
حیف اس زندگی پر جو بیکار گزر گئی		اور طاعت الٰہی میں نہ رہی
الوم نفسی و قلبی ربما رجعا	١٧	عن المعاصی بتوفیق من اللہ
میں اپنے نفس اور قلب کو ملامت کرتا ہوں بہت ممکن ہے		کہ یہ دونوں بتوفیق ایزدی گناہوں سے باز آئیں
فربما بکیا خوف الذنوب وما	١٨	قد اسلفا من خطیاتٍ الی اللہ
یہ اپنے گناہوں کے خوف سے اور اب تک		جو درحقیقت اللہ کی خلاف ورزی ہوئی رو پڑیں
فلم تزل طول ما عمرت متکلا	١٩	فما ینوبک من امر علی اللہ
پس تو اپنے عرصۂ حیات میں بھروسہ		ہر بات میں جو تجھے تکلیف دے مضرت پہونچائے اللہ پر رکھ
الصبر درع حصین من تدرعہ	٢٠	یکف المکارہ والاسواء من اللہ
صبر ایک ایسا محافظ زرہ ہے جو اسکو پہن لیتا ہے		وہ اسکو مکروہات اور برائیوں سے بفضل الٰہی محفوظ ہونے کیلئے کافی ثابت ہوتا ہے
ما استعمل الصبر انسان فعضل بہ	٢١	رأیا ولا جاءہ بوس من اللہ
جب تک انسان صبر سے کام لیتا ہے اور اصابت		رائے پر کاربند ہو تو ان شاء اللہ اسکو کوئی خوف و ہراس لاحق نہ ہوگا
الصبر فی جملۃ الاشیاء مغتنم	٢٢	وصاحب الصبر محمود من اللہ
صبر تمام امور میں مغتنم ہے		اور صبر کرنے والا بھی اللہ کے نزدیک قابل ستائش ہے

ترجمہ: الصبر مفتاح الفرج صبر کرنا خوشی کی کلید ہے۔ ان اللہ مع الصابرین اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

نمبر	مصرع اول	مصرع ثانی
۲۳	لاتايئسى نفحة تاتى فربتما	تاتيك بعد ياس رحمة الله
	مایوس نہ ہو کہ اکثر رحمت الٰہی کا جھونکا	مایوسی کے بعد تیرے پاس ضرور آئے گا
۲۴	الحمد لله حمدا دايما ابدا	والحمد لله ثم الحمد لله
	تمام دائمی اور ابدی حمد پروردگار کے لئے	حمد بعد حمد کرات و مرات
۲۵	الحمد لله رب العالمين على	ماكان يلهمنى الحمد لله
	دونوں جہاں کے لئے حمد و ثنا	جس نے مجھے حمد و ثنا کرنے کی توفیق دی
۲۶	ثم الصلوة بمحمود السلام على	محمد المصطفى من خيرة الله
	پھر درود اور سلام محمود	محمد مصطفیٰ پر جو اللہ کے برگزیدہ بندے ہیں
۲۷	والآل والصحب ثم التابعين فهم	فى سنة المجتبى ذى سنة الله
	اور آپکی آل اور آپکے اصحاب پر تابعین پر کہ وہ	سنت احمد مجتبیٰ اور سنت الٰہی میں مشغول ہیں
۲۸	ما حثحثت المركب موتما لكاظمة	تبغى جوار النبى الهادى الى الله
	جب تک کاظمہ کی جانب بسرعت تمام سوار آتے رہیں	نبی اکرم کے جوار رحمت کی تلاش میں جو اللہ کیجانب رہنمائی کرنیوالے ہیں

المجموعة الفريدية ص ۳۰۹ - ۳۱۰

ولہ ۴۲ ردیف الھمزہ

یَا دَارَ اَسمَاءِ بَانَتْ عَنْکِ اَسْمَاءُ	۱	وَاَصبَحَتْ بَعْدَ ذَاکَ الْاُنسِ قَفْرَآءُ
اے ایوانِ عظمت و رفعت تحقیق سے اوصاف وجود کا ظہور ہوا		اور اس ریاء م رفعت (انس و محبت) کے بعد آب گیا چٹیل میدان بھی نمایاں ہو گئے
بَانَتْ فَلَا الْبَانُ مَهْزُوزٌ شَمَائِلُهُ	۲	کَلَّا وَلَا الرَّوْضَةُ الْغَرَّاءُ غَنَّاءُ
اسکی محبوب کی ابستر و صورت شکل شمائل کا نہ درخت بان سے تشبیہ دی جا سکتی ہے		اور لہلہاتی اور دمکتے ہوئے چمن درختوں کی شاخیں ہل کر اسکی مدح سرائی کر سکتی ہیں

ولہ ۴۳

(قلائد الجواہر صفحہ ۱۲)

یَا رَبِّ اَظْفِرْنِی بِنَیْلِ مَطَالِبِی	۱	مِنْ فَیْضِ جُوْدِکَ اَرْحَمَ الرُّحَمَاءِ
خداوندا ظفر دہ از عنایت ٭ بہ احصال مطالبہا ز رحمت		ز فیض بخشش انعام احسان ٭ ارحم الرحماء و سبحان
وَاَظْهِرْنِی جُوْدَانِی فِی الْوُجُوْدِ مُسَلَّطًا	۲	عِلْمًا وَحِلْمًا مِنْ عَظِیْمِ عَطَاءِ
بکن ظاہر بے بخششہا و اکرام ٭ تو بے شبہ بارہ وجود را ز انعام		مسلط کن بمن از علم و حکمت ٭ عظیم است ایں عنایات و نعمت
وَاَلْبِسْنِی اَوْصَافَ الْکَمَالِ تَقَدُّمًا	۳	لِمِنْ سِرِّکَ الْمَخْزُوْنِ یَا مَوْلَایَ
لباس از کمال اتم بپوشاں ٭ بہ اوصاف تقدس پاک پاکاں		ز سر غیب و اسرار حقیقت۔ تو اے مولا ما خلاق قدرت

وَاکشِفنی انوار الحقائق جُملۃَ	۴	الاکوان حتّٰی لا اَرٰی بغطائی
کشا بر من با نوار حقائق ۔ تمامی راز و اسرار حقائق		نما جلہ حقیقتہائے اکوان ۔ نہ بینم تا حجابے خود بہ امکاں
وَاکحَلُ باثمِدِ الشُھود بصیرتی	۵	فجمالُ وجھکَ مُنیتی ومُنائی
زکحل شہود اے رب عزت ۔ بکن روشن مرا چشم بصیرت		جمالے روئے خوبت آرزویم ۔ کمال از آرزو و جستجویم
وَاشخصِنی اَنوارُ العُلوم اریٰ بھا	۶	مَرقُومۃَ الاشیاءِ فی الآنائی
ز انوار علومم کن معین ۔ کہ تا بینم از و احوال روشن		تمامی بنگرم مرقوم و مقدم ۔ ز اشیاء جملہ اش در آں معلوم
یَاحیُّ یا قیّومُ اَحیِ مُھجَتِی	۷	بانوارِ ذاتِکَ یا سَمِیعَ دُعائی
بکن اے حی قیوم از عنایت ۔ دلم را زندہ از فیض کرامت		بنور پاک ذات از قرب قریب ۔ تو ئی شنوا دعائم را از رحمت
یَاذَالجَلال وذالجمال وذالعُلیٰ	۸	یاکامِلَ الاَوصافِ والاَسماءٓ
کریما ذوالجلا و ذوالجمال ۔ قدیرو کارساز ذوالجمال		ذ اکامل باوصاف کمالات ۔ ذ اے اکمل بہ اسمائے حسنات
وصلِّ علیٰ المختار خیرِ عبادِکَ	۹	المبعوث بالفرقانِ فِی الدُنیا
اور تیرے بہترین بندے (احمد) مختار پہ درود بھیج		جو دنیا میں فرقان (حق و باطل کو جدا کرنیوالی کتاب) لیکر آئے

نوٹ:- آخری شعر کا حضرت جامیؒ کا منظوم ترجمہ نہ مل سکا۔

حل لغات
سقیٰ - پلایا۔ ساقی - پلانے والا
کاس - پیالہ
خمر - شراب
نحو - طرف - جانب

حل لغات
سعی - دوڑنا
مشی - چلنا
ھام - فریفتہ ہو گیا

حل لغات
جنود - لشکر جمع جند
ملاء - بھر دیا
وافی - پورا

وَلَهٗ

قَصِیدَہ خَمرِیَّہ

"تذکرۃ الکرام" میں مولانا شاہ عبدالحق فرنگی محلی نے لکھا ہے کہ یہ قصیدہ عالم وجد وکیف کی ایک صدا ہے جس سے دل راحت محسوس کرتا ہے "فتوح الغیب" کے حاشیہ پر لکھا ہے کہ جب حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ اس قصیدے کے بعض اشعار پڑھتے تو آخر میں ارشاد فرماتے ولا فخرا وھذا من فضل ربی۔ مولانا سید بہاء الدین جیلانی ثم المدنی نے "غنیۃ الطالبین" کے حاشیہ پر لکھا ہے کہ جو سالکان طریقت معمولاً اس قصیدہ کو بعد ذکر پڑھتے ہیں ان کے روحانی مراتب میں حیرت انگیز ترقی ہوتی ہے۔ خوف و ہراس کے موقع پر اس قصیدے کو پڑھنے سے سکون دل کی نعمت حاصل ہوتی ہے اور خوف و ہراس کے بادل بہت جلد دور ہو جاتے ہیں۔

سَقَانِی الْحُبُّ کَاسَاتِ الْوِصَالِ	۱	فَقُلْتُ لِخَمْرَتِی نَحْوِی تَعَالِی
داد جاناں در کفم جام وصال گفتم اے ساقی بمن کن انتقال		در عشقم جام وصل کبریا پس بگفتم بادہ ام را سوئیم آ
سَعَتْ وَمَشَتْ لِنَحْوِی فِی کُؤُوسٍ	۲	فَهِمْتُ بِسُکْرَتِی بَیْنَ الْمَوَالِی
پس بیامد پیش من جام وصال پس زخود رفتم میان اہل حال		شد رواں در جام با شوقم بحال والہ مستم شدم از سرحال
وَهِیمُوا وَاشْرَبُوا اَنْتُمْ جُنُوْدِی	۳	فَسَاقِی الْقَوْمِ بِالْوَافِی مَلَالِی
در کشید از شوق اے رندان حلال از خمارم بہ بخشیدہ اے الٰہ		پیمانہ بزم عشق میں ملیں خمیدہ آلا دہ شام ساقی شراب خانہ فیض خدا جام بالالبال بخشیدہ مرا

ترجمہ قصیدہ خمریہ
از ابوالاعجاز سید احمد حسین امجد
ماخوذ از ریاض امجد حصہ دوم

نشۂ جام عشق نے بیخود و مست کر دیا
شعلۂ دل فروز نے نور سے دل کو بھر دیا

شاہد حسن عشق آ آ مجھ جام میں بھی آ
بادۂ شوق آ مرے جام میں بھی آ

پھر پیمانہ ساقی نے فیض عام سے
تم بھی میکشو آج ہمارے نام سے

ساغر جان میکشو آؤ ملا کام سے
حسن کے میکدے میں آج عشق کا اہتمام ہے

شیشے کی مہر کھل گئی خوب سماں بندھا
عالم وجد و کیف میں ساقی نے رنگ جما دیا

اے میرے میکشو اٹھو دیر کرو نہ زینہار
ساقی پلا رہا ہے لو جام پہ جام بار بار

فَقُلْتُ لِسَائِرِ الْاَقْطَابِ لُمُّوْا	۴	بِحَالِی وَادْخُلُوْا اَنْتُمْ رِجَالِی
پس گفتم جملہ اقطاب را ۔ در حال من در آئید اے رجال		گفتم اے قطباں ہمہ شان من جملہ در آئید مردان من
شَرِبْتُمْ فُضْلَتِی مِنْ بَعْدِ سُکْرِی	۵	وَلَا نِلْتُمْ عُلُوِّی وَاتِّصَالِی
دردی از پیمانہ من خوردہ اید ۔ مرشمار اتشنہ ام باشد محال		شدہ ہم سرشار از سکر من چشید ۔ رخت تا قرب و علوم کشید
مَقَامُکُمُ الْعُلٰی جَمْعًا وَلٰکِنْ	۶	مَقَامِی فَوْقَکُمْ مَازَالَ عَالٍ
گرچہ بس عالی ست جاہائے شما ۔ در مقام من بود وصف تعال		جائے تان بالا و لیکن جایم بود ۔ فوق تان از روز اول تا ابد

صنعتِ اتصال تربیعی

اجابت

جائے ہا

اَنَا فِی حَضْرَةِ التَّقْرِیْبِ وَحْدِی	۷	یُصَرِّفُنِی وَحَسْبِی ذُوالْجَلَالِ
من یگانہ در جناب قربتم ۔ بر مدارج میروم بس ذوالجلال		یکہ در قربم خدا گرداندم ۔ حال و کافی آں جلیل واحدم

مصرع اول	نمبر	مصرع دوم
اَنَا الْبَازِيُّ اَشْهَبُ كُلِّ شَيْخٍ	۸	وَمَنْ ذَا فِي الرِّجَالِ اُعْطِي مِثَالِي
شاہ بازم من ز ہر پیرے جواں کیست آں کو یافتہ چوں من مثال		باز اشہبؔ در شیخاں چوں ہمام کیست در مرداں کہ چوں من یافت کام
كَسَانِي خِلْعَةً بِطِرَازِ عَزْمٍ	۹	وَتَوَّجَنِي بِتِيجَانِ الْكَمَالِ
خلعتم پوشاک حق با فص عزم ساخت سلطانم بہ تیج کمال		خلعتم با خوش نگار عزم داد۔ بر سرم صد تاج دارائی نہاد
وَاَطْلَعَنِي عَلٰى سِرٍّ قَدِيْمٍ	۱۰	وَقَلَّدَنِي وَاَعْطَانِي سُؤَالِي
اطلاعم دادہ بر راز قدیم۔ خواجہ ام ہمودہ با بذل سوال		آگہم فرمود بر راز قدیم۔ عہدہ داد و جملہ کامم آں کریم
وَوَلَّانِي عَلَى الْاَقْطَابِ جَمْعًا	۱۱	فَحُكْمِي نَافِذٌ فِي كُلِّ حَالٍ
والیم بر جملہ اقطاب ساخت۔ حکم من جاری شدہ در جملہ حال		والیم کردہ بر اقطاب جہاں۔ پس بہر حالت حکم من رواں
فَلَوْ اَلْقَيْتُ سِرِّي فِي بِحَارٍ	۱۲	لَصَارَ الْكُلُّ غَوْرًا فِي الزَّوَالِ
پس بہ دریا راز خود گر افگنم خشک گردد چوں زمین پامال		راز خود گر افگنم اندر بحار۔ جملہ گم گردد فرو رفتہ بحار
وَلَوْ اَلْقَيْتُ سِرِّي فِي جِبَالٍ	۱۳	لَدُكَّتْ وَاخْتَفَتْ بَيْنَ الرِّمَالِ
رازم از جلوہ دہم گردد جبال		پارہ پارہ گشتہ پنہاں در رمال
وَلَوْ اَلْقَيْتُ سِرِّي فَوْقَ نَارٍ	۱۴	لَخَمَدَتْ وَانْطَفَتْ مِنْ سِرِّ حَالِ
پر تو راز افگنم گر بر آتشے		سرد خامش گردد از رازم سعیر

مصرع اول	شمار	مصرع دوم
وَلَوِالْقِيتُ سِرِّی فَوْقَ مَيْتٍ	١٥	لَقَامَ بِقُدْرَةِ الْمَوْلٰى تَعَالٰى
راز خود برمرده گر برافگنم		زنده به خیزد باذن ذوالکرام
وَمَا مِنْهَا شُهُوْرٌ اَوْ دُهُوْرٌ	١٦	تَمُرُّ وَتَنْقَضِیْ اِلَّا اَتٰى لِی
نیست شهرے نیست دہرے را مرور		تا نیاید بردارم پیش از ظہور
وَتُخْبِرُنِیْ بِمَا يَاْتِیْ وَيَجْرِیْ	١٧	وَتُعْلِمُنِیْ فَاَقْصِرْ عَنْ جِدَالِیْ
جله گوید بامن از حال و صفت		از جدالم دست کوتاه باید ست
مُرِيْدِیْ هِمْ وَطِبْ وَاشْطَحْ وَغَنِّ	١٨	وَافْعَلْ مَا تَشَاءُ فَالْاِسْمُ عَالِ
بنده ام خوش می سرا بیباک دست		هرچه خواهی کن که نسبت برترست
مُرِيْدِیْ لَاتَخَفْ اَللّٰهُ رَبِّیْ	١٩	عَطَانِیْ رِفْعَةً نِلْتُ الْمَنَالِ
رب من حق بنده از ترسے منال		رفعتم آمد رسیدم تا منال
مُرِيْدِیْ لَاتَخَفْ وَاشٍ فَاِنِّیْ	٢٠	عَزُوْمٌ قَاتِلٌ عِنْدَ الْقِتَالِ
بنده ام ترسے مدار از بد سگال		سخت عزم و قاتلم وقت قتال
طُبُوْلِیْ فِی السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ دُقَّتْ	٢١	وَشَاؤُسُ السَّعَادَةِ قَدْ بَدَالِیْ
نوبتم در خضری و عنبرا زدند		شد نقیب موکبم بخت بلند

حل لغات ۲۳: خردل - رائی

حل لغات ۲۴: بدر - چودھویں رات کا چاند - بدر کمال

حل لغات ۲۵: درس - سبق۔ درست - میں نے سیکھا۔ صرت - میں ہو گیا۔ سعد - بھلائی نیکی۔ مولا - آقا

حل لغات ۲۶: رجال - مرد - جمع رجال۔ ہواجر - گرم دن

حل لغات: اعلام - علم کی جمع - جھنڈے

بلادُ الله ملكي تحت حكمي	۲۲	ووقتي قبل قلبي قد صفا لي
ملک حق ملکم زیر فرمان من		وقت من شد صاف پیش از جان من
نظرتُ الى بلادِ الله جمعاً	۲۳	كخردلةٍ على حكمِ اتصالِ
در نگاهم جمله ملک ذوالجلال		دانه خردل ساں بحکم اتصال
وكلُّ وليٍّ له قدمٌ وانّي	۲۴	على قدمِ النبيّ بدرِ الكمالِ
هر ولی را یک قدم دارند و ما		بر قدم پائے نبی بدر العلی
درستُ العلمَ حتّى صرتُ قطباً	۲۵	ونلتُ السعدَ من مولى الموالي
درس کردم علم تا قطبے شدم		کرد مولائے موالی اسعدم
رجالي في هواجرهم صيامٌ	۲۶	وفي ظُلَمِ الليالي كاللآلي
در تموز روز چشم روزه دار		در شب تیره چه گوهر نور بار
انا الحسنيُّ والمخدعُ مقامي	۲۷	واقدامي على عنقِ الرجالِ
از حسن نسلِ من در مخدع مقام		پائے من بر گردن جمله کرام
انا الجيلي محيُّ الدين اسمي	۲۸	واعلامي على رأسِ الجبالِ
سوادم جیلاں ونامم محی دین		رایتم همچو کله بالائے کوه بین

مصرع اول	#	مصرع ثانی
وَعَبْدُ الْقَادِرِ الْمَشْهُوْرُ اِسْمِیْ	۲۹	وَجَدِّیْ صَاحِبُ الْعَیْنِ الْکَمَالِ
نام مشہور است عبدالقادرم		عین بر فضل آں جد اکرم

وَلَہٗ ۳۶

مصرع اول	#	مصرع ثانی
سَقَانِی الْحُبُّ لَمَّا اَنْ سَقَانِیْ	۱	کُؤُسُ الْوَصْلِ مِنْ اَیْدِی الْغَوَانِ
میرے عشق نے جب پلانا تھا مجھے پلا دیا		جام ہائے وصل میرے نازنین محبوب کے ہاتھوں سے
شَرِبْتُ الْکَاسَ مِنْ وَقْتِیْ بِعَزْمٍ	۲	فَصِرْتُ اِلٰی حَبِیْبِ الْقَلْبِ دَانِ
یعنی فی الفور بلا جھجک پیالہ پی گیا		اور میرے (دل) محبوب سے قریب ہو گیا
وَقَرَّبَنِیْ وَاَسْقَانِیْ مُدَامًا	۳	وَنَادَمَنِیْ فَهِمْتُ مِنَ الْمَعَانِیْ
اور مجھے (میرے محبوب نے) نزدیک کر لیا اور مجھے مے پلائی		اور اس تقرب ہم نشینی نے مجھے سرگشتہ کر دیا
وَاَشْرَفَنِیْ التَّقَطُّبَ فِیْ حَیَاتِیْ	۴	کَذَا تَشْرِیْفُ هَیْبَتِهٖ کَسَانِیْ
اور مجھے اپنی زندگی میں خلعت قطبیت سے ممتاز کر دیا		اسی طرح اس نے اپنے لباس ہیبت و جلال سے سرفراز کیا
وَاَعْلَامِیْ تَحَقَّقَ فِی الْبَرَایَا	۵	عَلٰی رُؤُسِ الْمَشَایِخِ فِیْ اَمَانِیْ
اور میرے علم مخلوق میں		اولیاء کے سروں پر جو میرے امان میں ہیں متحقق ہو گیا

مصرع اوّل	نمبر	مصرع دوم
وكم لى فى البرية من مريد	٦	وسرى شاع والساقى دعانى
اور روئے زمین میں میرے ارادتمند پھیل گئے		اور میرے اسرار کی اشاعت ہوگئی اور مجھے ساقی نے دعوت دی
بلاد الله ملكى تحت حكمى	٧	ووقتى قد على وصف الزمان
اللہ تعالیٰ کے تمام شہر میرے زیر حکم ہیں		اور میرا وقت ہر گھڑی بہتر اور میرا زمانہ صاف و روشن ہے
انا تاج الوجود علوت مجدا	٨	بحفظ العلم والسبع المثانى
میں سرتاج وجود ہوں میں نے سربلندی		علم (دین) اور (سبع مثانی) علم قرآن سے حاصل کی
اسود البر منى قد اهيبوا	٩	بسرى يحتمى قاص ودانى
شیران جہاں مجھ سے لرزہ براندام ہوتے ہیں		قریب اور دور سب میرے حرف سے سوز تم اور درد پاتے ہیں
وغصت فى بحار الملك حتى	١٠	رأيت الدر فى ايد التدانى
میں نے ملک و ملکوت کے سمندروں میں غوطہ لگایا		اور ان کی تہہ میں جو موتی ملے وہ میرے ہاتھ میں آگئے
انا عبد القادر طاب وقتى	١١	فمن مثلى ومحبوبى دعانى
میں قادر مطلق کا بندہ ہوں میرا وقت پاکیزہ ہے		میرا کون مثل ہے جبکہ میرے محبوب نے اس نام سے پکارا ہے

وَلَہٗ

مصرعِ اوّل		مصرعِ ثانی
دَعَانِی لِلْمُدَامِ وَمَاجَفَانِی	۱	وَاَدْنَانِی فَہِمْتُ مِنَ التَّدَانِی
مجھے دعوت مے دی اور اس بارے میں مجھ سے نا انصافی نہیں کی		اور مجھے اپنے قریب کیا تو اس قرب کے باعث میں سرگشتہ ہو گیا
وَقَرَّبَنِی وَاَسْقَانِی شَرَابًا	۲	وَغَیَّبَنِی فَغِبْتُ عَنِ الْعِیَانِ
مجھے قریب کر کے شراب پلا دی		اور میں ایسا بیخود ہوا کہ عوام کی نظروں سے اوجھل ہو گیا
وَاَسْکَرَنِی وَاَصْحَانِی جِہَارًا	۳	وَثَوْبَ وِقَارِہٖ حَقًّا کَسَانِی
مجھے مدہوش کر دیا اور پھر خود ہی ہوش میں لایا		اور سب مجھے خلعت وقار پہنا دی
وَسِرْتُ اِلَی الْمَعَالِی بِاجْتِہَادٍ	۴	لِدَرْسِ الْعِلْمِ وَالسَّبْعِ الْمَثَانِی
میں نے اپنی جد و جہد سے تمام بلند مراتب کی سیر کر لی		درس و تدریس علم اور سبع مثانی کی وجہ سے یہ مقام حاصل ہوا
وَقَرَّبَنِی حَبِیْبُ الْقَلْبِ مِنْہُ	۵	وَاَدْنَانِی اِلَیْہِ وَمَاجَفَانِی
مجھے جانِ جاں نے خود سے نزدیک کر لیا		اور اپنی جانب کھینچ لیا اور کوئی جفا نہ کی
مُلُوْکُ الْاَرْضِ ہَابُوْانِی جَمِیْعًا	۶	وَقَدْ عَرَفُوْا عُلُوِّیْ فِیْ مَکَانِی
سلاطین جہاں مجھ سے لرزہ براندام ہوتے ہیں		کیونکہ انہوں نے میرے علو مرتبت کو جان لیا ہے

حل لغات
دعوت - بلانا - بلیس کر - مدام - شراب
جفا - ظلم - نا انصافی - دنی - قریب ہوا
اودنانی - مجھے قریب کیا

وَمَنْ یُنْکِرْ عَلَیَّ فَقَدْ جَهِلْنِی	۷	وَمَنْ یَرْعَی الذِّمَامَ فَقَدْ رَعَانِی
جس نے میرا انکار کیا تو اس نے مجھے نہ پہچانا		اور جس نے میری شان کا لحاظ کیا تو گویا اس نے میرا حق ادا کیا
فَیَا اَهْلَ الْهَوٰی هَلْ مِنْ نَصِیْب	۸	بِجَنَّاتٍ وَخَیْرَاتٍ حِسَان
پس اے گروہ عشاق کیا تمہارا کوئی حصہ ہے		جنتوں اور خوبرو نیک بی بیوں میں
اَنَا الْمَشْهُوْرُ بَیْنَ النَّاسِ اِسْمِی	۹	وَسِرِّی شَاعَ فِی اِنْسٍ وَجَانٍ
میرا نام تمام خلق میں مشہور و معروف ہے		اور میرے معارف انس و جن میں پھیل چکے ہیں
بِبَغْدَادٍ نَشَاتُ وَرَاقَ وَقْتِی	۱۰	اَنَا الْجِیْلِیُّ مَحْبُوْبِی عَطَانِی
میرا مولد بغداد ہے میرا وقت آئینہ کی مانند صاف و شفاف ہے		میں جیلانی ہوں اور میرے محبوب نے مجھے سرفراز کیا
وَعَبْدُ الْقَادِرِ مَشْهُوْرُ اِسْمِی	۱۱	وَجَدِّی صَاحِبُ السَّبْعِ الْمَثَانِی
عبد القادر میرا مشہور نام ہے		میرے جد امجد صاحب سبع مثانی ہیں
وَاَکْرَمُ شَافِعٍ فِی کُلِّ عَاصِی	۱۲	اِذَا وَجَبَ الْقِصَاصُ بِکُلِّ جَانِ
ہر خطاکار کے حق میں بڑا شافع ہوں		جبکہ ہر ذی روح سزائے قصاص کا مستوجب ہو جائے
وَاَعْظَمُ مَنْ رَقِیْ لِلْعَرْشِ لَیْلًا	۱۳	وَشَاهَدَ حَضْرَةَ الْمَوْلٰی عِیَانِی
اور وہ نہایت بزرگ ہے جو ایک رات میں عرش اعلیٰ کی سمت بلند ہوئے		اور حضرت مولیٰ تعالیٰ کو بچشم سر دیکھا

تشریح:

حضور نے تحدیث نعمت آپ نے اپنی علو مرتبت
اور قرب حق کا اظہار کر کے یہ ارشاد
فرمایا ہے کہ جو آپ کی قدر و منزلت کا
لحاظ کرے گا اور آپ کے مسلک طریقت
کی پیروی کرے گا وہی کامرانی اور ان
نعمتوں کا مستحق ہوگا جن کا بیان سورہ
رحمن میں آیا ہے۔

سچ ہے

با ادب با نصیب۔ بے ادب بے نصیب

حل لغات: فقر ـ احتیاج، ناداری۔ اکوان ـ کون کی جمع، عالم۔ اغنی ـ بے نیاز کر دیا، غنی کر دیا۔ انسانی ـ مجھے بھلا دیا۔ نسیان ـ بھول

حل لغات: مذ ـ جب سے۔ ھویٰ ـ عشق و محبت۔ اعتراف کرنا ـ اقرار کرنا

واختم بالصلوة على التهامي	۱۴	قصيدي قبل ان يبلى لساني
اور میں ختم کرتا ہوں نبی ہاشمی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے درود پر		میرے قصیدے کو قبل اس کے کہ میری زبان خشک ہوئے

وله ۴۷

(از قلمی نسخہ)

فقري اليكم عن الاكوان اغناني	۱	وذكركم عن جميع الناس انساني
میری اس احتیاج نے جو آپ سے وابستہ ہے مجھے دونوں جہاں سے بے نیاز کر دیا		اور آپ کی یاد نے سب لوگوں کو میرے دل سے بھلا دیا
ومذ عرفت هواكم واعترفت به	۲	انكرت من كان من عرفي وعرفاني
اور جب سے تمہارے عشق سے آشنا ہوا اور اسکا اقرار کیا		سب جاننے پہچاننے والوں سے میں نے علیحدگی اختیار کر لی
ان جاء جدب فانتم غيث مخمصتي	۳	او عز خطب فانتم عز سلطاني
اگر قحط و خشک سالی آئے تو آپ میرے لئے باران رحمت ہیں		یا کوئی حادثہ ٹوٹ پڑے تو آپ میرے لئے سرچشمہ قوت ہیں
وان يكن احد في الناس منصرفا	۴	الى سواكم فما لي غيركم ثاني
اور اگر کوئی لوگوں میں سے روگردانی کرے		تو میرے لئے آپ کے سوا کوئی دوسرا نہیں

حل لغات: جدب ـ قحط، خشک سالی۔ غیث ـ بارش۔ خطب ـ حادثہ، مصیبت۔ عز ـ غلبہ۔ عزیز ـ غالب

حل لغات: منصرف ـ پلٹنے والا، روگردانی کرنے والا۔ ثانی ـ دوسرا

وَلَهُ ۲۸

وَصَلْتُ اِلَى الْعَرْشِ الْمَجِيْدِ بِحَضْرَتِي	۱	فَنَادَمَنِي رَبِّي حَقِيْقًا وَنَادَانِي
رسیدم سوئے عرش پاک علیا۔ مقام حضرت مخصوص خود را		مقام قرب خود داد آن کریم۔ بصد قم خواند و کرد او ندیم
وَتَوَّجَنِي تَاجَ الْوِصَالِ بِنَظْرَةٍ	۲	وَمِنْ خِلَعِ التَّشْرِيْفِ الْقُرْبِ كَسَانِي
نہادہ بر سرم تاج وصلت۔ بیک نظر کرم خلاق قدرت		مرا پوشاند خلاقم ز رحمت۔ ببزرگی پاک خلعتہائے قربت
نَظَرْتُ لِعَرْشِ اللهِ وَاللَّوْحِ نَظْرَةً	۳	فَلَاحَتْ لِيَ الْاَفْلَاكُ وَاللهُ اَعْطَانِي
بدیدم سوئے عرش لوح برتر۔ بیک نظر آنچہ دیدن بود یکسر		شدہ روشن مرا این جملہ افلاک۔ عطا کرد این ز رحمت ایزد پاک
فَلَوْ اَنَّنِي اَلْقَيْتُ سِرِّي بِدَجْلَةٍ	۴	لَغَارَتْ وَغِيْضَ الْمَاءُ مِنْ سِرِّ بُرْهَانِي
چو می انداختم اسرار خود را۔ بسوئے قعرہائے جملہ دریا		فرو می رفت اندر آب دریا۔ بحجت ہائے سرم راز سر ویا
وَلَوْ اَلْقَيْتُ سِرِّي بِمَيِّتٍ	۵	لَقَامَ بِاِذْنِ اللهِ حَيًّا وَنَادَانِي
و راز خود چو می انداختم ما۔ بسوئے مردہا افسردہ دلہا		ہمی برخاست آن از حکم قادر۔ شدہ زندہ مرا می خواند اکثر
وَلَوْ اَنَّنِي اَلْقَيْتُ سِرِّي عَلٰى لَظٰى	۶	لَاُخْمِدَتِ النِّيْرَانُ مِنْ عِظَمِ سُلْطَانِي
اور اگر میں اپنے راز کو شعلہ پر ڈالوں		تو آگ میرے غلبۂ عظمت سے بجھ جائے

وَلَوْ اِنَّنِی اَلْقَیْتُ سِرِّی لِاَکْمَہٖ	۷	لَصَارَ بَصِیْرًا مِنْ وُجُوْدِی عِرْفَانِی
اور اگر میں نابینا پہ اپنا راز ڈالوں		تو وہ میری عطا اور عرفان سے فوراً بینا ہو جائے
وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّی بِمُقْعَدٍ	۸	لَقَامَ مُشِیًّا قَاصِیًا کَانَ اَوْ دَانِی
اور اگر میں اپنا راز اپاہج پر ڈالوں		تو وہ کھڑا ہو کر چلنے لگے خواہ وہ دور ہو یا نزدیک
وَقَفْتُ عَلَی الْاِنْجِیْلِ حَتّٰی شَرَحْتُہٗ	۹	وَفَسَّرْتُ تَوْرَاۃً وَاَسْطُرَ عِبْرَانِی
شدم من واقف اسرار انجیل۔ بشرح صدق از اجمال و تفصیل		ہمہ توراۃ را خواندم بمعنے۔ ہمہ اسطر ہائے عبرانی زبانی
کَذَا السَّبْعَۃُ الْاَلْوَاحِ جَمْعًا فَہِمْتُہَا	۱۰	وَبَیَّنْتُ اٰیَاتِ الزَّبُوْرِ وَالْقُرْاٰنِ
ہمانند بخیمیا از ہفت الواح۔ تمامی حفظ با تحقیق افتاح		بیاں کردم زبور او جملہ عنواں۔ و کردم بعد ازاں تفسیر قرآں
وَفَکَّیْتُ رَمْزًا کَانَ عِیْسٰی یَحُلُّہٗ	۱۱	بِہٖ کَانَ یُحْیِ الْمَوْتٰی وَالرَّمْزُ سِرْیَانِی
مرا کفیت آں رمز بنمود۔ کہ حل عیسیٰ زاں رمز ہا بود		بہ آں میکرد زندہ مردگاں را۔ بدہ آں رمز سریانی زباناں
وَغُصْتُ بِحَارَ الْعِلْمِ مِنْ قَبْلِ نَشْاَتِی	۱۲	اُخِیْ وَرَفِیْقِیْ کَانَ مُوْسٰی بْنُ عِمْرَانِ
نمودم فہم بہ تکمیلات اجداد۔ بدریا ہائے علم از قبل ایجاد		رفیقم بود آں موسیٰ ہمعمر۔ رفیق و مونس دیار و برادر
فَمَنْ فِیْ رِجَالِ اللّٰہِ نَالَ مَکَانَتِی	۱۳	وَجَدِّی رَسُوْلُ اللّٰہِ فِی الْاَصْلِ بَانِی
کہ خواہد بود از مرداں علیا۔ تواند او رسد بر درجۂ ما		دو موم رسول پاک قدرت۔ با علم تربیت کرد و تو بر حکمت

نوٹ: تذکرہ صدر تین اشعار کا حضرت جامی کا ترجمہ نہیں بلکہ ابنا الاعرب کر دیا گیا ہے۔

نوٹ: ایک نسخہ میں فکلیت کے بجائے حللت آیا ہے اور دوسرے مصرعے میں الموتی کے بجائے المیت بھی لکھا ہوا آیا

اس کلام میں جو حضرت زرو علی شاہ (رحمۃ اللہ علیہ) کے کتب خانہ سے ملا حسب ذیل مزید اشعار

مخطوطہ ہیں۔

یا رب گناہ گاروں کا تو کارساز ہے
بندے کو نازیبا کو تو بندہ نواز ہے

آخر تو ساکن مدینہ سرادی ادم ہو گیا
حاضر ہوا ہوں ان کے دیدار ہوا یہ صلہ

وردو خراب و خستہ ہو پیک الہی
لیکن علاوہ منزل مقصود کہاں ہے

هُوَ الْمُصْطَفَى الْمُخْتَارُ مِنْ آلِ هَاشِمٍ	١٤	نَبِيٌّ كَرِيمٌ مِنْ خُلَاصَةِ عَدْنَانِ
وہ مصطفےٰ مختار آل ہاشم سے ہیں		نبی کریم عدنان کے سلالۂ منتخب فرد ہیں
وَوَالِدَتِي الزَّهْرَاءُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ	١٥	أَبُوهَا رَسُولُ الْخَلْقِ عَزَّ بِهِمْ شَانِي
میری والدہ صاحبہ فاطمۃ الزہرا بنت محمد ہیں		جنکے والد بزرگوار رسول خلق ہیں جنکے باعث میری شان دوبالا ہو گئی
أَنَا الْكَوْكَبُ الدُّرِّيُّ أَنَا شَمْسُ خَالِهَا	١٦	أَنَا الْفَرْدُ قَدْ أَلْبَسْتُ فِي الْحُبِّ تِيجَانِي
میں چمکدار ستارہ ہوں میں حضرت زہرا کے گھرانے کا آفتاب ہوں		میں وہ فرد فرید ہوں کہ جس نے برگزیدہ عشق میں تاج پہنا ہے
أَنَا قُطْبُ أَقْطَابِ الْوُجُودِ حَقِيقَةً	١٧	أَنَا بَازُهُمْ وَالْكُلُّ يُدْعَى بِغِلْمَانِي
میں حقیقتاً قطب اقطاب وجود ہوں		میں انکا حاکم ہوں اور ان میں کا ہر ایک میرا خادم کہا جاتا ہے
سَلُونِي عَنِ الْمَسْرَى إِلَى ذُرْوَةِ الرِّضَا	١٨	سَلُونِي عَنِ الْقَاصِي سَلُونِي عَنِ الدَّانِ
مجھ سے سدرۃ المنتہےٰ تک میری سیر کی باتیں پوچھو		مجھ سے جو دور ہے اور جو مجھ سے نزدیک ہے اس سے میا فت کرو
سَلُونِي عَنِ الْعُلْيَا سَلُونِي عَنِ الثَّرَى	١٩	وَعَنْ تَحْتِ تَحْتِ الْأَنْسِ وَالْجَانِ
مجھ سے بلندی اور مجھ سے پستی کے متعلق پوچھو		بلکہ نیچے سے نیچے تحت الثریٰ اور انس جن کے بارے میں دریافت کرو
فَكَمْ لِي عَذُولٌ فِي مُحِبَّتِكُمْ	٢١	مَا كَانَ مَا كَانَ فِي الْحُبِّ الْجَانِي
آپ کی محبت پر کتنوں نے مجھ پر ملامت کی		مگر آپ کی محبت میں مجھ پر جو ملامت ہوئی سو ہوئی

٢٠
تشریح :-
جب محبت آشکار ہو گئی تو ہر طرف سے
ملامت شروع ہو گئی۔ مگر عاشق صادق نے
اس کی پرواہ نہیں کی ہے
خلق کی گو بد گمانی ہے
آہ سے آہ سے ہی کیوں خلق نار الکاریست
حضرت البوصیری فرماتے ہیں۔
یا لائمی فی الھوی العذری معذرۃً
منی الیک ولو انصفت لم تلم

ادمانی الوصل فی حاناته جلموا	٢١	حتی غدوت لها بین ادنانی
تمادی کے لئے محبت نے وصل سے یہی سکھا کام ہوا		یہاں تک کہ میں نے جھیا محبت کے درمیان یا صبح کی
شربت کاسا یکاسا من محبتکم	٢٢	وکاس صرف علی معکوف ادنانی
میں نے دور لیے تو تیرے کے ایک آپکا پیالہ محبت		اور دوسرا شراب خاص کا جو میخواروں میں گردش کر رہا ہے
قدیمة مزجت روحی بها ودمی	٢٣	وهی التی لم تزل روحی وریحانی
ازل سے میری روح اور میرا خون اس شراب سے آمیختہ کر دئے گئے		اسلئے اب یہ ہمیشہ میری عین (راحت) و سرور و شادمانی کا موجب ہے
وتعشق الروح من حین اثرها	٢٤	ویسکر السکر منی حین یغشانی
مے محبت کے اثر سے میری روح کو عشق ہے		اور جب تک مجھے مدہوشی ہوتی ہے تو سکر بھی خود حالت سکر میں ہوتا ہے
حدیثها من قدیم العهد فی اذنی	٢٥	فخلنی من حدیث الحادث الفانی
میرے کانوں میں روز ازل سے اسکا ذکر ہے		پس مجھے دیگر تغیر پذیر اور فانی گفتگو سے معاف رکھو
انا الندیم الذی تم السرور له	٢٦	من کان یعشق رب الحان یهوانی
میں ایسا ہم نشین ہوں کہ جس کا سرور کامل ابدی و سرمدی ہے		جو شخص اس میکدے کے ساقی و مالک کا عاشق کا دم بھرتا ہے میرا دم بھرتا ہے سارا زمانہ
اضمرت ودا بفرد لا یناسبنی	٢٧	الا فتی سره فی السر ناجانی
میں فرد فرد ہو گیا میں کسی سے منسوب نہیں		بجز اس نوجوان کے جسکا بھید تیرے بھید سے سرگوشی کیا کرتا ہے

فائدہ
شرح ۲۲: سے عشق الٰہی [illegible] روز ازل سے [illegible] دنیا کی جانب [illegible] دنیا میں [illegible] عشق الٰہی [illegible] اس حقیقت کو [illegible] کیفیت [illegible] بیان [illegible] محبت [illegible]

شرح ۲۷: ان [illegible] اشعار میں حضور پر نور صلی اللہ علیہ [illegible] کی جانب اشارہ ہے [illegible] معرفت الٰہی [illegible] بعد [illegible] اگر حضور نہ ہوتے [illegible] لولاک لما خلقت الافلاک [illegible]

طُوفُوا بِقَبْرِيَةِ لِلعَالَمِينَ غِنیً	۲۸	عَنْ لَثمِ تُرْبٍ وَاَحجَارٍ وَاَرکَانِ
دہنذا تم اس مزار انوار کا طواف کرو جس سے دونوں جہان کی دولت ملتی ہے		تمام مٹی پتھر اور ارکان کے چومنے سے بے نیاز ہو جاتی ہے
اِنْ یَسْئَلُوا عَنْ عُلُومِی قُلْتُ مُنْتَضِحًا	۲۹	اَوْ یَسْئَلُوا عَنْ مَقَامِی قُلْتُ جِیلَانِ
اگر لوگ میرے علوم کے بارے میں دریافت کریں تو میں وضاحت سے بیان کروں گا		یا وہ میرا مقام دریافت کریں تو کہہ دوں گا کہ میرا مولا جیلان ہے
ثُمَّ الصَّلٰوۃُ عَلَی المُختَارِ سَیِّدِنَا	۳۰	مُحَمَّدِ المُصطَفٰی مِنْ بَلَدِ عَدْنَانِ
پھر درود ہمارے مالک و مختار و سردار		محمد مصطفٰی پر جو عدنانی ہیں

وَلَهٗ ۲۹

اَنَا القُرآنُ وَالسَّبعُ المَثَانِی	۱	وَرُوحُ الرُّوحِ لَا رُوحُ الاَوَانِی
میں قرآن اور سبع مثانی ہوں		اور میں جان جاں ہوں نہ کہ اجساد کی جان
فَلَا تَنظُر بِطَرفِكَ نَحوَ جِسمِی	۲	وَعُدَّ عَنِ النَّنَاغُمِ بِالمَعَانِی
پس اپنی نگاہ سے میرے جسم کو نہ دیکھ		بلکہ میرے باطنی نغموں کو شمار کر
وَغُصْ فِی بَحرِ ذَاتِ الذَّاتِ تَنظُر	۳	مَعَانِی مَا تَبَدَّتْ لِلعِیَانِ
اور بحر ذات میں غوطہ زنی کر جب تو دیکھے گا		وہ اسرار جو عیاناً ظاہر نہیں ہوئے

وَاسرارِی قرأتُ مُلبِهماتٍ	۴	مُستترۃٍ بارْوَاحِ المُعَانی
اور میرے اسرار کی مثال ایسی ہے جیسے کسی مبہم عبارات کا پڑھنا		جو لطائف اسرار سے پوشیدہ ہے
فَمَن فَهِمَ الاشَارۃ فلیصُنْهَا	۵	والّا سوف یُقتلُ بالسّنانِ
جس نے یہ اشارت سمجھ لی تو اسکو ان اسرار کی صیانت کرنی چاہیے		ورنہ وہ شریعت کے ماتحت سے قتل کر دیا جائے گا
کحَلّاجِ المحبّۃ اِذ تبدّتْ	۶	لہٗ شمسُ الحقیقۃ بالتّدانِ
جس طرح منصور حلاج کا حال ہوا جب		ان پر آفتاب حقیقت جلوہ گر ہو گیا
فقال انا ھو الحقّ الذی لَا	۷	یُغیّر ذاتہٗ مرّ الزمانِ
اور وہ پکار اٹھے میں ہی وہ حق ہوں		جسکی ذات رفتار زمانہ سے متغیر نہ ہوگی

ماخوذ از بہجۃ الاسرار صـ ۱۲۱

وَلہٗ ۵۰

اَصبحتُ اَلطفُ مِن مرّ النسیم سرِی	۱	علی الرّیاض وکاد الوھمُ یوھمنی
میں نسیم صبحگاہی کی رفتار سے زیادہ لطیف ہو گیا		جو گلستان پر چلا کرتی ہے اور قریب تھا کہ میرا وجود ہی موہوم ہو جاتا
مِن کُلّ معنیً لطیفٍ اجتلی قدحًا	۲	وکُلّ ناطقۃٍ فی الکونِ تطرُبنی
ہر رمز لطیف سے میرا پیالہ لبریز ہے		اور دنیا کی ہر گویائی مجھے وجد میں لاتی ہے

حل لغات
صیانت۔ حفاظت۔ سنان۔ نیزہ

تشریح:۔
علمائے ظاہری ظاہری احوال و اقوال پر فتوے صادر کرتے ہیں۔ علمائے باطن راز و اسرار علم طریقت ہوتے ہیں۔ منصور نے انا الحق کہا تو علمائے ظاہر نے فتوے دے کر ان کو سولی پر چڑھا دیا۔ علمائے باطن سمجھ گئے تو انہوں نے اسکو غلبہ حال سے تعبیر کیا اور یہ جواب دیا کہ
روا باشد انا الحق از درختے
چرا نہ بود روا از نیک بختے
حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں جو اسرار جانتا ہوں ان کا اعلان کر دوں تو میری گردن اڑا دی جائے گی

تشریح:۔
نفوس قدسیہ کی لطافت کو نسیم سحری کی لطافت سے کیا نسبت۔ ان کا لباس بشریت بھی کثافت [illegible] نہیں ہو سکتا وہ اپنے وجد کو

[illegible]

تعول مولانا روم [illegible]

حل لغات
لیال۔ جمع لیلۃ رات جمع لیال

وله ۵۱

الیس للانسان ان لیا لیا	۱	تمر بلا نفع فتحسب عن عمری
کیا انسان کیلئے یہ نقصان اور حیا کی بات نہیں کہ راتیں		بلا استفادہ کے بیکار گذاریں اور وہ عمر میں شمار و محسوب ہوں

(قلائد الجواہر ۲۰)

وله ۵۲

ساشربها فی کل دیر وبیعة	۱	واظهر للعشاق دینی ومذهبی
میں ہر دیر و کلیسا میں مے محبت نوش کرونگا		اور عاشق پر اپنا مسلک و مشرب ظاہر کروں گا
واضرب فوق السطح بالدف جلوة	۲	لکاساتها لا فی الزوایات تختبی
اور بلند و بالا مقام سے ببانگ دھل		ساغر محبت چھلکاؤں گا کسی گوشے یا کوٹھری میں مجھے پینے کی حاجت نہیں

قلائد الجواہر ۲۲

وله ۵۳

وجودک افنی بالحقیقة موجودی	۱	وانت مرادی فی الانام ومقصودی
تیرے وجود نے فی الحقیقت میرے وجود کو فنا کر دیا		اور تو ہی تمام خلق میں میرا مطلوب و مقصود ہے

حل لغات
فوق۔ اوپر۔ فوق السطح۔ بالائے سطح۔ کاسات۔ پیالہ جمع کاسات۔ زاویہ۔ گوشہ

حل لغات: سفینہ۔ کشتی سفن جمع۔ استوا

تشریح: قیام کرنا، ٹھہرنا۔

تجلیت لی فی کل معنی یلوح لی	۲	ولا مشهد الا و معناک مشهودی
تو نے ہر طرح اپنی تجلیات سے مجھے روشن کر دیا		اب ایسا کوئی عالم مشہود نہیں جس میں تیرا جلوہ مجھے نظر نہ آتے ہوں
جلست بسفن العشق فی بحر حبکم	۳	فتمت بها حتی استویت علی الجودی
میں آپ کے سمندر محبت میں سفینہ عشق میں بیٹھ گیا		اور کامیابی سے وہ کوہ جودی پر ٹھہر گیا
تعرض موسی القلب للنار یبتغی	۴	هدی قبسا لما اتی طورها نودی
موسیٰ قلب نے آتش (عشق) کی جستجو کی		تاکہ سوز و گداز محبت سے آشنا ہو ایہاں تک کہ طور تک رسائی ہو گئی اور محبوب حقیقی نے ندا دی
رکبت براق الوجد فی عالم السری	۵	فما زال یمشی بی الی عرش توحیدی
میں عالم باطن میں براق وجد پر سوار ہوا		جو بلا وقفہ عرش توحید تک چڑھتا ہی گیا
فنادانی سرا فنودیت جهرة	۶	تجلی لی المحبوب ربی و معبودی
جب اس نے آہستہ ندا دی تمہیں نے باآواز بلند پکارا		اور میرے رب اور محبوب معبود نے میرے لئے تجلی کی
انا قطب حامی الوقت عبد القادر	۷	فهذا مولدی فی الانام و مقصودی
میں قطب زمن دستگیر زماں ہوں اور اس مقام پر رسائی سے میرا انشاد خلق کی دستگیری ہے		

ولہ

سادتی سادتی بحقی علیکم	۱	اننی عندکم عزیز و غالی
میرے آقا میرے سردار تمہیں میرے حق کی قسم		بالیقین میں تمہارے نزدیک عزیز و گراں قدر ہوں

حل لغات: سید۔ سردار، سادات جمع

حل لغات: مات - فوت ہوگیا - فنا ہوگیا - وھم - گمان
بان - ظاہر ہوگیا - عیاں ہوگیا
خیال

حل لغات: ساقی - پلانے والا - جمع سقاتی - روّق
صاف اور خالص - ملا - بھر دیا

مابقی لی حبیبٌ قلبی سواکم	۲	ماتَ وَھمی بکم وبانَ خیالی
میرے قلب کے لئے آپکے سوا کوئی محبوب نہیں ہے		میرا خیال آپ میں فنا ہوگیا اور میرا اقتضا ظاہر ہوگیا
بحیاتی علیکمو یا سقاتی	۳	روّقوا الکاس انّ حِبّی ملا لی
مجھے بلانے والو! تمہیں میری حیات کی قسم		وہ خالص شراب دو جسکو میرے محبوب نے ساغر میں میرے لئے بھرا
وَاَدیروا الکؤس بین الندامی	۴	فجمیعُ الانام سُکری بحالی
اور تمام ہم نشینوں میں ساغر چھلکاؤ		کہ تم لوگ میری طرح مدہوش ہو جائیں

ولهٗ

السُّکرُ راحی وذکرُ الحقّ مطلوبی	۱	وقبلتی وجہُ حِبّی فی الغیاھیب
مے میری جان ہے اور حق میرا مقصود ہے		اور تاریکیوں میں رخ محبوب میرا قبلہ ہے
وجامعی مجلسی والدّرسُ سُنّتی	۲	ومنبری فکرتی والعلمُ مطلوبی
اور میری نشست درسگاہ میں ہوتی ہے اور درس تعلیم میرا طریقہ ہے		اور بر سر منبر اپنے افکار کو پیش کرتا ہوں کہ علم ہی میرا مطلوب
وحضرتی زَھرُ عزمی والصّفا قدحی	۳	والانسُ عودی واوتاری ومشروبی
اور میری شگفتگی میرے عزم کی تر و تازگی اور صدق و صفا پیالہ ہے		اور انس و محبت میرا رباب وچنگ اور میرا مشروب ہے

حل لغات: عود - رباب - اوتار - چنگ
خضر - سرسبزی - زھر - تازگی - قدح - پیالہ

تشریح: من عال دل خود را باعشق تو ام گفت
پس قصہ الکریم باچنگ و رباب اوتی

تشریح: حضرت امام غزالی درسگاہ نظامیہ کی صدارت ترک کرنے کے چار سال بعد یہ سید عبدالقادر جیلانی نے اس کرسی صدارت کو زینت دی اور علوم دین کی تعلیم دینے کے علاوہ ایک عرصہ دراز تک بر سر منبر معارف و حقائق کے خطبات سے دلوں کو زندگی بخشی۔

وسِرْتُ فی موکب التّصریف فی ملأٍ	۴	مِنْ فوقُ شرحِ اشارالتی وترقیبی
اور میں نے صاحبان تصرف کے جلوس میں ملاء اعلیٰ کی سیر کی		جسکی شرح نہ اشارہ وکنایہ سے ممکن ہے نہ لفظاً ومعنیً ہے
والاولیاء سُعاتی کُلّهم خدمی	۵	مِنْ تحتِ حُکمی جمیعاً حول مرکوبی
اور تمام اولیاء میرے پیشکار اور میرے خادم ہیں		سب میرے زیر حکم ہیں یہ سب میری سواری کے اردگرد رہتے ہیں
اذا تکلّمتُ مِنْ عزمی علی جبلٍ	۶	اضحیٰ هباءً نثاراً من تراقبی
جب میں پہاڑ پر اپنے عزم وحوصلہ کی بات کرتا ہوں		تو وہ میری کڑک سے پارہ پارہ ہو جاتا ہے
اللہ قربنی مِن فوقِ منزلتی	۷	وقال لی طِبْ باوقاتی وتقریبی
اللہ تعالیٰ نے مجھے بلند و بالا دولت قرب سے سرفراز کیا ہے		اور مجھے خوش وقتی اور قرب پر ان پر مسرت کیلئے ارشاد فرما رہا ہے
وعبدُ قادرٍ اسمی ونلتُ منزلتی	۸	وجدّی المصطفیٰ روحی ومحبوبی
اور میرا نام عبد قادر ہے اور میں نے بڑا مرتبہ پایا ہے		میرے جد امجد (محمدؐ) مصطفیٰ ہیں جو میری روح اور میرے محبوب ہیں

وله من دقایقه

(ماخوذ از قلمی نسخہ)

غنیۃ الطالبین میں مرقوم ہے کہ جو شخص یہ اشعار ہر روز چھ بار اور ایک روایت کے مطابق سات بار پڑھے گا تو وہ بے شمار عجائب دیکھے گا مگر صدق نیت، اخلاص، رابطہ اور توجہ قلب شرط ہے۔

قلبی قطبی وقالبی لُبانی	۱	سرّی خضری وعینه عرفانی
میرا دل میرا قطب ہے اور میرا قالب میرا خیابان		میرا راز میرا خضر (راہ) ہے اور اسکا چشمہ میرا عرفان ہے

حل لغات ۴

موکب۔ جلوس۔ ملاء کے لفظی معنی بھر نے کے ہیں اس کے خلاف یہاں ملاء اعلیٰ مراد ہے۔ غلط ہے

تشریح ۱۔

وصال وعشق الٰہی کی کیفیت کا اظہار ناممکن ومحال ہے بقول جگر مراد آبادی ؎

عشق اک ایسی چیز ہے جو حرف وحکایت میں نہیں
لفظ ومعنی میں نہیں سیرت وصورت میں نہیں

تشریح ۵

امروز آں شاہ شہاں آید سوئے گلستاں
چوں یک سواراں یک طرف مسکیں گدایاں یک طرف

حل لغات ۷

تقریب۔ نزدیکی۔ منزل۔ اترنے کی جگہ۔ مرتبہ۔ طب۔ ٹھیک ہو جا۔ خوش ہو جا

۲	هَارُون عَقلی وکلیمی رُوحی	فرعون نَفسی والهوىٰ هامانی
	ہارون میری عقل ہے اور کلیم میری روح ہے	میرا فرعون میرا نفس ہے اور میری خواہش نفس میرا ہامان ہے

وَلَـہٗ

هـذه المنظومة تسمّٰی بالوسیلة ووقت قراءتها قبل الذکر۔ وقال وحید العصر السید وحید القادری الموسوی الجیلانی ان هذه القصیدة مجرّبة لقضاء الحوائج

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

۱	نَظَرتُ بعینِ الفکرِ فی خان حَضرَتی	حبیبٌ تجلّٰی للقلوب فَحَنَّتی
	میں نے اپنے گھر ہی میں جب بنظر تفکر دیکھا	یہ پایا کہ ایک حبیب نے دلوں پہ تجلی اور اپنے رحمتوں کی بارش کی ہے
۲	سَقَانی بکاسٍ مِن مُدامةِ حُبّہٖ	فکانَ مِنَ السَّاقی خُماری وَسُکرَتی
	مجھے (میرے حبیب نے) اپنی مئے محبت کا ساغر پلایا	تو مجھے بھی نشہ چڑھ گیا میرے ساقی کے خمار سے
۳	یُنادِمُنی فی کُلِّ یومٍ ولَیلَۃٍ	وما زال یَرعانی بعینِ العنایۃِ
	ہر روز و شب وہ مجھے دولت قرب سے آراستہ کرتا ہے	اور ہمیشہ اپنی چشم عنایت سے نگرانی فرماتا ہے
۴	ضریحی بیتُ اللّٰہِ مَن جاءَ زارَہٗ	بھرولۃٍ یحظیٰ بعزٍّ ورفعۃٍ
	میری آخری آرام گاہ (قبر) بیت اللہ جسکی زیارت کرتے ہو	دوڑتا ہوا آتا ہے عزت و رفعت سے حصہ پاتا ہے

وَامْرِیْ بِاَمْرِ اللهِ قُلْتُ کُنْ فَیَکُوْنُ	۵	وَکُلٌّ بِاَمْرِ اللهِ حُکْمِیْ وَقُدْرَتِیْ
اور میرا حکم اللہ کے حکم سے ہے میں کسی چیز کو کہتا ہوں ہو جا تو ہو جاتی		میرا حکم ہو یا میری قدرت سب اللہ کے حکم سے ہے
فَاَصْبَحْتُ فِی الْوَادِ الْمُقَدَّسِ جَالِسًا	٦	عَلٰی طُوْرِ سِیْنَا قَدْ سَمَوْتُ بِخَلْوَتِیْ
میں نے بیٹھے ہوئے وادی مقدس میں صبح کی		طور سینا پر اور میری خلوت گزینی سے میرا رتبہ بلند ہوگیا
وَطَافَتْ بِیَ الْاَکْوَانُ مِنْ کُلِّ جَانِبٍ	۷	فَصِرْتُ لَهَا اَهْلًا بِکُلِّ فَضِیْلَتِیْ
تمام کائنات ہر جانب سے میرا طواف کرنے لگی		اور میں بہمہ فضیلت اس کا اہل ہوگیا
وَلِیْ عَلَمٌ فِیْ ذِرْوَةِ الْمَجْدِ قَائِمٌ	۸	رَفِیْعُ الْبِنَا یَهْوِیْ بِهٖ کُلُّ اُمَّتِیْ
میرا جھنڈا بالائے سرکوہ عظمت کھڑا لہرا رہا ہے		یہ وہ مقام رفعت ہے جس کی طرف ہر قوم بقصد عقیدت و نیاز دوڑ رہی ہے
فَلَا عِلْمَ اِلَّا مِنْ بِحَارٍ وَرَدْتُهَا	۹	وَلَا نَقْلَ اِلَّا مِنْ صَحِیْحِ رِوَایَتِیْ
کوئی ایسا علم نہیں جو ان سمندروں سے ہو جنکو میں نے پار کیا ہے		اور کوئی ایسی روایت نہیں جو میری صحیح روایت سے نہ ہو
عَلَی الدُّرَّةِ الْبَیْضَاءِ کَانَ اجْتِمَاعُنَا	١٠	وَفِیْ قَابِ قَوْسَیْنِ اجْتِمَاعُ اَحِبَّتِیْ
افق اعلیٰ پر ہمارا اجتماع تھا		مقام قاب قوسین میں تمام احباب مجتمع تھے
وَعَایَنْتُ اِسْرَافِیْلَ وَاللَّوْحَ وَالرِّضَا	١١	وَشَاهَدْتُ اَنْوَارَ الْجَلَالِ بِنَظْرَتِیْ
اور میں نے اسرافیل اور لوح محفوظ اور مقام رضا کو دیکھا		اور اپنی نظر سے انوار جلال دیکھے

وشاهدت ما فوق السموات كلها	۱۲	كذا العرش والكرسي في قبضتي
اور میں آسمانوں کے اوپر سب دیکھ لیا		چنانچہ اس طرح عرش و کرسی کو بھی طے کر لیا
وكل بلاد الله ملكي حقيقة	۱۳	واقطابها من تحت حكمي وطاعتي
اور دیکھا جائے تو فی الحقیقت اللہ کے تمام شہر میرا ملک ہیں		اور اس کے اقطاب میرے زیر حکم و اتباع ہیں
وذكري جلا الابصار بعد غشائها	۱۴	واحيي فؤاد الصب بعد القطيعة
اور میرے ذکر نے نگاہوں کو ان پر پردہ پڑنے کے بعد روشن کر دیا		اور عاشقوں کے دل ٹوٹ جانے کے بعد انکو زندگی بخشی
حفظت جميع العلم صرت طرازه	۱۵	على خلعة اتشرفت في حسن خلوتي
میں نے تمام علوم حفظ کر لئے یہاں تک کہ علامۂ روزگار ہو گیا		اور مجھے میری پسندیدہ خلوتوں میں خلعت بزرگی سے نوازا گیا
قطعت جميع الحجب للحب قاصدا	۱۶	ومازلت ارقى سائرا في محبتي
میں نے رہگذر عشق کا قصد کیا اور سارے حجابات چاک کر دئے		اور اس رہ عشق و محبت میں ہمیشہ بڑھتا اور چلتا ہی گیا
تجلى لي الساقي وقال الي قم	۱۷	فهذا شراب الوصل في خان جمرتي
ساقی نے میرے لئے تجلی کی اور کہا کہ اٹھ اور میری طرف آ		کہ تیرے لئے میکدے میں مئے وصال رکھی ہے
تقدم ولا تخشى كشفا حجابنا	۱۸	تملى هنيئا بالشراب ورويتي
آگے بڑھ خوف نہ کر ہم نے پردے اٹھا دئے ہیں		لہذا خوشگوار شراب اور میری رویت کا جواب [illegible] ہو

حل لغات

جلا۔ روشن کر دیا۔ منور کر دیا

غشاء۔ پردہ۔

صب۔ عاشق۔ قطیعۃ۔ جدا ہونا

حل لغات

حصلت۔ واحد متکلم میں نے حاصل کیا۔

صرت۔ میں ہو گیا۔ طرازہ۔ لب لباب

روزگار۔ شرافت۔ بزرگی

حل لغات ۱۹: قدوم - آنا، آمد - تقدم - آگے بڑھنا - میلان - رغبت - [illegible] - ہنیئاً - خوشگوار - قرآن میں ہنیئاً و مریئاً آیا ہے۔

حل لغات ۲۰: شطحیات - وجد کے کلمات - نفیس - پاکیزہ - لطیف - قرآن میں شراباً طہوراً آیا ہے۔

مصرع اول	نمبر	مصرع ثانی
وسقّانی الساقی الیہ وقال لی	۱۹	تلذذ بہذا الکأس وادن بحضرتی
اور ساقی نے جام محبت مجھ سے قریب کر دیا اور کہا		اس جام سے لطف اندوز ہو اور میرا قرب حاصل کر
شطحت بہا شرقاً وغرباً وقبلۃً	۲۰	وبرّاً وبحراً من نفایس خمرتی
میں مشرق و مغرب اور کعبہ		اور خشکی و تری میں شراب طہور کی لطافت کے اثر سے نعرے بلند کرنے لگا
وشاہدت معنیً لو بدا کشف سرّہ	۲۱	لصمّ الجبال الراسیات لدکّت
اور میں نے علم باطن کے وہ اسرار دیکھے کہ اگر ان کو ظاہر کیا جائے		تو بلند سے بلند پہاڑ بھی پاش پاش ہو جائے
ومطلع الشمس الافق ثمّ مغیبہا	۲۲	واقطار ارض اللہ فی حال خطوتی
آفتاب کے طلوع پھر غروب ہونے کی جگہ		اور اللہ کی زمین کے کنارے میرے لئے ایک قدم کی مسافت ہے
اقلّبہا فی راحتی لکورۃ	۲۳	اطوف بہا سبعاً علی قدر لمحۃ
میں اپنے کف دست میں اس کو ایک کرہ (گیند) کی مانند		اور ایک لمحہ میں اس کے سات چکر لگاتا ہوں
انا قطب اقطاب الوجود حقیقۃً	۲۴	علی سائر الاقطاب عزّی وحرمتی
میں حقیقت میں قطب الاقطاب ہوں عالم وجود کا		تمام اقطاب پر میری عزت و حرمت لازم ہے
توسّل بنا فی کلّ ہول وشدّۃ	۲۵	اغثک فی الاشیاء طرّاً بہمّتی
ہر پریشانی و مشکل میں ہم سے توسل کر		میں اس بارے میں یہ ملا اپنی ہمت سے تیری مدد کروں گا

حل لغات ۲۱: صم - خاموش، ساکت - راسیات - بلند - لدکت - یقیناً پارہ پارہ ہو جائے گی۔

نوٹ: بہجۃ الاسرار میں واقطع ارض اللہ منقول ہے میں نے فیوضات ربانیہ سے واقطار ارض اللہ نقل کیا ہے۔

حل لغات ۲۳: راحۃ - ہتھیلی - کف دست - کرۃ - گیند - [illegible] زمین عام طور پر بولا جاتا ہے [illegible] چکر لگانا [illegible] اطراف سات [illegible]

تشریح ۲۴: [illegible] سب ادب رکھتے ہیں دل میں مرے آقا تیرا

حل لغات ۲۵: توسل - وسیلہ - ہول - پریشانی - شدۃ - مشکل - اغثک - فریاد رسی - [illegible]

تشریح: [illegible]

انا لمریدی حافظ ما یخافه	۲۶	واحرسه من کل شر وفتنة
میں ہر اس چیز سے جو اسکو خوفزدہ کرے اپنے مرید کا حافظ ہوں		اور میں ہر برائی و فتنہ میں اسکی نگرانی کروں گا
مریدی اذا ما کان شرقا ومغربا	۲۷	اغثه اذا نادانی من کل بلدة
میرا مرید مشرق میں ہو یا مغرب میں		کسی شہر سے وہ مجھے پکارے تو میں اسکی فریاد کو پہنچونگا
فیا منشدا للنظم فله ولا تخف	۲۸	فانک محروس بعین العنایة
پس اے اس نظم کے پڑھنے والے اسے پڑھتا جا اور خوف نہ کر		کیونکہ تو میری چشم عنایت کی پناہ میں ہے
فکن قادری الوقت لله مخلصا	۲۹	تعیش سعیدا صادقا بمحبتی
تو اپنے وقت کا اللہ کیلئے خلوص دل قادری ہو جا		میری محبت سے تو صدق و صفا کی زندگی بسر کریگا
ونثنی صلاة الله ثم سلامه	۳۰	علی خیر خلق الله جدی ونسبتی
اور ہم صلوٰۃ و سلام عرض کرتے ہیں		اللہ کے بہترین مخلوق پر جو میرے دادا ہیں جن سے میں مشہور ہوں
وجدی رسول الله اعنی محمدا	۳۱	انا عبد قادر دام عزی ورفعتی
اور میرے دادا رسول اللہ (سیدنا) محمد صلعم ہیں		میں عبد القادر رسول اللہ اس عزت و رفعت کو ہمیشہ رکھے

بہجۃ الاسرار - فتوحات ربانیہ

نوٹ:- شعر ۲۶ تا ۳۱ بہجۃ الاسرار سے منقول ہے۔ فیوضات ربانیہ میں آخری شعر حسب ذیل ہے۔

ولہ

وَلَمَّا صَفَا قَلْبِی وَطَابَتْ سَرِیرَتِی	۱	وَمِنِّی دَنَا صَحْوِی لِفَتْحِ بَصِیرَتِی
اور جب میرا دل منوّر ہو گیا اور میری نیت ستھری ہو گئی		اور میری فتح بصیرت کے لئے مئے محبت میرے نزدیک ہو گئی
شَهِدْتُ بِاَنَّ اللّٰهَ وَالِی وِلَایَتِی	۲	وَقَدَّمَنِی بِالتَّصْرِیفِ فِی کُلِّ حَالَتِی
گواہی براینکہ سبحان۔ بود والی ولایت من با		تعرف امورم داد سبقت۔ بہ جملہ سابقان در کل حالت
سَقَانِی رَبِّی مِنْ کُؤُوسِ شَرَابِهِ	۳	وَاَسْکَرَنِی حَقًّا فَهِمْتُ بِسُکْرَتِی
مرا نوشاند علاقم ز رحمت۔ پر از مے کاسئے جوش قربت		تمام کردست از نشہ خاص۔ بہ خواہش خواستم مستی ز اخلاص
وَمَلَّکَنِی کُلَّ الْجِنَانِ وَمَا حَوٰی	۴	وَکُلُّ مُلُوکِ الْعَالَمِیْنَ رَعِیَّتِی
مرا مالک بہ ہر اک جنان ساخت۔ ہوائے قدرتم ایزد برافراخت		منم بر جملہ عالم شاہ حاکم۔ رعیت ہائے ما شاہان عالم
وَشَادُسُ مُلْکِی سَارَ شَرْقًا وَمَغْرِبًا	۵	وَصِرْتُ لِاَهْلِ الْکَوْنِ غَوْثًا وَرَحْمَةً
نقیب ملک من تا شرق در سیر ز شرق و غرب در حکم بہ تسخیر		شدم بر اہل عالم غوث رحمت۔ خدایم ساخت مخصوصم بقدرت
وَجَالَتْ خُیُولِی فِی الْاَرَاضِی جَمِیعِهَا	۶	وَزُفَّتْ لِی الْکَاسَاتُ مِنْ کُلِّ وِجْهَتِی
اور میرے گھوڑوں نے تمام اقطاع ارض میں چھلانگیں لگائیں		اور میرے لئے ہر طرف ساغر چھلکائے گئے

حل لغات ۲
صفا۔ صاف ہوا۔ طاب۔ پاک ہوا
دنو۔ نزدیک ہونا۔ بصارت۔ چشم
کی بینائی۔ بصیرت۔ چشم قلب کی بینائی
قدام۔ سبقت دی۔ تصرف۔ یہ معنی
عام اردو میں بھی مستعمل ہے

پہلا شعر حضرت جامی کے نسخہ میں نہیں ہے
یہ بھی قلمی نسخہ میں تھا تو تحریر کر دیا۔ دونوں
اشعار قلمیہ بروزن قصیدہ ہیں ان کا مفہوم یہ
ہے کہ صفائی قلب اور نیک نیتی اور اس
سے سرشاری حاصل ہو تو بصیرت کا دروازہ
کھل جاتا ہے۔ علم باطن کے اسرار منکشف
ہونے لگتے ہیں جب حضور غوثیت مآب نے
ان اوصاف میں کمال حاصل کیا تو آپ کو
تصرف فی الکون کی طاقت و قوت دی گئی

حل لغات ۳
سقاية۔ پلانا۔ سقانی۔ مجھے پلایا
ہام۔ ہیم۔ سرگشتہ ہونا

تشریح:
مئے الفت سے اپنی خم کے خم میرے دل کا پیمانہ
رہے لاکھوں برس ساقی ترا آباد میخانہ

حل لغات ۴
ملک۔ مالک بنا دیا۔ رعیت۔ مسلط کر دیا
احاطہ کرنا۔ گھیر لینا۔ محیط۔ گھیرنے والا

حل لغات ۵
شاوش۔ نقیب۔ غوث۔ فریاد رس
سار۔ سیر کیا

حل لغات ۶
جول۔ گھومنا۔ خیل۔ گھوڑا۔ ارض۔ زمین
جمع اراضی
دونوں نسخوں میں زُفّت کے بجائے رُدّت آیا ہے
لیکن چونکہ بعض نسخوں میں زُفّت کا لفظ آیا ہے
اس لئے میں نے زُفّت کو ترجیح دی ہے۔

وَدُقَّتْ لِی الرَّایَاتُ فِی الْاَرْضِ وَالسَّمَاء	۷	وَاَهْلُ السَّمَا وَالْاَرْضِ یَعْلَمُ سَطْوَتِیْ
زمین و آسمان میں میرے جھنڈے		اور آسمان و زمین والے میری سطوت جان گئے
رُفِعَتْ عَلٰی مَنْ یَدَّعِی الْحُبَّ فِی الْوَرٰی	۸	فَقَرَّبَنِی الْمَوْلٰی فَاَقْرَبُ بِدَوْلَتِیْ
بلندم من بر فقیہائے اولی۔ ہر کو سازد اندر حب دعوی		عطایم کرد مولی قرب قربت۔ بیا از قرب من برگیر دولت
وَمَنْ کَانَ قَبْلِیْ یَدَّعِیْ فِیْکُمُ الْهَوٰی	۹	یُطَاوِلُنِیْ اِنْ کَانَ یَقْوٰی لِسَطْوَتِیْ
اور جو میرے پہلے گذر چکا ہے وہ تمہارے درمیان عشق کا مدعی ہے		تو وہ میرے مقابل آئے اگر وہ اپنی سطوت میں مجھ سے طاقتور ہے
شَرِبْتُ بِکَاسَاتِ الْغَرَامِ سُلَافَةً	۱۰	بِهَا اَنْعَشَتْ قَلْبِیْ وَجِسْمِیْ وَمُهْجَتِیْ
میں نے جامہائے عشق سے مئے خوشگوار نوش کی ہے		جس سے دل جسم اور جان تینوں بیخود ہو گئے
وَفِیْ خَانِنَا فَادْخُلْ تَرَی الْکَاسَ دَائِرًا	۱۱	وَمَا شَرِبَ الْعُشَّاقُ اِلَّا بَقِیَّتِیْ
میرے میکدے میں داخل ہو جا تجھے وہاں جام محبت کا دور چلتا ہوا نظر آئیگا		(لیکن حقیقت پوچھو تو) دوسرے عشاق نے میری پس خوردہ شراب نوش کی
وَصِرْتُ اَنَا السَّاقِیْ لِمَنْ کَانَ حَاضِرًا	۱۲	اُدِیْرُ عَلَیْهِمْ کَرَّةً بَعْدَ کَرَّةٍ
اور ہر حاضر کے لئے میں ساقی ہو گیا		اور ان کو جام پہ جام پلاتا گیا
وَقَفْتُ بِبَابِ اللّٰهِ وَحْدِیْ مُوَحِّدًا	۱۳	وَنُوْدِیْتُ یَا جِیْلَانِیْ اُدْخُلْ لِحَضْرَتِیْ
میں تنہا باب ایزدی پر اسکے توحید کے گن گاتا ہوا ٹھہر گیا		اور مجھے ندا دی گئی کہ اے جیلانی میری بارگاہ میں حاضر ہو جا

انا كنتُ فى العُليا بنورِ محمّدٍ	١٤	وفى قاب قوسين اجتماع احبّتى
میں عالم بالا میں نور محمد کے ہمراہ تھا		اور اسوقت میں جبکہ قاب قوسین یعنی شب اسریٰ میں محبوبان الٰہی کا اجتماع ہوا
انا كنتُ فى العُليا بنورِ محمّدٍ	١٥	بمكنونِ علم الله قبل النبوة
منم بوده به علو پاک قدرت ـ بنور احدی همراز رحمت		بمکنونات علم الله بقدرت ـ بقبل القبل از قبل نبوت
انا قادرىُّ الوقتِ قطبًا مُبجّلًا	١٦	يطوفُ لى الافلاكُ فى حين حضرتى
منم قادر بوقت و قطب روشن ـ که دایم وقت ما باشد مزین		طواف ما کند افلاک بیحد ـ به گرد حضرتم هر وقت کاہے
ملكتُ بلادَ الله شرقًا ومغربًا	١٧	وان شئتُ افنيتُ الانامَ بلحظتى
بلاد خود به ملکم دار مولیٰ ـ زشرق و غرب تا اقصیٰ و علیا		اگر خواهم کنم نابود عالم ـ بیک نظرم همه احقر و اعظم
وانظرُ ما فى اللوحِ من كلّ آيةٍ	١٨	وما قد رأيتُ من شهودٍ بمقلتى
اور میں ہر آیت لوح محفوظ کی ایں دیکھ لیا ہوں		اور عالم شہود کی ساری چیزوں کو اپنے گوشۂ چشم سے نظارہ کرتا ہوں
نظرتُ الى الدنيا جميعًا وجدتها	١٩	كخردلةٍ فى وسطِ كفّى وراحتى
نظر کردم بسوئے جملہ دنیا ـ تمامی یافتم به جمله اجزا		چو تخم خردله در دست من هست ـ بدیں جا خود اورا یافتم پست
ولا جامعٌ الّا ولى فى خطبتى	٢٠	ولا مسجدٌ الّا ولى فيه ركعتى
نباشد جامعے هر منبرے را ـ که ما باشد درو نقش خطبهٔ ما		نباشد مسجدے در همه جا ـ که وا دے بود ورد رکعتی

ولا شیخ الا التّی قد اقمتہ	۲۱	ولا قطبُ الّا کان تمت ولایتی
نباشد ہیچ شیخ ذوالکرامات ۔ مگر من قائمش کردم ما است		نہ کس قطبے شرف از ابتدا دارا ۔ مگر خود راہ تخت من شمارد
فمن خادعنّی ضلّ سعیاً وفاتہ	۲۲	مناہُ ولا یحظی بسلطان عزّتی
زمن کسی مکر کردہ گشتہ گمراہ ۔ شد فوت آں سعی کہ کردہ بے گمراہ		نیامد راہ در قوتی وامر از ۔ بغیر سلطنت دارم کہ ممتاز
واعطانی الرّحمٰن من علم غیبہ	۲۳	ثمانین علماً غیر علمی حقیقتی
ز رحمت با عطایم کرد رحماں ۔ ز علم غیب خود افزوں زامکاں		ز غیب آموختہ ہشتاد علم ۔ بجز علم حقیقی در تعلّم
ولولا رسول اللہ بالعہد سابق	۲۴	لاغلقت ابواب الجحیم بعظمتی
اور اگر رسول اللہ کا پہلے عہد نہ ہو چکا ہوتا		تو میں اپنی عظمت سے جہنم کے دروازے بند کر دیتا
انا اوّل المکنون فی علم خالقی	۲۵	انا آخر المبعوث فی سرّ قدرتی
منم خود اول پاکان حضرت ۔ بعلم ایزدی ممتاز قدرت		ولیکن آخر مبعوث و ہرم ۔ بفوق عرش کرسی گشتہ سرم
ولی نشأۃ فی الحبّ من قبل آدم	۲۶	وسرّی سری فی الکون من قبل نشأتی
نمودید آں خدا کردہ بعالم ۔ بہ حب خویش مارا قبل آدم		بدہ اسرار من در سر تحقیق ۔ انیس خلقتم از روئے تحقیق
ومن قبل قبل الآن فی درج العلٰی	۲۷	مقیماً وفی الفردوس مسموع کلمتی
بدم پیشین زمانہ ۔ بدرجات العلا ہستم یگانہ		بدم من در مقامات ستودہ ۔ کلام ما بہ جنت شد شنیدہ

انا کنتُ مع نوحٍ با علیٰ سَفینۃ	۲۸	بحاراً وطوفاناً علی کفِّ قدرتی
منم بودہ بہ نوح ہمرہ بیگماں ۔ چہ او میرفت در کشتی بہ طوفاں		ہمہ دریا وطوفاں را بحکمت ۔ خدا الم دادا اندر دست قدرت
انا کنتُ مع ابراھیم مُلقیٰ بنارہٖ	۲۹	وَمَا بَرِدَ نیرانُ الّا بدعوتی
بہ ابراہیم بودم اندر آتش ۔ دراں اندا حتشد در عین تابش		بمرو بارو شدہ نارازدہ عایم ۔ الٰہی بردی بودہ دعایم
انا کنتُ مع اسمٰعیل فی الذبح شاھداً	۳۰	وَمَا نزلَ الکبشُ الّا بقیتی
بدم من در خیال خوب تذبیح ۔ بد در حق اسمٰعیل تصریح		نہ گشت آں گوسفند از غیب نائل ۔ گر گشت از جو الم دم حاصل
انا کنتُ مع یعقوب فی حُزن یوسف	۳۱	ولَا اجتماعُ الاثنان الّا بدعوتی
بہ یعقوب نبی بودیم ہمدم ۔ چو او در حزن یوسف بد پر غم		نہ گشتہ جمع آں ہر دو ممکن ۔ مگر از خواندن وطلبیدن من
وکنتُ مع موسیٰ فی مناجاتِ ربّہٖ	۳۲	وکانَ عصاہُ من عصای استمدّت
بدم من ہمرہ موسیٰ عمراں ۔ چو می کرد او مناجاتے بہ یزداں		نہ بودہ آں عصائے او بہ ممکن ۔ مگر بودہ نشان تکیہ من
انا کنتُ مع ایّوب فی زمن البلا	۳۳	وَمَا بَرِءَتْ بلوہُ الّا بدعوتی
بدم ہمراہ ایوب پیمبر ۔ چہ او اندر بلائے بود یکسر		نہ گشتند آں بلا ہا بود از غیب ۔ گر از دعوتم شد رد لاریب
وکنتُ وعیسیٰ کان فی المھد ناطقا	۳۴	واُعطی داؤد حلاوۃ نغمتی
بدم من ہمرہ عیسیٰ مریم ۔ کہ او در مہد میکرد ہے تکلم		عطا کرد دست یزداں بسجاں ۔ ز شیریں نغمہ ہائے من باں

وما احسن ما قیل

پیش از ہمہ شاہان غیور آمدہ

ہر چند کہ آخر بظہور آمدہ

اے ختم رسل قرب تو معلوم شد

دیر آمدہ ز راہ دور آمدہ

۳۵

نوٹ ۔ ایک نسخہ میں بفلک حوت بہ اور دوسرے نسخہ میں انا شاہد فی الوریٰ متقول ہے

۳۴

تشریح :۔

حضرت امام اعظم رضی اللہ عنہ نے اس حقیقت کا اظہار اسطرح فرمایا ہے۔

انت الذی لما توسل آدم

من زلۃ فازھو اباک

وبک الخلیل دعا فعادت نارہ

برداً وقد خمدت بنور سناک

ودعاک ایوب لضر مسہ

فازیل عنہ الضر حین دعاک

وکذاک موسیٰ لم یزل متوسلا

بک فی القیامۃ محتمًا بحماک

انا الذّکر المذکور ذکرًا الذکر	۳۵	انا الشّاکر المشکور شکرًا بنعمۃ
میں ذاکر بھی ہوں مذکور بھی اور ذاکر کے لئے ذکر بھی		میں شاکر بھی ہوں مشکور بھی نعمت الٰہی کا شکر گزار
انا العاشق المعشوق فی کلّ مضمر	۳۶	انا السّامع المسموع فی کلّ نغمۃ
میں عاشق بھی ہوں اور معشوق بھی ہر ضمیر قلب میں		میں سامع بھی ہوں اور ہر نغمہ میں مسموع بھی
انا الواحد الفرد الکبیر بذاتہ	۳۷	انا الواصف الموصوف علم الطریقۃ
میں واحد اور بذات خود فرد اعظم ہوں		میں واصف ہوں بھی اور علم طریقت سے موصوف ہوں
وما قلت ھذا القول فخرًا وانّما	۳۸	اتی لی الاذن حتّی تعرفون حقیقتی
بگفتم آنچہ از اسرار خود ہا۔ بود فخر مدام ایں قول ما را		ز ہر ایں صدا دادم بہ ہر گوش۔ کہ یابید از حقیقت من ہوش
وما قلت حتّی قیل لی قل ولا تخف	۳۹	فانت فی مقامی الولایۃ
نہ گفتم ہیچ از من تا کہ سبحان۔ بگفت اگر مشو از غیر ترساں		بحکم آنکہ مخصوص بقدرت۔ ولی اللہ تو ئی عبد جلالت
فاعطانی الھوی اجلّ ولایۃ	۴۰	ولم یعطھا غیری لیوم القیامۃ
مرو کرد عطا مولیٰ ولایت جلیل و اعظم و بالا نہایت		نہ دادہ تا قیامت بہ غیرم۔ ازاں عظمت کہ دادہ شد بہ دیرم
مریدی لک البشریٰ تکون علی الوفا	۴۱	اذا کنت فی ھمّ فتنجو بھمّتی
میرے مرید تجھے بشارت ہو تو راہ صدق و صفا پر رہ		جب تو مبتلائے غم و اندوہ ہو جائے تو میری ہمت دستگیری کا امن پا جائے گا

شعر	مصرع اول	مصرع ثانی
۴۲	مُرِیدِی تَمَسَّکْ بِیْ وَکُنْ بِیْ وَاثِقًا	لِاَحْمِیَکَ فِی الدُّنْیَا وَیَوْمَ الْقِیَامَة
	مرید من ز دست استقامت۔ بگیری دامن من زیادہ حت	منم سازیم در دنیا حمایت شفاعت نی کنم روز قیامت
۴۳	اَنَا لِمُرِیْدِیْ حَافِظٌ مِمَّا یَخَافُہٗ	وَاُنْجِیْہِ مِنْ شَرِّ الْاُمُوْرِ وَبَلْوَۃٖ
	میں ہر اس چیز سے جو اسکو خوفزدہ کرے اپنے مرید کا حافظ ہوں	میں تمام شر و فساد اور بلاؤں سے اسکو بچاؤں گا
۴۴	وَکُنْ یَا مُرِیْدِیْ حَافِظًا لِعُهُوْدِنَا	اَکُنْ حَاضِرَ الْمِیْزَانِ یَوْمَ الْقِیَامَة
	اور اے میرے مرید دیکھنا ہمارے عہدوں کی پابندی کرنا	میں بروز قیامت میزان کے پاس تیری دستگیری کرونگا
۴۵	وَاُوْصِیْکُمْ کَسْرَ النُّفُوْسِ فَاِنَّہَا	مَرَاتِبُ عِزٍّ عِنْدَ اَهْلِ الطَّرِیْقَة
	میں تم کو کسر نفس کی تاکید کرتا ہوں	کہ اہل طریقت کے نزدیک یہی عزت و وقار رکھتے ہیں
۴۶	وَمَنْ حَدَّثَتْہُ نَفْسُہٗ بِتَکَبُّرٍ	تَجِدْہُ صَغِیْرًا فِیْ عُیُوْنِ الْاَقِلَّة
	اور جو اپنے نفس کو تکبر میں ملوث کرے	وہ سب کی نگاہوں میں ذلیل و خوار ہو جاتا ہے
۴۷	وَمَنْ کَانَ فِیْ حَالَاتِہٖ مُتَوَاضِعًا	مَعَ اللہِ عِزَّتُہٗ جَمِیْعَ الْبَرِیَّة
	اور جو اپنے احوال میں متواضع اور منکسر المزاج رہے	وہ تمام مخلوق اور خدا کی نظروں میں با عزت ہو جاتا ہے
۴۸	وَجَدِّیْ رَسُوْلُ اللہِ طٰہٰ مُحَمَّدٌ	اَنَا عَبْدُ الْقَادِرِ شَیْخُ کُلِّ طَرِیْقَة
	اور میرے جد امجد رسول اللہ محمد طہٰ لقب ہیں	اور میں قادر مطلق کا بندہ اور ہر طریقت کا شیخ ہوں

بہجۃ الاسرار، فیوضات ربانیہ قلمی نسخہ

بحمد اللہ قصائد غوثیہ مع ترجمہ و تشریح ختم ہوئے۔

معارف اسلامیہ ٹرسٹ کی دیگر مطبوعات

۱۔ مشکواۃ النبوۃ ۔ تصنیف "حضرت سید شاہ غلام علی قادری الموسوی"

یہ کتاب فن تذکرہ میں ذخیرۃ العلم (انسائیکلو پیڈیا) کی حیثیت رکھتی ہے جس میں (۶۵۳) اکابرین امت کے وقائع زندگی وارشادات درج ہیں۔ یہ کتاب اب تک طبع نہیں ہوئی تھی فارسی سے اردو میں اس کا آٹھ جلدوں میں ترجمہ کر کے زیور طبع سے اس کو آراستہ کیا گیا ہے۔ ہدیہ حسب ذیل ہے۔

جلد اول ۲۰ روپے	جلد دوم ۲۰ روپے	جلد سوم ۱۵ روپے
جلد چہارم ۲۳ روپے	جلد پنجم ۲۰ روپے	جلد ششم ۲۵ روپے
جلد ہفتم ۲۲ روپے	جلد ہشتم ۳۰ روپے	

۲۔ ظہور نور (نیا میلاد نامہ) تالیف مولانا سید مناظر احسن گیلانی — ہدیہ ۱۰ روپے

۳۔ فضائل مصطفےٰ ۔ تالیف مولانا ابو الفضل سید محمود قادری — ہدیہ ۱۲ روپے

۴۔ مسلک دیوبند (اکابرین دیوبند کی نگارشات کے آئینہ میں) — ہدیہ ۷ روپے

۵۔ کلام عارف ۔ مع تذکرہ اجداد وحید العصر مولانا سید وحید القادری الموسوی اور ان کے اجداد کی مختصر سوانح حیات اور کلام

۶۔ اسلام کا عالمگیر پیام (انگریزی میں) تالیف مولانا ابو الفضل سید محمود قادری — ہدیہ ۱۴ روپے

۷۔ فردوس ۔ مولانا ابو الفضل سید محمود قادری کا منتخبہ نعتیہ کلام (اردو و فارسی) — ہدیہ ۱۰ روپے

۸۔ علم غیب ۔ تالیف مولانا ابو الفضل سید محمود قادری — ہدیہ ۲۰ روپے

۹۔ مسدسات اشرف ۔ مفتی میر اشرف علی خلف اکبر حضرت شائق کے منقبتی مسدسات — ہدیہ ۲/۵۰ روپے

۱۰۔ فیصلہ ہفت مسئلہ مولود ۔ عرس مروجہ فاتحہ، جماعت ثانیہ امکان کذب جیسے مسائل پر حضرت شاہ امداد اللہ مہاجر مکی کا فتویٰ — ہدیہ ۱/۵۰ روپے

۱۱۔ استعانت ۔ کتاب و سنت اور اجماع اکابرین ملت کی روشنی میں تالیف مولانا ابو الفضل سید محمود قادری — ہدیہ ۱۸ روپے

۱۲۔ رشحات قدسیہ کلام فصاحت التیام محبوب سبحانی غوث صمدانی سیدنا عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ۔ مترجم و شارح ۔ مولانا ابو الفضل سید محمود قادری — ہدیہ ۳۵ روپے

(ملنے کے پتے)

۱۔ اردو اکیڈیمی آندھرا پردیش اے سی گارڈس حیدرآباد
۲۔ اردو ہال حمایت نگر ״
۳۔ بک سائٹ عابد روڈ ״
۴۔ الکتاب پبلشرز گن فونڈری ״
۵۔ حبیب اینڈ کو ۔ کٹل منڈی نامپلی اسٹیشن روڈ ״
۶۔ اسٹوڈنٹس بکڈپو چارمینار ۔ حیدرآباد
۷۔ حسامی بکڈپو چارکمان ״
۸۔ مینار بک ڈپو چارمینار و چارکمان ״
۹۔ حیدر اینڈ سنس چارکمان ״